

رسالہ

ح

یعنی فصل حالات سفر عربین شریفین

مع

ادعیہ ماثورہ و مروجہ از وقت روانگی تا آخر سفر

و

مختصر نقشہ کرایہ ریلوے و جدول ای و داشت جمع و خرچ و غیرہ و تہنیتی

۹۲

CHECKED 1998

مولف

حاجی علیم الدین صاحب مقیم حیدرہ (عرب)  
باراول

مطبوعہ ایم پی آر پریس

دو کمال حقوق محفوظات

## عرض مصنف

قبل از ان کہ میں اس تحریر کی نشا پر آجا دن ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے الزام خود غرضی و نکتہ چینی سے معذور رکھیں گے۔ ان اوراق کی فراہمی سے انہماک فصاحت و تلاقات لسانی یا حصول نثر مقصود نہیں ہے نہ استفادہ و مسائل پر بحث منظور ہے بلکہ نہایت سادہ طور اور صفات الفاظ میں مختصر ادا و معاملات ضروریات کا انکشاف منظور خاطر ہے جو عازمان بیت اللہ کو قبل از روانگی ہندوستان نثر ہم سانی دیا و داشت و ہنگام سفر منفعت انگیز و ایام قیام کعبۃ اللہ و دوران آمد و رفت مدینہ منورہ باعث راحت و آرام ہیں۔

جس قدر مطالبان اوراق میں بیان کیے گئے ہیں وہ سب اتنی مشاہدے اور تجربے پر مبنی ہیں۔ اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں ہدایات سفر حصہ دوم میں کل و عاہدے و وجہ حصہ سوم میں خبری سلسلہ مع چند نقیحات کا آر۔ اگر منظور خدا ہے تو اس کتاب کی اشاعت سالانہ تجویز کی گئی ہے اور اس عرصے میں جو نئے معاملات قابلِ طلاع حجاج پیش آکرین گے وہ دوسرے سال کی جلد میں داخل کر دیے جاوین گے۔

چونکہ انسان غطا و نسیان سے خالی نہیں ہے لہذا بظرا احتیاط اس کتاب میں جگہ جگہ سادے اوراق لگا دیے ہیں تاکہ ناظرین اگر کوئی مضمون قابلِ اصلاح پاویں یا حجاج کو جگہ کے ساتھ سفر حج میں یہ کتاب ہو کوئی موقع کی پیشی بیان کا لئے تو اس سادے ورق پر بطور یادداشت یا تصحیح فوراً قلمبند کر لیں۔ ایسی تصحیح شدہ جلد اگر مصنف کے پاس بھیج دی جاوے گی تو وہ مضمون نہایت مشکوری کے ساتھ مع نام تصحیح کنندہ کے سال سندہ کی جلد میں طبع کر دیا جاوے گا۔

عرض کردہ  
علیم الدین

جدہ (عرب)  
ہ۔ زیر طبع



## حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### فرض حج

احکام انہی کے بموجب حج ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن اس فرض کے ادا کرنے میں عاقل بالغ آزاد اور تندرست نیز مستطیع بھی ہونا شرط ہے ایسی طرح کہ ستمہ بلا خوف اور پرہیز و حاکم وقت مانع نہ ہو۔ استطاعت سے اس مقدمے میں صرف اس قدر مراد ہے کہ آمد و رفت و کرایہ سواری اور حفاظت بدنی اور دیگر ضروری اشیاء کے پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور اپنی غیر موجودگی میں اہل و عیال کی پرورش و تناسل سے اطمینان حاصل ہو۔ عورتوں کے واسطے ایک شرط یہ زیادہ ہے کہ اذکار کا خاوند یا محرم جس سے

شرعاً حجاب و دست نہیں ہے ہمراہ ہو۔ غالباً میرے ہم وطن مسلمانوں کو جو بیشتر کار خیر کی طرف مائل اور جوش اسلام سے قوی دل ہیں اس گزارش کے قبول کرنے میں تاہل نہ ہو گا کہ فی زمانہ جو راحت و سہولت امن و استقامت حاصل ہے اور سکو بہت غنیمت سمجھیں اور حتی المقدور اس کن اسلام پورا کرنے سے قاصر نہ ہوں۔

اسی سلسلہ میں یہ بیان کرنا بھی غیر مناسب نہ ہو گا کہ جو حضرات ہندوستان میں اہل کے سفر اور بیوی سے جدا تک کرایہ جہاز و آمد و رفت مدینہ منورہ میں سواری کا انتظام اور اقامت قیام کہ مکر میں ضروری اشیاء کا بندوبست اور عرب سے ہندوستان کی واپسی کا راحت انتظام کر سکتے ہوں ان کے واسطے نہایت مناسب یہی ہے کہ اپنے گھر سے جنبش نکلیں اور عرب میں گراہی پریشان اور سوانہ نشین۔ عرب میں ہر چیز گراہی ہے

اور نسبت ہندوستان کے یہاں بجائے پیسہ کے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اس لیے اپنے سرمایہ کی طرف دل نظر ڈالنا اور قبل از روٹنگی نہایت سیر جشی کے ساتھ اخراجات کا تخمینہ ضرور ہے۔ ہم اپنے ذاتی مشاہدے کے وثوق پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر سال ہندوستان سے یہ تعداد کثیر ایسے آدمی آتے ہیں جن پر شرعاً حج درست نہیں۔ یہ آدمی جلدہ میں جہاز سے اترتے ہی اپنے آپ کو لفظ مسکین سے مخاطب کر لیتے ہیں اور حج کے بعد مکہ مکرمہ اور جدہ کی گلیوں میں پریشان پھرتے ہیں اور بشکل شب و روز گدائی کر کے زندگی کے دن پورے کرتے ہیں اور ہر روز تین چار بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ گرسنگی اور موسم سرما میں سردی سے مر جاتے ہیں جن کی تجویز و تکفین ترک کی گورنٹ کرتی ہے۔

اور ممالک سے اول تو مساکین کم آتے ہیں اور جاتے ہیں ان کو ان کے ملک کے جہاز بلال کر لیا جاتا ہے لیکن ہندیوں کے واسطے کوئی بندوبست کامل نہیں ہے حج سے چارے یعنی کے بعد کہ اس وقت جہاز کا کارایہ کم ہوتا ہے ہندوستانی تجارت جین مشیر قوم یمن میں اپنی فیاضی سے جدہ و مکہ مکرمہ میں ان مفلسوں کی واپسی کے واسطے چندہ جمع کرتے ہیں تو ایسی امداد اس وقت ان کو فائدہ مند ہوتی ہے جبکہ نصف بھوک اور سختی موسم سرما سے اپنے وطن کی حسرت لیے ہوئے مر جاتے ہیں اور نصف نیم جان پڑے ہوئے ہیں ہر طور حج کے بعد ہندیوں کی مفلسی اور ان کی قوم کی بے سہتی صاف مشاہدہ ہوتی ہے۔ ان غریبوں پر بلاتال رحم آتا ہے لیکن ایک بلکہ ایک آدمی کے بھی رحم و امداد سے جو ایک ایک ہزار روپیہ لیکر اپنے وطن سے چلے ہوں ان کی مصیبت زدوں کی تکلیف و دوزخ نہیں ہو سکتی۔

بلائدوسرہ کار یا کسی مسلمان ریاست یا ایک کثیر قومی چندے کے ان کیسوں کی راحت غیر ممکن ہے۔

## موسم سفر بحری

نسبت اور ممالک کے باشندوں کے اہل ہند سفر بحری سے بہت کم واقف ہیں اور عادی بھی نہیں ہیں اس لیے ان کو سامان سفر کی ترتیب مشکل ہوتی ہے اور

سفر بحری کے واسطے ماہ مارچ و اپریل مخصوص ہیں۔ عموماً ۱۵۔ جون سے بحری سفر میں برسات و طوفان شروع ہوتا ہے اور ۱۵۔ اگست تک رہتا ہے۔ ستمبر میں کم ہوتا ہے اور پھر دسمبر و جنوری گھٹتا ہی رہتا ہے۔ اگرچہ ہر شخص سے یہ انتظام خاص یعنی مارچ و اپریل میں ج سے کہی جیسے پہلے طوفان سے محفوظ رہنے کے واسطے اپنے وطن کو چھوڑنا اور اخراجات گوارا کرنا مشکل ہے لیکن خوشحال حضرات اگر غم کریں تو ان کو ہرگز نہ انہیں مہینوں میں دریائی سفر موجب راحت ہوگا۔

فی الحال کئی سال سے جی ایسے وقت میں ملے جہاں ہوتا ہے اور آئندہ بھی چند برسوں ایسے ہی موسم میں آوے گا کہ ہندوستان سے آنے والے حاجیوں کو بحر ہند میں برسات و طوفان کا موسم بالکل ناپسندیدہ ہوگا۔

گو واپسی کے وقت عموماً ججن کو مرض بحری سے آفات ہوتا ہے کیونکہ کیکر فوہمندر کے سفر سے کسی قدر طبیعت تحمل ہو جاتی ہے لیکن فی الحال جو حضرات قبل از حج زیارت مدینہ منورہ سے فیضیاب ہو چکے ہیں گے اور فوراً بعد حج ہند کو واپس ہوں گے ان کو طوفانی موسم لگے گا اور یہ قدر ضرور ستاویں گا مگر نہ ایسا کہ طوفانی حالت میں آنے کے وقت تکلیف دیتا ہے۔ حج جو صاحب مدینہ منورہ کو ہاویں گے اور آگسٹ یا شروع ستمبر میں اپس ہونگے وہ بہت آرام پاویں گے اور اکتوبر میں لٹنے والے تو بالکل ہی طوفانی اثر سے محفوظ رہیں گے۔

## اسباب ضروری ہجراتی

اسے عازمان بیت المقدس تاج یارینہ و قسطنطنیہ جہت اربعی الی آپ کو اس ارادہ پاک کی توفیق دے تو علاوہ اون فرض و واجبات کے مثلاً حصول ضامنہ و الدین ادا کرنا قرض اور انتظام خور و نوشین حفاظت شعلقان جو ہر انسان کو ضروری ہیں اسباب و سامان ضروریہ ذیل بہم پہنچانا غالباً باعث راحت ہوگا۔

میں آپ کو یہ صلاح دینا غیر مناسب جانتا ہوں کہ اگر آپ عرب کا سفر کریں تو لباس مٹی یا کپڑے ہی اختیار فرماویں بلکہ ہر شخص کو وہی لباس کام دینا ہے جو اس کا اصلی ہو یا جس کے

استعمال کی ایک مدت دراز سے طبیعت عادی ہو گئی ہو بالخصوص جہاز پر لمبے دامن اور  
ٹنگتے ہوئے کپڑے ضرور کثیف وہ مجتنب ہونا در نجاست سے بھی پاک رکھنا مشکل ہے۔

ملک عرب میں چونکہ ہندوستان کی طرح دھوبی کی قوم مخصوص کپڑے صاف کر کے دے  
نہیں ہے بلکہ یہاں کے باشندے جنکو قدرت ہے کپڑا دھونے والی عورتیں اپنے گھر میں  
رکتے ہیں اور عوام کی بیسیاں اس کام کو انجام دیتی ہیں تمام شہر مکہ میں دو یا تین ہندی ہیں جو  
کپڑا دھونے کا پیشہ کرتے ہیں لیکن وہ اشل ہند کے صاف دار زنان نہیں دھوتے اور  
ایام حج میں انکو ہندو زیادہ کام مل جاتا ہے کہ ہر شخص کو وقت مناسب پر کپڑے دھو کر  
نہیں دے سکتے اسلیے مناسب ہے حجاج متعدد جوڑے کپڑے اپنے ساتھ لاویں اور اگر چند  
جوڑے رنگین مثل خاکی زین یا آپکا کے ہوں تو بہتر ہوگا۔

بالفعل جو حج کا موسم ہے اس میں سردی کم بلکہ بالکل ہی نہیں ہوتی لہذا سولائی لباس کی  
بہت زیادہ تشویش بیکار ہے صرف باناٹ وغیرہ کاکڑیاں شال دلوئی جسکی ذخاست زیادہ  
نہو ساتھ ہونا کافی ہے۔ جوتیان البتہ دو جوڑے ضرور ساتھ ہوں اور ایک جوڑہ جوتا ایسا  
ہو ناچا ہے کہ جسکا پنجہ چھوٹا ہو اور احرام میں جانز نہ ہو سکے۔

عورتوں کے واسطے لازم ہے کہ حالت سفر میں تنگ پائجامہ کا استعمال کریں  
اور لڑی والا جوتا پینیں بریں کوئی زیور نہ لٹا چاہیے اور پائتا بہ ضرور ہوتا کہ پیر کھلا نہ ہے برقع  
جیسا یا جس وضع کا پسند ہو ضرور ہر عورت پردہ دار کے ساتھ ہو۔

کٹل کو چاہے ہندوستانی ہو یا انگریزی سمجھے ہمیشہ سفر میں مفید پایا اس سے بہت  
آسان ملتی ہے اور ہر جگہ کچھ نہ کچھ کام ہی آتا ہے۔

اب ہم ایک مختصر فہرست جسکا شروع اس باب میں ذکر کیا ہے پیش کرتے ہیں۔

- ۱۔ سامان نوشت و خواندہ جسمین حسب مطلب کاغذ و لفافہ جاقو و قلم کتاب تحریر  
حساب و یادداشت ہوا و مناسب ہو گا کہ اسکے ساتھ ایک نقر اخضر و شمشاد و سوزن و شترہ  
و سماک و شانہ و سرہ اور ایک چھوٹا سا آئینہ بھی رکھ لیا جاوے۔
- ۲۔ سجادہ و قرآن شریف۔

۳۵۔ کھانا پکانے اور کھانا رکھنے کے برتن حسب ضرورت مثل مٹی کے برتن اور کبابی دلوں  
 وشت گلاس وچھ وغیرہ ساتھ ہوں۔ انھیں برتنوں کے ساتھ ایک تانبے کا ٹھرا یا ٹین کا برتن  
 جہاز پر پانی رکھنے کے واسطے اور ایک چمچی و حاجتی یعنی پیشاب دانی کا بھی خیال رہے۔  
 ٹین کے برتن مٹی میں حسب ضرورت دو کارآمد ارزان ملتے ہیں اور دریائی سفر میں بہت کام  
 آتے ہیں۔ ایک انہی چولہے بھی ساتھ ہونا اچھا ہے۔ چولہے بھی مٹی میں ملیگا اور گویہ جہاز پر  
 بہت مفید ہو لیکن قیام قریظینہ (جسکا بیان آئندہ آوے گا) اور دوسرے سفر میں  
 ضرور کارآمد ہوگا حتی المقدور چولہے مختصر اور مضبوط ہونا چاہیے۔

۳۶۔ اشیاء خوردنی یعنی روغن زرد اور پرنج و آرد و مصالحہ وغیرہ جسکا ہر آدمی خود بخود  
 کر سکتا ہے بہتر ہو کہ ضرورت سے زیادہ ہمراہ لے کر سفر ہو کہ ضرورت سے زیادہ  
 کافی ہو سکے اور اسکو بھی مٹی سے خرید کر انتظام کے ساتھ صندوق یا تھیلے میں رکھ لے۔  
 ایسی چیزوں کے گھر سے ہمراہ لانے میں ریل پر اٹارنے پر بھانے کی تکلیف کے  
 سوا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔

بافعل مٹی سے دریائی سفر میں قیام قریظینہ جدہ پہنچنے تک اکثر ۲۵ روز سفر  
 ہوتے ہیں مٹی سے روانگی کے وقت کسی قدر بسکٹ و شیر مال جو دکان اس سفر کے واسطے  
 مخصوص ملتے ہیں ساتھ رکھے دو تین دن کے صرف کے لائق گوشت تازہ اور دس پانچ  
 مرغیان اور کچھ انڈے لے لیے جاویں (انڈے اگر اہل کبر رکھے جاویں تو چند روز تک  
 خراب نہیں ہوتے) اگر پیڑ و سار و دین کھانے کی عادت ہو تو کسی قدر سکا بھی ساتھ رکھنا  
 باعث راحت ہی ہوگا۔ کاغذی لیمو و قمر ہندی و پیاز وغیرہ بھی حسب ضرورت ساتھ رکھنا  
 اچھا ہے نہ کہ بہت زیادہ۔ کاغذی لیمو و شربت لیمو یا شربت بخارا بیشتر جہاز میں ملے  
 متلی و دوران ہوتا ہے اور چٹنی و اچار کھانے کے ساتھ بہت ذائقہ دیتا ہے اسلیے  
 تمام کے ساتھ ان شربت و اچار وغیرہ کا خانہ ساز ہونا اچھا ہوگا۔ آلو اسے سفر میں  
 غذا کے واسطے جلد تیار ہو جاتا ہے اور اسکو ہوشیا آدمی کئی طرح فرما بنا لیتے ہیں  
 ہندوستان ایک خانہ ساز چیز جسکو برسی کہتے ہیں یقینی اس سفر میں کھانے کے لائق

ہے لیکن اسکی امتیاز بھی فرشتہ ہوتا کہ سمندر کی ہر اسے خراب نہو جاوے۔

۵۔ بستر و فرش۔ ایک گدنا پنبی جو ڈھائی فٹ و تین فٹ عرض و طول میں ہو

بہت زیادہ روئی بھر داکر گھر سے ساتھ لینا چاہیے اور مناسب ہے ایسے کپڑے یا چھینٹ کا ہو جو یکایک میلا نہو جاوے۔ یہ گدہ ریل و جہاز و سفر مکہ و مدینہ منورہ ہر مقام محل پر آسام و جگہ۔ یہی میں جہاز کے استعمال کیواسطے تیار گدے ملتے ہیں لیکن ان میں روئی نہایت کم اور پٹے پڑانے کپڑے و چھتیرے بھرے ہوتے ہیں اور وہ دو تین ذریعہ کے استعمال کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔ فرش کے واسطے علاوہ کٹل کے جسکو ہم نے بہت مفید سمجھا ہے ایک مختصر درسی یا جاجم بھی ہونی چاہیے۔ درسی یا جاجم جو کچھ ہو تین گز و چار گز عرض و طول کی اگر ہوگی تو زیادہ کارآمد ہوگی (اسکی تفصیل آئندہ کسی باب میں ملے گی) نیز ایک چھوٹی چٹائی جو بھی میں دو تین آنے کو ملے گی ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ جہاز میں کمرے کے علاوہ اگر کمین فرش بچھایا جاوے یا دوسرے دوسرے درجے میں سفر کیا جاوے تو چٹائی اول بچھا کر اوپر بستر لگانے سے گدنا جلد میلا نہو گا۔

چار کا سامان اگر اوس کے پینے کی عادت ہو ساتھ رکھنے سے جہاز میں ایک دل لگی رہتی ہے۔ دوران میں بھی چار مفید ہے اور کمانے کا بھی کیوت میں بسکٹ وغیرہ کے ساتھ پینے سے بدل ہو جاتا ہے۔

ہم نے جو سامان اوپر بیان کیا ہے یا ایسے آدمی کیواسطے مناسب ہے جو تنہا یا ایک رفیق کے ساتھ سفر کرنا چاہتے ہوں ان چیزوں کو اول باہتمام کھ لیا جاوے تاکہ کام تے وقت تکلیف نہ ہو۔ ہم نے مساسی و جادیون کو سامان سفر کی ترتیب میں عموماً ہوشیار رکھا وہ اکثر تمام چیزیں جو جدہ تک کافی ہوں کئی کئی آدمی ملکر ٹین کے مختلف ذخاست کے ڈبوں میں بند کر کے ایک صندوق میں رکھ لیتے ہیں مثلاً نمک مرچ مصالحہ چھوٹے ڈبے میں گھی چاول آٹا بڑے میں رکھتے ہیں اور اسی صندوق میں جو جگہ خالی رہتی ہے وہ ان کی گلاز و خیمہ و غیرہ چھوٹی چیزیں لگا دیتے ہیں۔ یہ لوگ اولاً ایسا انتظام



کرنے سے تمام سفر بھر آرام پاتے ہیں۔

امراؤں کے ساتھ متعدد ملازم اور باورچی ہوں وہ خود اس بیان سے اخذ کر لیں گے کہ اونکو کس قدر سبب کی ضرورت ہے اور اگر ترتیب سے رکھیں گے تو راحت ہوگی ورنہ بے ترتیبی کی حالت میں گوسب سامان موجود ہو مگر وقت پر جلد نہ مل سکیگا اور ممکن ہے کہ حالت بے احتیاطی میں خراب بھی ہو جاوے۔ امراؤں کو اپنی ضرورت کے لائق فرش اور ایک کم وزن خمیدہ پاخانہ اور آہنی تہ ہو جانے والا پلنگ و کرسی یا کپڑا لگی ہوئی کرسی ساتھ ہونا موجب آسائش ہوگا۔

جج کے واسطے جب عزفات پر جاتے ہیں تو وہاں خیمے میں رہتے ہیں یا سیکر اگر ہندوستان کا بنا ہوا عمدہ خیمہ مع پاخانہ ساتھ ہو تو ضرور کارآمد ہوگا اس موقع کیمپے کابل ٹینٹ یا ہل ٹینٹ بہت مناسب ہیں کیونکہ یہ خیمے چھوٹے اور کم وزن ہوتے ہیں اور ان کا سفر مدینہ منورہ میں بھی ساتھ رکھنا چندان بار نہیں ہو سکتا۔ سفر مدینہ منورہ میں امراؤں و مخصوص ستورات کے واسطے ایک مختصر خیمے اور پاخانے کا ساتھ ہونا بہت ضرور ہے سفر مدینہ منورہ میں دوپٹے محفوظ رکھنے کے واسطے تو شغف (جس کا بیان آئندہ آوے گا) میں بھی بسر ہو جاتی ہے لیکن پاخانے کا ساتھ ہونا ہر فرد بشر اور مخصوص عورات کے واسطے ایک لازمی بات ہے۔

مکہ مکرمہ میں بھی خیمے اور پاخانے فروخت ہوتے ہیں اور کرایہ پر بھی ملتے ہیں اور گوجار کے کابل ٹینٹ کے مقابلے میں آرام وہ نہیں ہو سکتے تاہم ہلکا اور اچھے ہوتے ہیں۔ اگر خیمہ ہمارا نہ ہو اور سفر مدینہ منورہ میں اسکی احتیاج متصور ہو تو مکہ مکرمہ میں بہ نسبت کرایہ کے خریدنا بہتر ہوگا اور قبل از استعمال یا سفر مکمل کر لینا چاہیے۔ اگر تلاش کے کرایہ پر عمدہ اور مضبوط خیمہ مع پاخانہ دستیاب ہو جاوے تو خریدنے کی نسبت بہ نفع و تخفیف بھی ہوگی۔

پلنگ آہنی اور کرسی جسکو سہمنے ابھی بیان کیا ہے ہمارے بھی کام دے گا اور ایام قیام طہیثہ میں بہت ہی مفید ہوگا اور سفر مدینہ منورہ میں اگر ساتھ ہو تو

تھوڑی دیر کی ستراحت منزل بھر کی تکان کو دور کر دے گی۔ یہ دونوں چیزیں ہمیں مختلف نوع و قیمت کی آسانی مل سکتی ہیں۔

الغرض جو چیزیں ہم نے اس باب میں بیان کی ہیں غالباً عازمان بیت اللہ کو کافی اور مفید ہونگی لیکن سوار اسکے اگر کوئی دوا یا اور کوئی چیز حسبِ تجویز کسی تجربہ کار کے معلوم ہو تو اسکو ضرور رکھنا چاہیے۔ بعض حملوں کا تجربہ ہے کہ سمندر میں جبکہ صدمہ طوفان سے دورانِ سداور تغرائع ہوتا ہے تو سوڈا و اطر بہت تسکین دہن دیتا ہے۔ اگر گران باری کا خیال نہ تو ایک دو وزن بوتلین بمبئی سے ساتھ لے لینا مناسب ہے۔ ورنہ جہاز پر بھی ہتھم پاؤ پر چھانہ فروخت کرتا ہے لیکن وہ حالت سفر کی وجہ سے ایک بوتل کی قیمت چار گانے لیتا ہے اگر خیال گران باری یا زیادتی مصارف بوتلین ساتھ رکھنے کو مانع ہو تو سوڈا اور تاشک ایسڈ کا سفوف بھی قریب قریب یہی کام دے گا۔ اس سفوف کے بکس بمبئی میں ہر جگہ بہت ارزان ملتے ہیں۔

## پاسپورٹ

قبل از روانگی ہر شخص کو اپنے ماکم ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرنا ضروری ہے جو ہندوستان کی ہر کلکٹری سے بلا ادا کے کسی قسم کی نمیس کے ملتا ہے یہ پاسپورٹ گویا اس بات کی سند ہے کہ اسکا حاصل کرنے والا رعایا کے آگاش اور ادارہ رج کا غرض سے رتبہ کو جاتا ہے اور اگر اسکو کوئی ضرورت یا م قیام عرب سرکار انگریزی سے مدد لینا ہو تو کانسول انگریزی یا ایم جیہ کو اسکی نسبت زیادہ تحقیقات کرنے کی حاجت نہوگی اگر وجہ ناواقفیت یا عجلت روانگی کے اپنے ضلع سے پاسپورٹ نہ لیا گیا ہو تو بمبئی میں کسٹمز پولیس کے آفس سے حاصل کیا جائے۔ یہاں بھی یہ کاغذ مفت ہی ملے گا۔ باقی کلہ پولیس اسٹیشن جہاں کسٹمز پولیس کا دفتر ہے بمبئی بازار اور جلے قیام مسافران سے قریب ہے۔

پاسپورٹ چاہے اپنے ضلع سے لیا ہو یا بمبئی سے حاصل کیا ہو بعد از یہ

ٹکٹ جہاز کے مع ٹکٹ پاسپورٹ آفس میں پیش کرنا چاہیے تاکہ ٹکٹ مجاز و سپر  
نمبر ٹکٹ لکھ دے اور نیز اپنے رجسٹر میں درج کرے۔

پاسپورٹ کے دو ورق ہوتے ہیں اور انکی پشت پر عربی اور دو اورنگالی میں  
دیہہ اجراء کے پاسپورٹ اور اسکے استعمال کی ہدایتیں تحریر ہوتی ہیں۔ بندر جہہ میں پہنچکر  
جب جہاز سے اتریں تو پاسپورٹ ساتھ رہنا چاہیے کیونکہ کنارہ سمندر پر چہرہ ان جاہی  
اوترتے ہیں وہاں ملازمان کانسل انگریزی موجود ملین گے ایک ورق اونکو دیا جاوے  
اور دوسرا اپنے پاس رکھا جاوے اگر کنارہ پر پاسپورٹ دینے میں کمی ہے تو مال غایبو  
تو محل اقامت پہنچو چکر اوسکا ایک ورق دفتر کانسل میں بھجوانا جاوے۔

یہ بھی خیال رہے کہ یہ پاسپورٹ جو آپ اپنے ضلع یا ایجنسی کے ایجنٹ کے پاس  
درج اور ایام قیام عرب کے واسطے ہے۔ اگر وہ عربی ملک یا شہر یا ملک کے  
ہست نبول وغیرہ کو جانا ہو تو دوسرا کاغذ کہ اوسا بھی پاسپورٹ ہی آستے ہیں مگر واصل  
وہ پروانہ راہداری ہے سکثریت یعنی دفتر گورنٹ سکثیری سے لینا چاہیے اور اگر  
عرب میں اگر دوسری لایت کا قصد ہو تو کانسل مقیم جہہ سے درخواست کر۔ نمبر پر مشتمل ہو سکتا ہے  
مالک تحت دولت عثمانیہ میں بغیر پاسپورٹ کسی باشندہ رعایا کے  
انگریزی کو سفر کرنا نہ چاہیے۔

## تختہ مصارف و زہراہی

بالفعل ہم اور طرف متوجہ ہونے سے پہلے اس بات کو بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں  
کہ جہاز صرف کے واسطے روپیہ ہمراہ لانے یا بھیجنے کا کیونکر انتظام کریں۔ عام حجاج کو  
اور سرسری تختہ کے بموجب علاوہ اولیٰ شیار و سامان کے جو گھر سے لیکر ملین کم از کم  
تین سو روپیہ کی فکر کرنا چاہیے اسلیئے کہ قریب ڈیڑھ سو روپیہ کے تیسرے درجے کے  
کرایہ یا میل و جہاز کے آنے و جانے اور کرایہ شہر از جہہ تاکہ مکہ مکرمہ و عرفات و آمد و رفت  
تختہ کے درمیان میں ہونگے۔ ایک سو روپیہ خور و نوش قیام مکہ مکرمہ و مذکر و عہدہ کرایہ

قربانی اور خیرات کے واسطے سمجھنے چاہیں باقی بچاؤں روپیہ خریدہ برکات و اخراجات  
نہانہ کے واسطے جنکا تخمینہ اول سے کوئی بھی نہیں کر سکتا اپنی جیب میں موجود رہنا  
دورانہ قلمبندی نہیں ہے۔

یہ تخمینہ تین سو روپیہ کا دے دے گا ہے جس میں بشکل اور کفایت شعاری  
سے سب خرچ پورے ہوں گے۔

جج قلیل یا کثیر مقدار روپیہ بلکہ مکرر کے اخراجات کے واسطے بنظر احتیاط بہتر ہے  
کہ حتی المقدور اپنے ساتھ ہی بحفاظت رکھیں۔

سر سطل مس کوک اینڈ سن نہایت کم فیس لیکر محض فادہ راحت جج کیوں  
ہی ہن روپیہ جمع کر لیتے ہیں اور اپنے اجنٹ مقیم جدہ کے نام چک ویدیتے ہیں جسکا  
روپیہ جدہ میں فوراً وصول ہو جاتا ہے ہر طور روپیہ کے لین دین میں اس کہانی سے  
معاملہ رکھنا ہر طرح قابل طینان ہے۔

میں جج کو کبھی اسے نہ دنگا کہ وہ کسی عین تجارت پیشہ جدہ یا مکہ مکرمہ یا کئی  
غیر مشہور دوکاندار کے نام مہی سے ہنڈوی لکھوا کر لادین کیونکہ یہ لوگ یہاں کے  
مختلف مروجہ سکون میں نہ ہنڈوی ایسے حساب سے ادا کرتے ہیں کہ بیشتر چھ روپیہ  
فیصدی خسارہ ہو جاتا ہے اور پھر اہل ہند کو ادین سکون کے سمجھنے اور ضرورت  
کے وقت اد کو صرف کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔

ہم ہر ت سے دیکھتے ہیں کہ یہاں کے جس قدر مروجہ مختلف سکے ہیں سب قیمت  
کم و بیش ہوتی رہتی ہے مگر ہندوستان کا روپیہ ہمیشہ ایک بجا د پر چلتا ہے۔  
میری رائے میں مناسب ہو گا کہ جج بیشتر ہندوستان کا ہی روپیہ ساتھ لادین یا  
اد سکے ہی ملنے کا عرب میں بھی بندوبست کریں۔

ہندوستان کا کرنسی نوٹ بھی یہاں ہر احاطے کا چل جاتا ہے لیکن ہن روپیہ  
سے پانچ روپیہ تک بتاؤں دینا ہوتا ہے لیکن جدہ میں ایسی کے وقت کرایہ جہاز یا  
بلا نقصان لے لیا جاتا ہے اور اس وقت میں دوسرے نوٹوں کا بھی گروپیہ درکار ہو

تو بلا کسی خسارے کے ملتا ہے الغرض اپنا روپیہ ساتھ لانا ہے اچھا ہے یا ضروری  
مصارف کے لائق ساتھ ہوا اور باقی نوٹ ہوں۔

روپیہ لانے کو یہ تدبیر بھی غمیر مناسب ہوگی کہ مثلاً عازمان حج اپنے وطن میں اگر  
کسی کموٹیہ جانتے ہوں اور اسکے آثار ب کی بود و باش یا تجارت جدہ یا مکہ مکرمہ میں  
تو اس سے روپیہ کا بندوبست کر لیا جاوے جیسا کہ شیخ عبدالرشید و عبدالحمید صاحب  
ساکنان دہلی انار حاجی علی جان صاحب مرحوم جنکی تجارت اور مکہ وطن اور مکہ مکرمہ  
دونوں جگہوں میں کامل عروج پر ہے اور نسے بندوبست کرنا عین مصلحت وقت ہے  
اسی طرح مراد آباد کے کارخانہ تجارت ظروف کا بھی ہزار ہا روپیہ کالین بن مکہ مکرمہ سے  
ہر سال ہوتا ہے اور ہم ہر آئندہ یقین کرتے ہیں کہ اس کارخانے کو حاجیوں کی مدد میں  
دریغ نہ ہوگا۔ نیز ممکن ہے کہ مختلف اضلاع ہند کے سوداگر اور کارخانے مکہ مکرمہ سے  
اپنا حساب رکھتے ہوئے اور وہ حاجیوں کے بھی روپیہ کا انتظام کر دیں۔ بہر طور  
کسی مشہور سوداگر یا کارخانے سے بندوبست کرنا نہایت تہر ہے ورنہ نوٹ ہمراہ ہونا  
اس بات کو حاجی خوب ذہن نشین کر لیں کہ جدہ یا مکہ مکرمہ سے منی آرڈر کا قاعدہ  
نہیں ہے یہاں کوئی دادرستہ غیر ممالک سے بوساطت ڈاک خانہ نہیں ہوتی  
اور نہ کبھی اس وقت تک ہوتی ہے۔ اسی طرح جدہ میں انگریزی کونسلات سے بھی  
کوئی سلسلہ دادرستہ کا نہیں ہے نہ وہاں منی آرڈر آتا ہے نہ وہاں سے جاتا ہے نہ  
کسی طرح وہاں سے نوٹ کا روپیہ مل سکتا ہے۔

مجھے بہت تعجب ہے کہ اکثر حاجی جنھوں نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے اپنی کتابوں  
میں کیونکر بلا تحقیق لکھا ہے کہ عرب کو منی آرڈر جاتا ہے اور انگریزی کونسلات سے  
نوٹ وغیرہ کا روپیہ ملتا ہے حالانکہ عرب میں اسکی کوئی اصل نہیں ہے۔

## تجویز سفیر

بنو فہم ایزدی جبکہ آپ کو انتظام خانہ واری و فراہمی اسباب ضروری ہے

اطمینان حاصل ہو جاوے تو اول برائے اندازہ ضرور ہے کہ آپ قبل حج کے زیارت مدینہ منورہ سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں یا بعد۔

اگر قبل ان حج زیارت روضہ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا منظور ہے تو یمنی سے اوس جہاز میں روانہ ہونا بہتر ہوگا جو ماہ شعبان کی پہلی دوسری تاریخ کو روانہ تاکہ ماہ رمضان المبارک آپ کو مکہ مکرمہ میں نصیب ہو۔ اکثر آخر ہفتے شوال میں قافلہ مدینہ منورہ کو جاتا ہے اور آخر ذیقعدہ میں واپس مکہ مکرمہ آجاتا ہے جو لوگ کل مدینہ ہوئے ہیں اون کو حج سے ایک ہفتہ بعد جدہ میں ہندوستان آنے کو جہاز تیار ملتا ہے اور عموماً اول ہفتہ محرم میں یمنی پہونچ جاتا ہے۔ اگر آپ مکہ مکرمہ کے رمضان کی نفیست حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پانچ چھٹے آپ کے کل سفر حج کو درکار ہوں گے۔

اگر آپ کو بعد ان حج مدینہ منورہ جانا موز خاطر ہے تو ممکن ہے کہ آپ ہندوستان سے ذیقعدہ کے اول ہفتے میں چلنے والے جہاز پر روانہ ہو کر بسطویت حج سے چند روز پیشہ مکہ مکرمہ میں پہونچ سکتے ہیں اور بعد از انفل حج آخر ذی الحج میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر اوس زیارت مدینہ منورہ سے فیض ہو کر آخر ماہ محرم میں مکہ مکرمہ واپس آ جاویں گے اور اس وقت بھی آپ کو ہندوستان واپس لانے والے جہاز و عین موجود ملین گے اگر آپ ان جہازوں میں ہندوستان کو واپس آ دین گے تو انشاء اللہ قریب قریب ۲۰ صدقہ بھی پہونچ جائیگا۔ اس حساب سے حج و زیارت دونوں کے واسطے چار چھٹے سے بھی کم صرف ہوں گے۔

تجربہ اس بات کے ظاہر کرنے کو مجبور کرتا ہے کہ حتی المقدور یمنی سے پہونچنا آخر جہاز میں روانہ ہونا قرین مصلحت نہیں ہے کیونکہ جو لوگ آخر جہاز میں آتے ہیں وہ حج سے عموماً دو چار روز یا غایت درجہ ایک ہفتہ اول جدہ میں پہونچتے ہیں اور فوراً جدہ سے روانہ ہو کر داخل مکہ مکرمہ ہوتے ہیں وہاں سے صرف ایک ہی روز و دو بعد عرفات پہونچتے ہیں محاصل و کم کو سلسلہ دار سفر ہی رہتا ہے واد کچھ خرچ



نہیں ہوتا۔ خدا آخر ہزار میں آنا موجب آرام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ایام قرظینہ کا بھی لحاظ  
فرد ہے۔ چنانچہ اگر ہر جہان میں گئے گا اور کیونکہ اسے ایام قرظینہ میں افزائش ہو گئی تو  
آپؐ نے جو جانے کا اندیشہ رہے گا۔

قرآن کا بیان آنکندہ سلسلہ وار عنقریب گوش گذار ناظرین ہو گا۔

## نبی داخل ہونا

جس وقت آپؐ کا مصمم عزم حج و زیارت رسول اکرمؐ کا دل نشین ہو جاوے  
و لازماً مسعود انقلابات و نیاوی و محبت وطن اور دیگر وسوسوں کو دل سے نکال کر خویش  
و اقارب و اہل و عیال سے بخوشی رخصت ہو کر شنبہ کے دن گھر سے روانہ ہونا  
مستحسن ہے۔ جس وقت گھر سے باہر آئیے مساکین کو کچھ صدقہ دیجیے اور محلہ کی  
مسکینوں میں درخت نماز نفل ادا کر کے بشادمانی تمام ہمارا ہیون سے الوداع کہتے ہوئے  
اونکو خدا حافظ کہہ کر روانہ ہو جائیے۔

اس موقع پر ہم کراہی ریل اور راستے کی تفصیل کہ کہاں کے باشندے کس  
رستے سے سفر کرنا چاہیے خالی از طول نہیں سمجھتے اور اس لیے اس امر کو انھیں کیا  
راہ پر موقوف رکھتے ہیں یعنی اب ہندوستان کے قریب قریب ہر قطع میں  
ریل جاری ہے اور مسافر خود دریافت کر سکتے ہیں کہ کس راستے سے اونکو کی شت  
اور تخفیف کرایہ ہوگی۔

نبیؐ میں ریل کے چند اسٹیشن ہیں اور مسافر جس اسٹیشن سے اونکی جائے  
قیام نزدیک ہوتی ہے اور تریہ لیتے ہیں ہماری راہ میں جو اصحاب جلیپوہا اور چٹا  
کے راستے سے آدین اونکو بائیکل اسٹیشن پر اترنا اور جو حضرات احمد آباد ہو کر  
آدین اونکو گرانٹ روڈ اسٹیشن پر اترنا بہتر ہے یہ دونوں اسٹیشن حجاج کی جائے قیام  
اور چٹائی بازار جہان عمر مسافر و نکو راحت ملتی ہے قریب ہیں۔

نبیؐ میں مسلمان مسافروں کے قیام کیواسطے صحن و مسافر خانے ہیں لیکن

یہ دونوں تعداد و جملہ کو کافی نہیں ہیں۔ ایک بھنڈی بازار میں واقع ہے دوسرا محل وریا سے قریب ہے۔ بھنڈی بازار کا مسافر خانہ کی قدر تنگ ہے اور کشادہ ہوا دار مقام پر واقع نہیں ہے لیکن بوجہ نزدیکی بازار مسافروں کو بہم رسانی سامان سہولت ہوتی ہے۔ دوسرا ہوا دار اور جہاز پر سوار ہونے کی جگہ سے قریب ہے لیکن بازار سے دور ہے کرایہ دونوں میں کچھ دینا نہیں ہوتا لیکن بہت زیادہ آرام بھی نہیں ملتا ہے۔ بھنڈی بازار کے مسافر خانے میں پانی کا نل بھی جاری نہیں ہے مسافر کو پانی خریدنا پڑتا ہے۔ اور پانخانے بھی تعداد مسافروں کے لحاظ سے کم اور برے ہیں کھانا پکانے کی کوئی عہدہ جگہ نہیں ہے۔ دوسرے میں پانی کا نل برابر جاری ہے کوٹھریاں عہدہ اور صاف ہیں صحن میں مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور پانخانے بھی تعداد اور صاف ہیں اور کھانا پکانے کی بھی جگہ عہدہ ہے۔ کوٹھریوں میں کستور کے پردہ کا بھی اچھا انتظام ہو سکتا ہے لیکن اوپر کی کوٹھریوں میں پانی لیجانے میں ایک گونہ تکلیف ہوتی ہے۔

بھنڈی بازار میں جملہ کی آمد و رفت کے زمانے میں ہر وقت ہر قسم ہر کرایے مکان ملتا ہے مگر لہذا برائے نام مسافر خانے میں اسباب و تار اگر تلاش کیا جاوے تو اس وقت مکان حسب خواہش ملجاوے گا۔ ایسا مکان جو چھ سات آدمیوں کے رہنے کو کافی ہو اور اوس میں پانی کا نل و پانخانہ وغیرہ سب ضروریات کا آرام ہو عموماً اس سے چند روپیہ ماہوار تک ملتا ہے اور جتنا بڑا اور عہدہ مکان مطلوب ہو گا ویسا ہی کرایہ بھی زیادہ ہوگا۔ یہی میں ایک مہینے سے کم پر مکان نہیں دیتے اور کرایہ پیشگی لیتے ہیں۔ جن صاحبوں کو کسی سوداگر یا دوست احباب سرکن یہی سے معرفت حاصل ہے وہ قبل از روائی بنے وطن کے اونکو لکھ کر مکان کا انتظام کر سکتے ہیں۔

جہاں کی آمد کے زمانے میں یہی کے دلال کیلئے اسٹیشن پر موجود رہتے ہیں اور مسافروں کے قیام و آسائش کے انتظام میں مدد دیتے ہیں لیکن اپنا بھی کچھ نفع مد نظر رکھتے ہیں تاہم ان سے اکثر کام ملتا ہے اور مختلف حالات بھی معلوم

ہو جاتے ہیں لیکن انکی باتوں میں اگر اپنا معاملہ بالکل انکے سپرد کر دینا عمدہ بات نہیں ہے۔  
 بیہی میں فکر اتناست سے جبکہ دیش ہو کر آپ بسہولت تمام اون اشیاء سے  
 خورد و نوش اور ضروریات کو خوب دیکھ بھال کر خرید کر سکتے ہیں جو آپ گھر سے  
 نہیں لائے اور جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ جبکہ آپ بیہی میں سامان ضروری  
 خرید فرماویں تو احرام کے واسطے نئے اور سفید کپڑے کی بھی فکر رکھیے گا جسکی  
 عنقریب سمندر میں ضرورت واقع ہوگی۔

احرام کے واسطے ایک ٹخن کی بغیر سی ہوتی دو چادرین چاہئیں کہ ایک سے  
 میر بند کر کے ستر کو پوشیدہ کیا جاوے اور دوسری کو شانوں سے اوڑھ لیا جاوے۔ ہاتھ  
 راسے میں اگر دو احرام ساتھ رکھیے تو مناسب ہوگا ایک کو راسے میں بندھیے اور دوسرا  
 نیا مکہ کا مہین داخل ہونے کے دن استعمال کیجیے۔ بعض صاحبوں کی رائے ہے  
 کہ احرام کی تبدیلی دسکی فضیلت کو گھٹاتی ہے اور چونکہ ہمارا اس بابت بحث منظور نہیں ہے لہذا  
 اس معاملے کو خود صاحبوں کی رائے پر چھوڑ دینا مناسب ہے وہ خود اپنا اطمینان کر لیں گے۔  
 عرب کے امراء اور ترک علی العموم سادہ کپڑا احرام میں استعمال نہیں کرتے وہ ترک  
 احرام کام میں لاتے ہیں جو ایک عرض سفید رنگ ہوتا ہے اور اوپر باریک دھاگے  
 مثل روئین کے کھڑے ہوتے ہیں جیسے کہ آپ نے ترکش طاول منہ ہاتھ پوچھنے  
 کے دیکھے ہونگے۔ یہ احرام بھی ہر قسم اور ہر قیمت کے بیہی میں استنبول کے بستے  
 ہوئے جامع مسجد کے قریب کے بازار میں ملتے ہیں قیمت فی جوڑہ پانچ سے سات  
 روپیہ تک ہوتی ہے۔ اگر استنبول نکلے تو انگلستان کا بنا ہوا بھی ملتا ہے  
 اور قریب قریب دس روپے ورت کا ہوتا ہے۔

بیہی میں پہنچ کر یہ بھی ضرور ہے کہ اسباب کے صندوق جو زائد آپ کے ساتھ ہوں  
 اور جنکا سفر بحری میں کھولنا ضرور نہیں ہے اونکو قفل وغیرہ سے مستحکم کر لیجیے اور  
 جنکی اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے اونپر ٹاٹ سلوا دیجیے تاکہ جہاز پر چڑھانے  
 اور اتارنے کے صدمے سے حفاظت رہے۔ اس کام کے واسطے جوڑے

اور ستالیس پونہ دس سو بھی ساتھ رکھیے کہ وہ پھر بھی آپ کو کام دے گی۔  
اگر ہمیں میں کچھ قیام ہو اور کاروبار سے مہلت اور جہان کی روانگی میں تاخیر ہو  
تو دکان کے مشہور بازار اور مکانات و باغات و کارخانہ ہمارے تجارت کو بھی  
دیکھیے کہ خالی از لطف نہوگا۔

جہاز پر جو صندوق آپ کے ساتھ ہوں اور جنکو قریب کھانا منظور ہو ان کے  
واسطے بہتر ہو گا کہ نیچے کونون پر پائے لگے ہوں یا دونوں عرض الی طرف میں لکڑی  
جڑی ہو تاکہ صندوق کے نیچے کا حصہ اونچا رہے اور جبکہ جہاز دھویا جاوے یا خود پانی  
گر جاوے اور صندوق کے نیچے چلا جاوے تو اس کا اثر صندوق کے اندر نہ پہنچے  
جہاز اکثر ہر روز دھویا جاتا ہے اگر صندوق بوجہ پانی کے سطح جہاز سے اونچا ہو گا  
تو آپ کو اس کی حفاظت کی زیادہ فکر نہ ہو گی نہ پانی سے اس کو نقصان پہنچے گا ورنہ  
یا تو آپ کو اسٹھانا پڑے گا یا پانی اس کے اندر جا کر کپڑے یا جو چیز اس میں  
ہو گی اس کو خراب کرے گا۔

## کرایہ جہاز

اب آپ کو جہاز کا مکٹ حاصل کرنا گویا ایک سمارک عظیم و پیش منی گا آپ کو  
اسٹیشن پر اترتے ہی بہت سی منی صورت اور شیریں بانی کے گفتگو کرتے ہوئے  
آدمی ملین گے اور سباب و شٹائے گاؤسی کرایہ کرنے میں مدد دین گے اور ہر طرح  
اپنا مفید و کار آمد ہونا آپ کے ذہن نشین کریں گے۔ یہ سب دلال ہیں۔ اور اپنی  
معرفت جہاز کا مکٹ خرید وانا چاہتے ہیں۔ گو اب چند سال سے ان کی واسطے  
سرکار سے قواعد مقرر ہو گئے ہیں اور یہ لوگ علانیہ قریب دہی سے روکے گئے ہیں  
تاہم جو ان کا شیوہ اوپر چلی عادت ہے اس سے ساز کو مفید شکل ہے لہذا بالکل اپنے آپ کو  
ان کی دھوکے سے بچنا اور ان کے قول کا اعتبار کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔  
میں میں جس ملک کی گزرتی اور اس کے جان و مال کی حفاظت اور دلال و

جہاز والوں کے قریب سے محفوظ رہنے کے واسطے سرکار انگریزی نے ایک محکمہ موسوم بہ صیغہ حفاظت حجاج قائم کر رکھا ہے اور خوش قسمتی سے آغا عبدالحسین صاحب اس صیغے کے افسر اور محافظ حجاج ہیں۔ آغا صاحب موصوف بالکل خلق مجسم اور پاک مزاج اور اپنی قوم کے نہایت پیہر و دین اور حاجیوں کے معاملات میں سجدہ کوشش اور پوری پوری ہمت و ہمتی کے ساتھ ہر کام میں آپس عمدہ پر مامور ہوئے ہیں۔ تمام ایسی باتوں کا جن سے حاجیوں کو نقصان ہو تا تھا کامل انسداد کر دیا ہے لہذا اگر کسی حاجی کو کوئی بد معاملگی ڈال یا مالکیت کی طرف سے پیش آوے تو ضرور ہے کہ آغا صاحب موصوف کو اطلاع دی جاوے تاکہ اس بے ضابطگی کا فوراً بندوبست ہو جاوے۔

بالفعل حاجیوں کے جہاز میں حسب ذیل چار درجے ہوتے ہیں۔  
**اول۔** فٹ کلاس۔ اس میں کوٹھریاں ہوتی ہیں۔ ہر کوٹھری میں تین سے پانچ تک شیل کے بیچے ہوتے ہیں اور ایک بیچ ایک آدمی کے واسطے ہوتا ہے یہ کمرہ ہر شخص اور لائق آسام اور عورتوں کے پرے کیواسطے نہایت مناسب ہے پاخانہ بھی ان کمروں کے قریب ہوتا ہے ہر کمرے کے ایک دو بیچ یا پور اکمرہ جتقدر ضرورت ہو مل سکتا ہے۔

**دوم۔** سیلون۔ یہ جگہ فٹ کلاس کے کمروں کا صحن ہے عورتیں بھی گو چادر وغیرہ کی آڑ کر کے بیٹھ جاتی ہیں لیکن ضعیف مرد یا جنکو مرض بحر یا زیادہ اندیشہ ہو اور کرایہ کی بھی تخفیف منظور ہو ان کے واسطے اچھا ہے پاخانہ اس درجے کا بھی وہی ہے۔  
**سوم۔** چھتری۔ اول درجے کی کوٹھریوں اور سیلون کی چھت ہوتی ہے یہ ایک سطح کھلی ہوئی جگہ ہے دھوپ سے بچنے کے واسطے اوپر شامیانہ لگا ہوتا ہے مردوں کے واسطے بہت مناسب ہے چار طرف سے ہوا آتی ہے دن کو سمندر کا نظارہ اور رات کو شبابہ یا ستاروں کا لطف عجب مزو تیا ہے لیکن بارش میں بہان تکلیف بھی ہوتی ہے۔ پاخانے کیواسطے نیچے فٹ کلاس پر

آنا ہوتا ہے کرایہ اسکا گاہ سیدون کے برابر کبھی کچھ کم ہوتا ہے۔

چارم۔ متن سیاٹوک جو نیچے ہوتا ہے اور دسین ایک سطح زمین پر کئی سو آدمی بالالفاظ نظر شمار کے ہمارے دل چاہے اور جگہ بلجاوے بیٹھ جاتے ہیں اس درجے میں ہوا پھونکنے کے وسائل کم ہیں اور پردہ بھی مشکل ہے مسافروں کی زیادتی اور حالت بیماری بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اور دو چار دن کے بعد ضرور اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس درجے میں جہاز کی بالائی سطح سے وسیلہ زینے کے نیچے اترتے ہیں۔ پاخانے اس درجے والوں کے بالائی سطح میں ایک گوشے پر جبنے ہوتے ہیں حالت ضعف اور مرض میں دھاتک جانا سخت تکلیف کا باعث ہے کرایہ اسکا سب سے کم ہوتا ہے۔

فی زمانہ انجینی سے حاجیوں کے جہاز روانہ کرنے والے تین حسب ذیل مشہور کارخانے ہیں اور گوارنٹے علاوہ اور بھی ایک و آدمی کوئی جہاز کرایہ کے مسافروں کو بھیجتے ہیں مگر انکا کام معمولی نہیں ہے اور نہ قابل اعتبار۔

اول۔ مسرطاس کوک اینڈ سن انکوگورنٹ انگریزی نے اس کام کو واسطے مقرب کیا ہے اور یہ سب ہدایت سرکار کام انجام دیتے ہیں۔

دوم۔ حاجی قاسم یوسف یہ بزرگ اکابران بمبئی سے قوم کے مہمن ہیں اور بہت دن سے اس کام کو کر رہے ہیں۔ انکا ایک دو جہاز ہمیشہ بمبئی سے جدہ آتا جاتا رہتا ہے۔

سوم۔ حاجی عبدالحمید شیرازی۔ انکے جہاز بھی اگرچہ عرصہ دراز سے حاجیوں کا کام کرتے تھے لیکن فی الحال دو تین برس سے انکی توجہ اس کام کے طرف مخصوص مبذول ہے اور کاروبار میں ترقی بھی ہے جہاز بھی بمبئی و جدہ کے مہمن میں جلد آتے جاتے رہتے ہیں۔ بعض جہاز ان کے چھوٹے اور بعض بہت اچھے خاص حاجیوں کے سفر کے لائق ہیں۔

فی الحال قواعد سرکاری کی پابندی کے لحاظ سے طاس کوک اینڈ سن کا



معاہدہ صاف اور قابل اطمینان ہے۔ جہاز کی روانگی کی تاریخین مقرر ہو چکی ہیں۔ جہاز کے  
 مشترک دیتے ہیں جو ۱۱ اوپر پابند رہتے ہیں اگر اتنا فیہ کبھی ایک دو دو کی تاخیر ہو جاتی ہے تو  
 جہاز اور مسافروں کو بلکہ تمام ہندوستان میں اس تاخیر کی خبر کو دیتے ہیں تاکہ مسافر کو تکلیف نہ  
 کرایہ جہاز بھی طامس کوک اول سے ظاہر کرتے ہیں اور اس میں فرق نہیں ہوتا  
 ان کے ٹکٹ ہندوستان کے ہر سرکاری خزانے سے ملتے ہیں اور ہندوستان  
 ریاستوں کے اجنٹ ورنڈ پرنٹ کے دفتر میں موجود رہتے ہیں ہندوستان  
 کے تمام بڑے شہروں میں اونکو اجنٹ بھی مقرر ہیں جسے سب حال معلوم  
 ہو سکتا ہے اور ٹکٹ بھی مل سکتا ہے۔

طامس کوک کو بمبئی سے درخواست کرنے پر مسافر کی جگہ قیام سے معرہ ملے  
 جہاز جدہ تک اور پھر جدہ سے بمبئی اور وطن تک ایک ٹکٹ مل سکتا ہے ایسے  
 ٹکٹ کو وہ تھرو ریٹرن ٹکٹ کہتے ہیں۔ اس طرح مقام روانگی سے جدہ تک ٹکٹ  
 دے سکتے ہیں جس کا نام سنگل ٹکٹ ہے۔ اور صرف جہاز کا سنگل یا ریٹرن ٹکٹ  
 جیسا منظور ہے مل سکتا ہے۔

ریٹرن ٹکٹ میں جہاز کے کرایہ میں بہت مناسب تخفیف دیتے ہیں۔ نیز انکا  
 ٹکٹ سرکاری خزانے یا کسی جگہ سے خریدنے میں کوئی بے اطمینانی نہیں ہے  
 کیونکہ اگر ٹکٹ خرید کر جانا ملتوی ہو جاوے تو روانگی جہاز سے چند روز پہلے نسخہ  
 ارادہ کی اطلاع دینے پر وہ روپیہ واپس دیدیں گے اس طرح اگر کسی کے پاس  
 ریٹرن ٹکٹ ہو اور خدا نخواستہ کہ مکر میں مر جاوے تو اس کے باقی ٹکٹ کا روپیہ  
 جہان کا وہ رہنے والا ہو اس خزانہ کی معرفت اس کے ورثہ کو ملجاوے گا۔

جن صاحبوں کے پاس طامس کوک کا ٹکٹ ہوتا ہے ان کو جدہ اور ہر مقام میں  
 طامس کوک کے اجنٹ و کارپرداز ہر طرح مدد دیتے ہیں نیز مثل اور کارخانوں کی  
 یہاں لال بھی حاوی نہیں ہیں جن کی دمی کو جو بات استفسار کرنا ہو وہاں غواہ کے جنٹ  
 واقع دفتر طلوع ہوئی اور ہندو بازار سے نہانی یا بذریعہ مخبر معلوم کر سکتے ہیں۔

ہم ازراہ خیر خواہی اور اپنے ذاتی تجربے کے بموجب حجاج کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ جہاننگ ممکن ہے طامس کوک یا کسی دوسری کمپنی کا ریٹرن ٹکٹ لیکر حجاز کا سفر کرے تاکہ واپسی کے وقت ٹکٹ خریدنے کی تکلیف سے نجات ملے۔

حاجی قاسم یوسف بھی واپسی ٹکٹ دیتے ہیں لیکن ان کا واپسی کا انتظام کچھ فریغ پذیر نہیں معلوم ہوا۔

حاجی عبدالحمید صاحب کے واپسی ٹکٹ پر سال بہت انتظام سے جاری ہوئے لیکن چار دسے واپسی کے وقت بے ترتیبی واقع ہوئی چونکہ ان کا شروع انتظام تھا یقین ہے اگر اسی طرح توجہ رہی تو انشا اللہ رفتہ رفتہ مقبول انتظام ہو جاوے گا۔

طامس کوک کو بوجہ پابندی احکام سرکاری حاجیوں کی روانگی و واپسی میں سہولت دینے اور چونکہ ان کو خود بھی ایک خاص کوشش ہے اس لیے ان کو سب جہاز والوں پر ترجیح دیکاتی ہے۔

بئی مین حج کے موسم میں جس کو ماہ مارچ سے مئی چاہیے کرایہ جہاز حسب ذیل ہوتا ہے۔

فٹ کلاس ... ۳۰ سے ۳۵

سیلون ..... ۳۵ " ۴۰

چھتری ..... ۴۵ " ۵۰

رک ..... ۵۵ " ۶۰

کبھی کبھی حجاج کی کثرت اور جہازوں کی قلت کے سبب رقوم مرقومہ بالا کرایہ زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اسکے خلاف حالت میں کم ہو جاتا ہے۔ ہم نے یاد دیکھا کہ بعض آدمی روانگی جہاز سے صرف ایک دو روز پہلے بئی پہنچے یا آخر وقت تک اس امید میں کہ شاید کرایہ کم ہو جاوے ٹکٹ لیا لیا ان کو ٹکٹ کم ہجائی کی وجہ سے بہت زیادہ کرایہ دینا ہوا یہاں تک کہ بعض آدمیوں نے فٹ کلاس کی ٹکٹ بشمول سروس کے حاصل کیا۔

حاجیوں کو خود بھی سیقدر ہوشیار ہی کو کام میں لانا ضرور ہے دوسرے آدمی کی بات پر بھروسہ کر لینا عقلمندی نہیں ہے۔

علاوہ ان درجن کے جو ہم نے اوپر بیان کیے ہیں گاہ گاہ کہستان ہزارہو معلم وغیرہ بھی اپنے رہنے کے کمرے مسافروں کو کرایہ پر دیدیتے ہیں جن کمروں میں نسبت اول درجے کے بھی زیادہ آرام ملتا ہے لیکن کرایہ بھی حسب دلخواہ دینا ہوتا ہے اگر کہستان وغیرہ کا کمرہ لینا منظور ہو تو قبل ازرواگی جہاز ان سے گفتگو کر کے فیصلہ کر لینا چاہیے۔

مکہ مکرمہ کے بعض مطوف بھی چند سال سے بکثرت ہندوستان میں آتے ہیں اور اپنی پوجا جیون میں گشت لگا کر موسم حج کے قریب یہی پہنچ جاتے ہیں اور ایام قیام بھی میں یہ بھی حاجیوں کو اگر انکی مطوفی میں ہوں بدودیتے ہیں اور دوسرے حاجیوں بھی اپنی سپردگی میں لینے کی خواہش کرتے ہیں گوہر آدمی آزاد ہے تاہم اگر اس معلم کا جو آپ کو یہی میں ملے آپ پر کوئی حق نہ ہو تو ضرور نہیں ہے کہ آپ اسکی خدمت کے لالچ سے اسکو اپنا معلم قبل از پہنچنے عرب کے مقرر کر لیں۔ نئے قواعد کے بموجب ہر ٹکٹ پر اسکی قیمت یعنی جسقدر روپیہ اسکی بابت دیا گیا ہے لکھی ہوتی ہے لہذا خریدنے کے بعد اسکو دیکھ لینا چاہیے کہ جسقدر روپیہ دیا گیا اوتنا ہی لکھا ہے یا نہیں۔

## جہاز پر سوار ہونا

بہی سے ٹکٹ جہاز حاصل کرنے کے بعد مسافر ونگورواگی جہاز کی تاریخ تحقیق کرنا ضرور ہے اگرچہ ہر ٹکٹ پر تاریخ ونگورواگی تحریر ہوتی ہے لیکن اتفاقیہ تاخیر و تغیر تاریخ ہونا ممکن ہے۔ روناگی جہاز سے ایک دن پہلے بجندھی بازار و دیگر مقامات قیام حجاج کے سامنے بذریعہ منادی روز و وقت روناگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے منادی سنکر حجاج کو آرام ہے اپنا سامان بندھ کر دست کر لینا اور ساعت ضرور جہاز پر پہنچ جاویں۔

سفر میں جس قدر انبار و زوائد کم ہوں راحت ملتی ہے۔ چند سال سے  
بظرف آسائش حجاج جہاز کو ڈاک مینی گودی میں لاکر مسافروں کو سوار کر نیکا قاعدہ جاری  
ہو گیا ہے گودی و جگہ ہے جہان جہاز کنارہ سمندر پر آجاتا ہے اور مسافروں طرح  
سوار ہو جاتے ہیں جیسے ریلوے پلیٹ فارم سے ریل گاڑی میں چڑھ جاتے  
ہیں لہذا اگر جہاز گودی میں ہو تو آپ تمامی تفکرات سچی سچ جاوین گے اسباب گاہی  
یا مزدورین پر میدان گودی میں لیجائیے اور بیہولت تمام سوار ہو جائیے۔

اگر جہاز سمندر میں کھڑا ہے تو جس بندر سے قریب ہو یا جس بندر سے آپ کا  
دل چاہے (بہمی میں کئی جگہ کشتی پر سوار ہونے کے ہیں جبکو بندر کہتے ہیں ان سب  
میں پالو بندر بہت پر نفضا مقام ہے) کشتی کرایہ کر کے سوار ہو لیجیے اور اسباب بھی  
اپنے ساتھ رکھ کر جہاز پر چلے جائیے۔

بہمی میں کشتی کا کرایہ فی آدمی دو آنے مقرر ہے یا جو ماہین فیصلہ ہو جاوے  
اور مزید برآں پولیس نگرائی کو موجود رہتا ہے پس کوئی کشتی والا خلاف  
قانون زبان نہیں بلا سکتا۔

کشتی کو طالع جہاز کے برابر لیجا کر روک دیگا اگر خفیفت سامان ہے تو خود  
مفت ہیں اور چڑھا دیگا ورنہ بھاری سامان کا کچھ کرایہ اور چڑھانے کی مزدوری لیگا۔  
دال جگہ معرفت آپ نے ٹکٹ خریدا ہے یا جنے آپ کے قیام وغیرہ کا بندہ  
کیا ہے وہ ہی عموماً جہاز تک بھی پہنچاتا ہے۔ ٹکٹ کے معاملے میں اب لاؤن  
کی زیادہ چالاکیاں کام میں نہیں آتی ہیں کیونکہ سرکاری قوانین مانع ہیں لیکن  
حجاج کی جو کچھ وہ خدمت کرتے ہیں اس کے معاوضے میں کب قدر انعام کے  
ضرورت امیدوار ہوتے ہیں۔

## جہاز کی نشست

جہاز میں سوار ہونے کے بعد لازم ہے کہ جن بڑے ٹکٹ آپ کے ہیں

ہے اسی درجے میں اپنا اسباب کیے اور سبز بچھائیے۔

سب مسافروں کے سوار ہو جانے کے بعد اہل جہاز اپنے اطمینان کی واسطے کہ کوئی آدمی بلا ٹکٹ سوار نہ ہو گیا ہو ٹکٹ کا ملاحظہ کرتے ہیں اور ڈاکٹر والی پولیس اس خیال سے کہ جہاز والے نے اس تعداد سے زیادہ مسافر نہ بھر دیے ہوں جو اس جہاز کے واسطے سرکار سے مقرر ہے شمار کرتے ہیں۔ بلا ٹکٹ والوں کو اہل جہاز پولیس کی اعانت سے اوتار دیتے ہیں اور اگر تعداد مقررہ سے زیادہ آدمی ہوتے ہیں تو خود مداخلت کرتے ہیں۔

فٹ کلاس یا اول درجے کے ٹکٹ پر سبز کوٹھری کا نمبر لکھا ہوتا ہے لہذا آپ کو اسی کوٹھری میں جانا چاہیے جو نمبر اس ٹکٹ پر دیا گیا ہے۔ عام قاعدہ ایسا ہے کہ اگر پوری کوٹھری آپ کے پاس ہے تو اوپر میں کوئی غیر آدمی نہ آوے گا ورنہ مرد ایک کوٹھری میں اور عورت دوسری کوٹھری میں بٹھائی جا دیں گی۔ اول درجے کے ٹکٹ پر کوٹھری کا نمبر اگر نہ ہو تو لکھو الینا ضرور ہے۔

ضروری اسباب کھانے پینے کا قریب رکھنا چاہیے اور زائد صندوق جن کا سفر میں کھولنا لازم نہیں ہے پستان کے سپرد کر دیے جاویں تاکہ وہ مال کی جگہ میں رکھ دے اور منزل مقصود پر آپ کے حوالے کر دے۔

ایک حاجی جسکی ہمراہی میں آٹھ دس آدمی مختلف رتبے کے ہوں ان کے لیے یہ نہایت مناسب تدبیر ہوگی کہ اپنے اور عورات کے واسطے فٹ کلاس کا ایک کمرہ لیا جاوے ایک دو ٹکٹ سیلون کے ہوں کہ جس کمرے کی زیادہ ضرورت رہتی ہو وہ کمرے کے سامنے موجود رہے اس طرح چھتری کا بھی انتظام ہو کہ جب ہوا کھانی کھول جائے تو وہاں بیٹھ سکیں باقی ٹوک میں کھے جاویں اسباب وغیرہ کے ساتھ رہیں۔

**جہاز پر کھانے اور پانی کا انتظام**

جتک کہ مسافر اپنی اپنی جگہ پر قائم ہو جاویں اور اسباب عیسے نہ رکھ دیا جاوے

ایک عجب قسم کی وحشت اور پریشانی مائد ہوتی ہے لیکن تین چار گھنٹے بعد خاموشی شروع ہو جاتی ہے اور جہاز کی روانگی کے دوسرے روز شہر محوشان کا سان معلوم ہوتا ہے جہاز پر ہر مسافر کو پانی اور لکڑی ایک دن کے خرچ کے لائق ہوتا ہے اور وقت معین اور جاسے مقررہ پر جا کر خود لانا ہوگا۔

پانی و لکڑی کی تقسیم کے وقت ایک طوفان بے تیزی برپا ہوتا ہے اور مسافروں کو انہوہ و ہجوم و اضطرابی سے بھی گونہ بد انتظامی ہو جاتی ہے اور اضطراب جلدی کے سبب ضعیف آدمی اور خصوص غور توں کو جو تنہا ہوں مشکل ہوتی ہے۔

جو آدمی ایسی شکمش میں خود کا کام کائنات کے عادی نہیں ہیں وہ جہاز پر کوئی رفیق تلاش کر لیتے ہیں اور اسکو کھانا یا کچھ زر نقد دیکر کار بر آ رہی ہو جاتی ہے۔ ملازمان جہاز یعنی خلاصی وغیرہ بھی اگر انکی زر نقد سے مراعات کیجاوے تو پانی لانے اور ہر ضرورت میں مدد دیتے ہیں۔

کبھی کبھی کسی جہاز پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملازمان جہاز کی بے پروائی یا پانی کی کمی کیوجہ سے کوئی روز پانی دینا نا غم کر دیتے ہیں اسلئے نظر احتیاط جن صاحبوں کے ساتھ بہت آدمی ہوں یا وہ خود پانی زیادہ خرچ کرتے کے عادی ہوں ایک لکڑی کا پیپہ جس قدر بڑا چھوٹا مطلوب ہو اور جو بی بی میں مخصوص اس کام کے واسطے ملتے ہیں اور انہیں نقل لگانے کی بھی جگہ ہوتی ہے خرید کر پانی سے بھر لیں اور سبب کے ساتھ جہاز پر لیجاوین تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔

کھانا پکانے کے واسطے بھی ایک مقام خاص پر متعدد چولھے بنے ہوتے ہیں اور یکے بعد دیگرے مسافر اپنے ساتھ سے پکاتے ہیں۔ بیشتر جہاز کے واسطے جو تجربہ کار لوگ چاول و دال ساتھ لینے کی فحاش کیا کرتے ہیں وہ اس سبب سے کہ جلد تیار ہو جاتا ہے ورنہ چاول سفر بحر میں کوئی مفید غذا نہیں ہے۔ چولھوں کی قلت اور مسافروں کی کثرت اور کبھی اونے ملازمان جہاز کی شرارت بہان بھی وہی تکلیف دہ ہوتی ہے جیسی لکڑی و پانی کی تحصیل میں پیش آتی ہے۔ اگر ان نرکوں سے ایک قلیل مراعات



ہوتی رہے تو ہر جگہ آرام ملتا ہے۔ اکثر چند آدمیوں کو شریک ہو کر کھانا تیار کر لیں اور آسانی ہوتی ہے اور جنگو شرکت منظور ہو وہ کوئی اجر توفیق کے مدد سے کامیابی کر سکتے ہیں۔ باورچی یا جس آدمی کو کھانا پکانی عادت ہے وہ ان چوٹوں پر بھی آگے پیچھے اپنا کام کر ہی لیتا ہے تاہم اگر آپ کے ساتھ باورچی ہے تو بہتر ہوگا کہ پستان سے اجازت لیکر یا مہتمم باورچی خانہ کو کچھ دیکر یہ بندوبست کر لیجیے کہ جہان فسلرں جہاں کھانا پکاتا ہے وہاں آپ کا باورچی بھی پکا لیا کرے۔ یہاں کھانا ہر طرح صاف اور حسب دلخواہ تیار ہوگا اور مضطرب و دوسروں کے تقاضے سے بھی نجات لیگی جہاں باورچی بھی اگر اونسے کچھ بندوبست کیا جاوے یعنی اجرت دے جائے تو کھانا تیار کر دیتے ہیں جو جس آپ کو بھیج دیں گے یا وہ خود اگر آپ سے لیجا دیں گے فوراً مناسب طور سے پکا کر آپ کے پاس پہنچا دیں گے۔

## عدن پہنچنا

بہی سے روانہ ہو کر اٹھوین یا نوین دن جہاز بندر عدن میں داخل ہو کر حسب اعد قانون بحری لنگر کرتا ہے اگر سوائے مطابقت قانون کوئی اور کام مثلاً پانی یا کوئلہ لینا نہیں ہے تو صرف چند گھنٹے کے بعد لنگر اٹھاتا ہے ورنہ حسب ضرورت ایک دن کبھی اس سے زیادہ قیام ہوتا ہے۔

جہاز کو دیکھتے ہی کشتیاں خالی کشتیاں لیکر پہنچتے ہیں اور سوداگر وغیرہ اسباب لاکر موجود ہوتے ہیں گوشت گھی ترکاری جو چیز مسافروں کے پاس کم ہو یا جسکی حاجت ہو یہاں سے خرید لیتے ہیں۔

مسافروں کو اگر عدن دیکھنے یا کسی ضرورت سے اترنے کی حاجت ہو تو لازم ہے اول کپتان سے اجازت لے لیں اور ٹھیک وقت دانگی کا دریافت کر لیں تاکہ قبل اٹھانے لنگر کے جہاز پر پہنچ جاویں۔

عدن میں جہاز سے کنارے تک کشتہ پر جانیکا کر رہ جاوے گا کہ تھوڑے

لیکن کنارے پر پہنچ کر اگر کشتی والہ دریافت کرے کہ کشتی آپ کے واسطے موجود رکھوں تو قبول نہ کرنا چاہیے ورنہ وہ کشتی کو لیکر آپ کی واپسی کا منتظر رہے گا اور بحساب گھنٹہ اپنا کرایہ محسوب کر کے آپ سے لے لے گا۔ مسافروں کی واپسی کے واسطے ہر وقت کشتیاں کنارے پر موجود رہتی ہیں اور پولیس متعینہ بندر مسافروں کو ہر طرح مدد دیتا ہے۔

بندر عدن کے متصل ہی تارگھر اور ڈاک خانہ ہے۔ عدن سے ہندوستان کا محصول تار برتنی فی لفظ دو روپیہ ہے اور جدہ و مکہ کو ڈیڑھ روپیہ ہے۔ پیام تار میں کاتب و مکتوب الیہ کے پتے پر بھی محصول لیتے ہیں۔ خط کے لیے جسکا وزن چھ ماشہ ہو ہندوستان کی واسطے آدھ آنہ اور عرب و تمام یورپ کی واسطے آدھے اونس کے خط پر ڈھائی آنے ہیں۔

بندر کے پاس ہی ایک بازار ہے جہاں کچھ سوداگروں کی دکانیں اور ہوٹل ہیں یہاں صرف انگریزی سامان ملتا ہے۔ آبادی عدن یہاں سے پانچ میل ہے گھٹی گھوڑا کرایہ کیواسطے ہر وقت بندر پر موجود رہتا ہے۔ گیہان سیاہی صاف اور عمدہ ہیں ایک فٹن میں چار آدمی بٹھاتے ہیں تین روپیہ آبادی تک لیجانے اور واپس لانے کا لیتے ہیں کئی آدمی ملکر اگر کرایہ کریں تو کفایت ہوگی۔

آبادی عدن میں ہر قسم کی چیز ملتی ہے مگر گران۔ یہاں عموماً ہندوستانی زبان بولی جاتی ہے اور دوکاندار بھی اکثر ہندی ہیں۔

انگریزی سکے یہاں سب چلتے ہیں لیکن خیال رہے تانبے کا سکہ یعنی ہندوستان کا پیسہ اگر زیادہ آپ کے پاس ہو تو یہاں خرچ کر دانا چاہیے ورنہ عرب میں تانبے کا سکہ نہ چلے گا۔

آبادی کے آخر کنارے پر دامن کوہ میں ایک بزرگ سید ابو بکر عیدری کا مزار ہے اکثر لوگ دامن خارجہ خوانی کو جاتے ہیں اور عمارات قدیم کے کچھ نشان اس کے ساتھے ہیں لیکن دیر کا حال دھوکہ نہیں ہو سکتا۔

آبادی عدن میں مسافروں کو دیکھ کر سیاہ فام شمالی قوم کے بچے بھیک مانگنے اور دوکانوں پر لیجانے یا کہتے بنانے کے واسطے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ ان بچوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اگر ذرا بھی غفلت ہوتی ہے اور ان کو موقع ملتا ہے تو صاف جیب کتر لیتے ہیں یا ماتھ ڈال کر چور لیتے ہیں۔

## قرنطینہ کامران

عدن سے چکر تیسرے دن جزیرہ کامران لیگا یہ مقام دولت عثمانیہ کی حکومت میں ہے ہندوستان کے رہنے والے جو حج کو آتے ہیں ان کو اس جزیرے میں دس روز بغرض تبدیل آب و ہوا قیام کرنا ہوتا ہے۔ اس قیام کا نام قرنطینہ ہے۔ اس جزیرے میں سمندر کے کنارے پر مکانات خاص پوش مثل بارکون کے ایک دوسرے سے جدا بنا دیے ہیں ان بارکون میں بلا تیز اور بغیر لحاظ پردہ وغیرہ زن مرد ٹھہرنا ہوتا ہے۔ شریف پردہ دار عورتیں چادر جام جو کچھ ان کے ساتھ دوسرے سے آکر لیتی ہیں۔ ایک بارک میں کم از کم پچاس آدمی آتے ہیں۔ ہر بارک پر ایک محافظ رہتا ہے جو بارک کو صاف رکھتا ہے اور رات کو لاٹین جلاتا ہے۔ ایسی سولہ یا اٹھارہ بارکون کو ایک کمیپ کہا جاتا ہے اور بالفعل حج کمیپ کل جزیرہ کامران میں موجود ہیں ہر کمیپ کے واسطے ایک ڈاکٹر مقرر ہے جس ترتیب سے جہاز پہنچتے ہیں صلحہ کمیپ میں مسافر رکھے جاتے ہیں ایک کمیپ کے مسافر دوسرے میں جانے نہیں پاتے خیمہ اگر ساتھ ہو اور ڈاکٹر قرنطینہ مانع بھی نہ تو اس میں دے گا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس جزیرے میں دکنو بہت گرمی ہوتی ہے اکثر ہوائے تند چلتی ہے اور خاک اڑتی ہے۔ رات کو گونہ بخکی ہوتی ہے لیکن باہر سونا مفر ہے۔ شب بھر گرمی ہے اور عموماً بخار پیدا کرتی ہے۔

مسافر جب اس جزیرے کے بندر میں پہنچیں اسباب بازہر کا احتیاط دیکھ کر لین و نہا کر اسباب اگر مناسب ہو اور ڈاکٹر قرنطینہ بھی مانع نہ تو کسی ملازم جہاز

سپر وکریں اور ضروری سامان لیکر جزیرے میں چلے جائیں۔ یہاں دس روز قیام ہوگا لکڑی و پانی یہاں بھی مفت ملے گا اور بھی اشیائے ضروری ملجائی ہوں اور جس چیز کی حاجت ہو اور قواعد قرظینہ کے بموجب اسکا استعمال ممنوع نہ ہو تو ڈاکٹر ٹھیکہ دار فراہمی اجناس کے کہہ کر جو اکثر ہر کمپ میں ہوتا ہے منگا دے گا۔

جہاز سے اترنے اور بچھڑنے کا کشتی کا کرایہ اور نیز اسباب کو کنارہ سمندر سے بارک قیام تک پہنچانے کی جرت جلاج کے ذمہ نہیں ہے اگر اسباب اٹھانے والوں کو بطور انعام کچھ دیدیا جاوے تو اپنی خوشی پر منحصر ہے۔

قرظینہ کی فیس دس روپیہ یا جیسا حکم ہو دینا پڑتی ہے اور سارا مفلس بعد تحقیقات معاف کر دیے جاتے ہیں۔

ہر جہاز کو جو ہندوستان سے آوے دس ذریعہ قیام کرنا ضرور ہے گاہ گاہ اگر بر قسمتی سے ہنگام قیام قرظینہ مسافروں میں منسوب ہائی پھیل جاتا ہے تو بجائے دس روز کے قرظینہ کی مدت زیادہ کر دی جاتی ہے اور اس زیادتی کا کچھ ہیا پیچہ حساب ہے کہ وہ بڑھتا ہی ہوتا ہے اور بالآخر جہاز ہندوستان کو واپس کر دیتے ہیں۔ پہلے جو ہم تاکید کر چکے ہیں کہ آخر جہاز میں آنا خلاف مصلحت ہے وہ اسی اتفاقہ افزائش کے سبب سے ہے۔

کامران میں اسال جنوری سے قرظینہ شروع ہوگا اور اگست تک رہے گا بعد اگست جو جہاز آویں گے وہ جہدہ میں قرظینہ کیے جا دیں گے۔

جہدہ میں قرظینہ کے واسطے آبادی سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا جزیرہ واقع ہو گیا تھا وہاں سختہ مکانات بنا دیے ہیں بہ نسبت کامران کے یہاں مسافر کی قدر آرام پاتے ہیں۔

کامران میں اگر لکڑی و پانی کی زیادہ ضرورت ہو تو اپنی بارک کے محافظ کو راضی رکھنے سے مل جاتا ہے۔

جتنا کامران میں قرظینہ رہتا ہے اگر کسی کا نسل مقیم ہو یہ وہاں

آجاتا ہے اور ہندی حجاج کی خبر گیری کرتا ہے۔

### یلملم

کاہران سے چلکر دوسرے کبھی تیسرے دن وہ جگہ آوے گی جسکو یلملم کہتے ہیں اور ہندوستان کے آنیوالے مسافر حنفی مذہب یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔ چونکہ اس سالے میں مسائل کی بحث منظور نہیں ہے اس لیے ہم معافی چاہتے ہیں کہ ہمارے سادے بیان پر نکتہ چینی نہ کیجاوے۔

یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے جو لب سمندر واقع ہے اور اس پہاڑی کے نیچے سعدیہ کا نام ایک چھوٹی سی بستی ہے جو اہل ہندو میں کامیقات ہے حالت رفتار میں وہ پہاڑی جہاز سے نظر نہیں آتی لیکن کپتان جہاز جو بارہا جیون کو بچا چکے ہیں وہ اس مقام کو جانتے ہیں اور قبل اسکے کہ جہاز اس کے محاذ میں آوے حجاج کو مطلع کر دیتے ہیں۔

یلملم سے اگر براہ خشکی سفر کیا جاوے تو مکہ مکرمہ دو دن کی راہ ہے اور تیس برس پہلے جبکہ عموماً حجاج باو بانی جہاز میں آتے تھے یلملم ہی پر جہاز سے اترتے تھے اور احرام باندھ کر کعبۃ اللہ کو جاتے تھے فی زمانہ انکو گھوٹ جدو میں لنگر انداز ہوتے ہیں اور یلملم گویا بالکل ہی ترک ہو گیا ہے۔

حضرات مذہب اثنائے عشرے اب تک وہیں جا کر احرام باندھتے ہیں یعنی وہ اصل جگہ آتے ہیں اور یہاں سے بسواری شتر سعدیہ کو جاتے ہیں اور وہاں سے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں۔

احرام کے واسطے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا ہے دو چادرین بغیر سی پائی چابھین عرض و طول ہر ایک کا اس قدر ہو کہ کمر سے پنڈلی تک بدن چھپتا ہوے اور چار طرف سے بخوبی ڈھانک سکے اور دوسرے جو شانوں سے اور ہین ایک طرف سے دوسری طرف تک تمام جسم کو چھپا سکے۔

احرام باندھنے کے واسطے حتی المقدور غسل کرنا اچھا ہے اور اگر بوجہ ممکن نہ ہو تو وضو ہی کر لے اور خوب پاک صاف ہو کر احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی چار صورتیں ہیں یعنی قرآن تمتہ و افراد و عمرہ۔ انہیں سے جو صورت منظور ہو یا جس کا وقت ہو اول دو رکعت نماز نقل پڑھ کر اوس قسم کے احرام کی نیت کرے اور لہیک کہے۔ اگرچہ تمام سفر حج میں سختی و درستی ہاتھ و زبان سے منع ہے لیکن بعد احرام کے یہ تمام چیزیں یعنی محاربہ شکار دانستہ بال و کھیر ناخن کترنا جماع کرنا خوشبو لگانا نشا نہ کشی کرنا وغیرہ وغیرہ حرام ہیں۔

- ۱۔ قرآن وہ ہے کچھ وغیرے کا ایک ساتھ ہی نیت کر کے احرام باندھا جاوے۔
- ۲۔ تمتہ وہ ہے کہ اشہر حج میں عمرے کی نیت سے احرام باندھے۔
- ۳۔ افراد وہ ہے کہ تنہا حج کی نیت سے ہو۔

۴۔ عمرہ جو لوگ قبل عید رمضان مکہ مکرمہ میں پہنچیں انکو عمرے کا احرام باندھنا ہوگا۔

اگر آپ حج سے بہت دن پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے ہیں تو صورت دوم مناسب ہے کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ کر طواف کعبہ وسعی و صفا و مردہ و ستر و نمائے یا بال ترشوائے کے بعد احرام کھول دیا جاوے کیونکہ عرصہ دراز تک محرم رہنا آداب احرام میں نقصان لاوے گا۔

اگر حج کے قریب میقات سے گزرے ہوا ہے اور آپ تحمید کر سکتے ہیں کہ دس پانچ روز پہلے حج سے داخل کعبہ ہوں گے تو صورت اول اختیار کرنا اچھا ہے اور اگر صورت سوم بھی اختیار کیاوے تو ممکن ہے۔

صورت ثالثہ شتر وہ لوگ عمل میں لاتے ہیں جو حدود میقات میں رہتے ہیں کہ وہ حج سے ایک دن پہلے یا حج کے دن اپنے گھر سے چل کر عرفات میں پہنچ جاتے ہیں۔ نیز حالت احرام میں سر کھلا رکھنا ہوگا اور جوتہ ایسا استعمال میں لا نا چاہیے کہ پیر کے اوپر کا اونگلیوں کے بعد سب حصہ کھلا رہے۔ حالت احرام میں نماز کا ترتیل اور تلاوت قرآن پر نسبت فضول سمجھ کر

وقت گزارنے کے بہتر ہے۔

عورتوں کے احرام میں تغیر لباس نہیں ہوتا اور نہ کوئی سبب برائے مال باندھنا چاہیے کہ بال تابو میں ہیں اور ٹوٹنے پناوین اور جب باہر نکلیں تو بڑے قہر کے اوس حصہ میں جو چہرے کو چھپاتا ہے تیلیوں کی بنی ہوئی کوئی چیز یا پنکھا لگا لیوں کیونکہ کپڑا منہ پر کھنا یا ڈالنا منع ہے۔ عورتوں کے احرام کی چیزیں پنکھا وغیرہ بیبی میں ملتی ہیں قبل از روانگی خرید لینا اچھا ہے۔

## مطوفان مکہ مکرمہ

بلکہ کی محاذات سے یا یوں کہیے کہ جس جگہ سے آپ نے احرام باندھا ہے اگر صبح کو گذر ہوا ہے تو شام کو اور اگر ظہر و عصر کے درمیان واقع ہوا ہے تو دوسرے دن آپ کا جہاز بخیریت تمام انشاء اللہ بندرہ میں داخل ہو گا یہاں آپ کو یہ امر تجویز طلب پیش آویگا کہ مکہ مکرمہ میں آپ کا مطوف کون ہے یا کون ہو گا۔

مطوف وہ جماعت باشندگان مکہ مکرمہ سے ہے کہ حجاج کو جدہ سے اگر خود لیجاتے ہیں یا اپنا آدمی بھیج دیتے ہیں اور اکثر مطوفوں نے جتنکے پاس زیادہ حجاج لاتے ہیں سکنان جدہ کو خدمت جملج کی واسطے اپنا وکیل مقرر کر رکھا ہے لہذا وہ خود یا اس کے ملازم یا وکیل حجاج کے قیام جدہ و روانگی مکہ مکرمہ وغیرہ میں مدد دیتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں مطوف بنات خاص یا اس کے رشتہ دار یا ملازم طواف وغیرہ دارکان حج ادا کرتے ہیں مقامات زیارت پر لیجاتے ہیں عربک ہمہ احوال سے آگاہی دیتے ہیں مکان کرایہ دانا تو کر لی حاجت ہو تو حسب لیاقت و ضرورت آدمی ہم ہونچا دینا اور جملہ ضروریات فراہم و مہیا کرنا گویا انکی خدمت ہے۔ حجاج حسب توفیق انکی خدمت و محنت پر نظر کر کے زر نقد سے معاوضہ محنت کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہی معاش و آمدنی ہے اور حجاج بھی جہاں تک ازراہ سی چشمی انکو زر نقد و پارچہ وغیرہ سے مدد دین داخل ثواب ہے۔



ہندیوں کے مطوف بھی اکثر ہندی ہی ہیں اور غالباً اہل عرب چند ہی ہونگے  
لیکن سب ہندی زبان بولتے ہیں۔

ہندوستان میں بکثرت ایسے خاندان ہیں جنکا مطوف مکہ مکرمہ میں مقرر ہے  
مثلاً کسی خاندان کا ایک آدمی سیوت میں حج کو آیا اور اسے خود یا کسی سفار  
سے ایک آدمی کو اپنا مطوف قرار دیا بعد ازاں گویا وہ مطوف اس خاندان کا ہو گیا  
اسی لیے ہم خیال کرتے ہیں بہت آدمی ایسے نکلیں گے جو اپنے مطوف کو بدل بیچنے  
مکہ مکرمہ کے جانتے ہوں گے۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ پُرانے حاجیوں کے مطوف کے حال و اوصاف سے جبکو  
وہ جانتے ہیں اپنے رفقاء یا اہل شہر کو جبکہ وہ حج کا ارادہ کریں مطلع کر سکتے ہیں اور  
حاجیوں کو اختیار ہے کہ عرب میں پہونچکر اسی آدمی کو جسکی تعریف وہ اپنے دوست  
اور پُرانے حاجی سے سُن چکے ہیں مقرر کر لیں۔

قدیم الایام سے حسب مشورۃ باہمی اور منظور سی حضرت شریف صاحب مطوفوں کے  
درمیان میں یہ بھی فیصلہ ہو گیا تھا کہ جس مقام کے حاجی جس مطوف کے پاس بکثرت آتے  
تھے اس شہر کے تمام حاجی وہی مطوف لے لینے کا مجاز تھا اور اسکی صراحت کے  
واسطے ہر مطوف کو ایک ایک سند دیدی گئی تھی تاکہ اسکی تہیز ہو جاوے اور آئندہ  
کوئی مناقشہ پیدا نہو۔ یہ انتظام عرصہ دراز سے جاری تھا لیکن مشیر اس سند و دست  
حاجی و مطوف دونوں چنداں خوش تھے بار بار ایسا ہوا کہ ایک شخص کسی مطوف کے  
پاس جانا چاہتا ہے جسکو وہ اول سے جانتا ہے یا جسکی نسبت وقت رسوائگی اس کے  
کسی دوست نے سفارش کی ہے لیکن عرب میں پہونچکر یہ وجہ اس سم کے جو یہاں  
جاسی تھی اپنی خواہش کے موافق مطوف کے پاس نہیں جاسکتا تھا بلکہ فہرست کے  
حساب سے جس مطوف کے پاس بلحاظ سکونت اسکو جانا چاہیے مجبوراً جانا پڑتا تھا۔  
یہ معاملہ چند سال سے طرہ رنگ بدلتا رہا تا آخر دو سال سے ہمارے انصاف طبع  
اور آزادی پسند شریف صاحب نے مکہ مکرمہ کا سفر فرمایا کہ ہر حاجی کو اختیار ہے

جسکو وہ خود جانتا ہو یا جسکو پسند کرے اپنا مطوف مقرر کرے۔

باوجودیکہ حضرت شریف صاحب نے حاجون کو آزادی دیدی ہے تاہم بعض وقت مطوف کسی لڑکھالی کو دیکھ کر بلا اسکی ضمانتی کے اپنے قبضے میں لائیکلی خواہش کرتے ہیں لیکن اگر حاجی کو اس مطوف کے پاس جانا منظور نہ ہو اور حاجی بھی اپنی ضد پر مضبوط ہو جاوے تو مطوف صاحب کو خاموش ہونا پڑے گا۔

ناداقت یا سادہ مزاج حاجی کو مطوف یہ دھمکی یاد دیا کرتے ہیں کہ وہ اسکو طواف نکراوینگے پس اگر حاجی میں قوت اور عقل ہے تو اونکو روک سکتا ہے اور صاف جواب دے سکتا ہے کہ وہ خود طواف کرے گا۔

طواف کی عاین ناظرین اس کتاب کے دوسرے حصے میں باونگے انبیر علیہ چھپتی ہوئی رہی و مکر مہ میں ہر کتب فروش کے پاس ملتی ہیں پس ہر آدمی جو پڑھنا جانتا ہے خانہ کعبہ کے گرد سات بار پھر کر اون عاون کو پڑھ سکتا ہے اور اگر دعا پڑھنے میں شواہی ہو تو صریح تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہوئے سات پھیرے کر لینا کافی ہے اسبطحہ سی صفا و مردہ بھی پوری ہو سکتی ہے۔

## جدہ میں جہاز سے اترنا

جدہ کنارے سمندر پر آباد ہے اس کے مکانات جہاز سے بہت خوبصورت نظر آتے ہیں اور مسافر و نکو یکا یک در سے دیکھنے میں ایک شہر پر رونق معلوم ہوتا ہے۔  
جدہ کا بندر سیدھا اور صاف نہیں ہے کشتی بڑی کچھ مچ اور محنت سے اس مقام تک پہنچتی ہے جہاں جہاز نکلر انداز ہوتے ہیں۔

لب ساحل قرظینہ آفس اور ترکی پاسپورٹ کا دفتر ہے اہل قرظینہ و قنا فوراً درہن سے جہاز و نکلی آمد دیکھتے رہتے ہیں جب کوئی جہاز آتا نظر آتا ہے فوراً زرد بھریہ چڑھا دیتے ہیں جس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی مسافر ماحصول اجازت پہنچے نہ آئے پادے۔ بلا اجازت ان سیکٹر قرظینہ مسافر اترنے نہیں پاتے اور ملحق کشتیان جہاز تک نہیں لیجا سکتے۔

بحوث جہاز نگرانہ ہوا فوراً کپتان کو کنارے پر اگر جہاز و مسافر و نکاحا  
انسپکٹر قریظینہ سے کہنا ہو گا اور انسپکٹر استفسار و تحقیقات حالات کے بعد  
مسافروں کو نیچے آنیکی اجازت دیتا ہے لیکن کامران سے چلکر اگر پھر کوئی حادثہ پیش آیا  
ہے یا مرض و بانی شروع ہو گیا ہے تو ممکن ہے کہ دوبارہ جہاز و مسافر قریظینہ میں  
رکھے جاویں لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے جو جہاز کامران میں دس-دس فرسہ چلتا ہے  
وہ اکثر پاک و صاف ہی پہنچتا ہے۔

گاہ گاہ انسپکٹر خود جاتا ہے اور اپنی کشتی کو جہاز کے قریب ٹھہرا کر بلند  
استفسار حال جیسا مناسب وقت ہوتا ہے حکم دیتا ہے۔

سال گذشتہ سے جہدہ میں ایک نہایت تکلیف دہ قاعدہ قریظینہ کا جاری ہوا ہے یعنی ہر جہاز  
جو کامران سے واپس پہنچتا ہے باوجودیکہ وہ سین کوئی مرض یا خرابی نہ ہو جہاز و مسافر و نوں کو ۲۴ گھنٹے  
قریظینہ میں رہنا ہوتا ہے۔ انسپکٹر کا حکم پاتے ہی کشتی اسے فوراً جہاز پر آتے ہیں اور نہایت  
بے ترتیبی سے جلد جلد اسباب مسافروں کو لیکر قریظینہ کے جزیرے میں لجا جاتے ہیں وہاں  
جا کر اسباب بدستور کشتیوں میں لدا رکھتے ہیں اور مسافر مکانوں میں چلے جاتے ہیں اور ۲۴ گھنٹے  
کے بعد کنارے پر لاتے ہیں۔ فرض کیجئے اگر جہاز دو پہر کو پہنچا ہے تو کشتی میں بیٹھ کر دھوپ  
میں جزیرے تک جانا ہو گا کھانے پینے کی جدا تکلیف ہو گی اور دوسرے دن پھر دھوپ پی  
میں واپس آنا ہو گا پھر احرام کی حالت تمام بدن دھوپ چلتا ہے۔ اس نئے حکم کی موافقی  
کی بابت کوشش ہو رہی ہے۔

کشتیان جو ناگیاہ فام غلام ہیں اور بعض عرب بھی ہیں زبان انکی عربی ہے۔

حجاج کو لازم ہے کہ ملا حون کی جلدی کا خیال کریں بلکہ اپنے اطمینان کے  
موافق جس کشتی میں اونکے ہی ہمجنس سوار ہوتے ہوں خود بھی بیٹھ لیں۔ اکثر  
مسافر علحدہ کشتی پینے کی خواہش کیا کرتے ہیں لیکن یہ آمد و جہدہ میں پوری  
نہیں ہو سکتی بیان کی کشتیان بڑی ہیں جنہیں چالیس پچاس آدمی بیٹھ سکتے  
ہیں لہذا کشتی ملا دس پانچ آدمیوں کو پوری کشتی نہیں دیکتا لیکن اگر

کوئی صاحب اپنے کسی دست اہل جہدہ کو پہلے سے اطلاع دیدین اور وہ اونکے دست مخصوص کشتی کا انتظام کر دے تو ممکن ہے۔

جہاز سے فی مسافر مع اسباب کشتی میں بٹھا کر کنارے تک لانے کا مرکز ترک سے پانچ قرش (اٹھ آنے سے کچھ کم) مقرر ہے لیکن عموماً مالچ اٹھ آنے لیتے ہیں اور مسافر بھی غیر ولایت کے حساب سے ناواقف ہونی کی وجہ سے ادھار و پیہ ہی دیدیتے ہیں۔

اگر جہدہ میں نئے قاعدے کے بموجب مسافر قرظینہ میں جاوین گے تو فی آدمی ڈیڑھ روپیہ دینا ہوگا۔

مسافر مع اسباب سے غالباً اصلی غرض یہ ہوگی کہ ایک آدمی کا ضروری سامان سفر ہو لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں حجاج بہت زیادہ اسباب لاتے ہیں جسکے اوتارنے میں بلاشبہ مالچ کو تکلیف ہوگی اسلیے بیشتر جن آدمیوں کے پاس اسباب زیادہ ہوتا ہے ملح اسکی اجرت علیحدہ لیتا ہے۔

قرظینہ پلیٹ فارم پر سب مسافر زن و مرد کشتی سے اتر آتے ہیں اور اونکا اسباب اوسط طرح کشتی میں بٹھا رہتا ہے اور مالچ دوسرے جانب جہان اسباب اوتاراجاتا ہے کشتی کو لیجاتا ہے لہذا جسوقت آپ پلیٹ فارم پر آجاوین تو نقد وغیرہ اگر کسی محفوظ صندوق میں نہو یا اور کوئی چیز جسکی دست بڑکا خیال ہو اور بلا تکلف ہاتھ سے اٹھا سکتے ہوں تو اسکو ساتھ لے لینا مناسب ہے کیونکہ کبھی کبھی ایسی چوٹی چیزیں کم یا دوسرے مسافروں کے اسباب میں بلکہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ حتی المقدور کشتی بان باوجود سیاہ روئی چور نہیں ہیں لیکن قیمتی چیز کا بے احتیاطی سے چھوڑنا بھی خلاف مصلحت ہے۔

قرظینہ پلیٹ فارم پر آنے سے پہلے یہ بھی التزام ضرور ہے کہ پاسپورٹ انگریزی جواب نے اپنے قلع یا بیٹی سے حاصل کیا ہے وہ ساتھ ہو جب ہی آپ پلیٹ فارم پر قدم رکھیں گے کونسلر انگریزی کا سپاہی پاسپورٹ طلب کیا

اور اوسکا ہر ایک پرت خود نکال لیگا دوسرا ورق آپ کو واپس دیدے گا۔ پاسپورٹ  
گو یا اس بات کی علامت ہے کہ آپ نے عایاے انگریزی بین اور کوئی ضرورت ہو تو  
کو نسل انگریز سے اوسکے ذریعہ سے مدد مل سکتی ہے۔

پاسپورٹ لینے کے بعد آپ کو ایک کمرے کی کھڑکی بتائی جائیگی کہ وہاں بیٹے  
اور ایک روپیہ سات آنے میں داخلہ یافتہ قریطینہ ادا کر کے ایک سید بیجیے۔ اس سید  
لینے کے بعد ایک دروازے کی طرف اشارہ ہوگا جہاں پانچ چھڑکی سپاہی بیٹھے ہوں  
اور جسکیا پڑھ سید ہوگی اوس سید کا گوشہ چاک کر کے دروازے کے باہر نکالینگے یہاں سے نکلنے میں  
احتیاط لازم ہے کہ سب ہمراہی نمرود بچے وغیرہ ایک دفع ایک ساتھ ہی نکل جائیں اور اول چہی باب  
کر کے سب کے واسطے رسیدین کے لیجا دین جون ہی کہ آپ اس دروازے کی دہلیز پر جسکا آگیا  
بیان ہوا ہے (قدم رکھیں گے کہ آپ کو دروازے سے لیکر قریب پانچ چھڑکی دو طرفہ کرسیوں پر  
اوسی بیٹھے ہوئے ملین گے اور ابھی آپ نے وہ فون قدم خوب جاکر زمین پر نہیں رکھے ہیں  
کہ ایک آدمی معقول صورت خوش لباس عامہ عربی سر پر رکھے ہوئے آپ سے سوال کریگا  
کہ آپ کا مطوف کون درمکن کہاں ہے اس سوال کا جواب آپ دیں گے جو  
ہم نے پہلے بیان کیا ہے یعنی مطوف کا نام بتائیگا جو قبل از روانگی مقرر کر لیا ہے  
یا جو آپ کا خاندانی سالہا سال سے چلا آتا ہے۔ اگر کوئی مطوف مقرر نہیں ہے اولاً  
کیونکہ نام بھی نہیں بتاتے تو ضلع و سکونت کی تیز پر جو شخص آپ کا مطوف ہو سکتا ہے  
کیا جاوے گا۔ سوال کنندہ اس جماعت موجودہ کا شیخ یا سردار ہے اور اس شخص کے  
بعد آپ کو اوس مطوف یا اوسکے وکیل کے جو حاضر ہو حالہ کریگا۔ اس وقت سے اس آدمی  
پر لازم ہوگا کہ آپ کی ہر طرح خبر گیری کرے اور جملہ ضروری مدد دے۔

یہ جگہ جہاں آپ کے مطوف کی تشخیص ہوتی ہے ایک چھوٹا سا میدان ہے  
جسکے چار طرف کھڑکیا جگہ لگا ہے اور اوپر دھوپ کی حفاظت کے واسطے تختے  
سے پٹا دیا ہے ایک طرف تو ایک تختے کی کوٹھڑی بنی ہے اور اوس میں ایک قتل نمبر  
کچھ کتابیں اور صندوق ہے بیٹھا ہے۔ یہاں آپ کوئی آدمی چوہہ آنے پاسپورٹ

شرکی کے بابت دینا ہونگے۔ عورتیں جنکے شوہر ساتھ ہوں اس فیس پاسپورٹ سے  
 بری ہیں۔ جب یہ فیس بھی آپ دیکچکے تو ایک دروازے سے جو اس کو ٹھہری کے  
 متصل ہے اور جس پر ایک پرانہ سال مگر غضبناک صورت کا ایک سپاہی کھڑا ہے  
 باہر نکال دیا جاوے گا۔

جو لوگ یہ قریظینہ و پاسپورٹ کی فیس ادا نہیں کرتے ان کو کچھ عرصے روک لیا  
 جاتا ہے اور جب ادا کر لیا جاتا ہے تو سب کے بعد مسالین میں شمار کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔  
 قریظینہ و پاسپورٹ کی کشاکش اور مطوفین کے سوال و جواب کے بعد آپ اپنے  
 آپ کو ایک کھلے ہوئے میدان میں لب ساحل دینگے کہ کشتیاں آپ کا اسباب بھر  
 ہوئے کنارے پر لگی ہیں اور مسافر جو پہنچتے جاتے ہیں ان کا اسباب مزدور زمین پر  
 لاکر بے ترتیب ڈال رہے ہیں اور غریب مسافر خود بھی کشتی سے لاکر جمع کر رہے ہیں جو  
 اس وقت ایک طوفان بے تیزی ہوتا ہے اور اسباب نکل رہا ہے اور دھرم اسی طرح  
 فکر ہے ایک طرف ملاح و حامل شہر و غل میں مصروف ہیں دوسری طرف عرب لڑکے  
 شربت وغیرہ بیچتے پھرتے ہیں غرض اسباب کی حفاظت اور اس کا ایک جگہ جمع کرنا  
 اور نگاہ رکھنا ضرور ہے۔ مطوف کا آدمی اکثر اپنے اپنے مسافروں کے ساتھ رہتا  
 ہے اور ان کو ہر بات میں مدد دیتا ہے۔

یہ جگہ جہاں آپ کا اسباب کنارہ سمندر پر رکھا جا رہا ہے داخل شہر نہیں ہے  
 بلکہ دروازہ شہر اور کنارہ سمندر کے درمیان میں ایک میدان واقع ہو گیا ہے اسی میدان  
 میں ایک قہوہ خانہ بھی ہے جہاں بے ڈھنگی جا رہا لیان بھی ہیں اور عرب بیٹھے قہوہ  
 دیا کرتے ہیں۔ یہیں اور ب قہوہ خانوں میں ہر ایک بیٹھ سکتا ہے۔ ایک  
 مسجد بھی اسی قہوہ خانہ کے قریب ہے جس کو سال گذشتہ میں اہل ہند مقیمان جذبہ نئے  
 محنت کر کے قابل اداے نماز کر دیا ہے اور نہر کا بیج بھی اسکے پاس ہے جو ایک  
 برج نما شکل خوبصورتی سے تعمیر کیا ہے اسکے بعد دروازہ شہر ہے۔  
 کنارہ سمندر سے سب اسباب و ٹھاکر یا حاملوں سے اٹھوا کر اول کسٹم

ہوں میں لیجانا ہو گا کہ قابل حصول اشیاء پر کسٹم یا چنگی دی جاوے۔ حاجیوں کے اسباب پر مال تجارتی کی نسبت نصف محصول لیا جاتا ہے۔ اہلیان کسٹم نہایت جلد عیب سے عنوانی سے صندوق و بیگ کھول کر دیکھتے ہیں اور چونکہ انہوہ کثیر کو جلد کم کر دینا ہوتا ہے اس لیے اتنی مہلت ملنا کہ کھلے ہوئے اسباب کو دوبارہ دیکھنا سے باز نہ آجاوے مشکل ہے لہذا اسی حالت میں کچھ کھلا کچھ بند حال اٹھا کر کسٹم کے باہر ایک فراخ شرک چربان کچھ دکانیں اور چڑاسا بازار بنائے جا کر ڈال دیتے ہیں۔ قابل حصول اشیاء پر قانون ترک محصول لیا جاتا ہے لیکن آپ کو یہ تحقیق ہو نا کہ کس اسباب پر کس قدر محصول لیا گیا بہت دشوار ہے کیونکہ جلدی اور ناواقفیت زبان اس تحقیق کی مانع ہے۔ مطوف اس کام میں ہر دو دیتے ہیں اور وہ ہی محصول وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض مطوفوں کے نوکر اس واسطے محصول میں کچھ غبن بھی کر جاتے ہیں۔ گاہ گاہ کسٹم کے چہرے وغیرہ کو کچھ دیکر بھی لوگ اپنا کام کمال لیتے ہیں اور ایک برائے نام دیکھ بھال ہو کر اسباب چھوڑ دیا جاتا ہے۔

خشک نمک و کوناس و چرٹ کا لانا ممنوع ہے ان چیزوں کو فوراً پکڑ لیتے ہیں اور ان پر اس قدر زیادہ مقدار محصول مقرر ہے کہ اس کی اصل قیمت سے بھی بڑھ جاتا ہے لہذا احتی المقدور حجاج کو ان چیزوں کا نہ لانا ہی چاہا ہے۔ حق میں پہنے کی بنی ہوئی نمکوں کی ممانعت نہیں ہے۔ ہتھیار و ن ہنری مارٹنی ہندوق لائیکل اجازت میں ہے اگر کوئی لانا بھی ہے تو وہ اس کی واپسی تک کسٹم میں بطور امانت رکھی رہتی ہے۔ مطبوعہ کتابیں ہر زبان و ہر فن کی ممنوع ہیں اور کچھ واسطے خاص اجازت ملالی کہ کی دیکر رہتی ہے یہاں تک کہ قرآن شریف بھی بہ تعداد کثیر بطور تجارت نہیں لانے دیتے ایک دو کتاب کی کچھ روک ٹوک نہیں ہے۔

عورتوں کے واسطے ضرور ہے کہ جب ہمارے اوتربین تو اپنا زیور اپنے پاس برقع کے نیچے ساتھ رکھیں اور جہاں تک پہننا ممکن ہو بہن لین کیونکہ اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ عورتیں سب زیور کو اکٹھا کر کے کسی صندوق میں رکھ دیتی ہیں اور کسٹم واسطے اس کو ایک رقم خیال کر کے قابل حصول سمجھ لیتے ہیں۔ نقد پوچھو



چاہے کسی قدر ساتھ ہو کوئی محصول نہیں ہے۔

اسباب کی ضروری کنارہ دریا سے کٹم میں ملاحظہ کرا کے تاہم محل قیام نہ بنایا  
فی کس و گٹھری کلان چار قرش مقرر ہے مگر مطوف اپنے اپنے اپنے حاجیوں کا اسباب کفایت  
پہنچ جائے گا بندوبست کر دیتے ہیں اور حال بھی انھیں سے راضی ہوتے ہیں۔

## قیام جددہ

جددہ میں ترتیب اسباب و رفع ترکان و دیگر سامان ضروری کی غرض سے  
بعد اختتام سفر و یا بی دو چار روز ضرور قیام کیا جاتا ہے۔ یہاں قیام کی واسطے سرکار  
یا ہوٹل یا مسافر خانہ نہیں ہے بلکہ وکلاء مطوفین مکہ مکرمہ نے جو جددہ میں رہتے ہیں ان  
جگہ کا سیکر حال اہم آئندہ لکھیں گے اس کام کی واسطے مکانات مقرر کر رکھے ہیں ہر  
وکیل یا جنٹ اپنے مطوف کے حاجیوں کو اپنے مکان میں لیجاتا ہے اور حسبِ خواہ  
و ضرورت جگہ دیتا ہے ایک کمرے میں اگر چند آدمی رہیں تو فی کس ڈھائی قرش و میہ  
اس قیام کی بابت دینا ہوتا ہے اور اگر علیحدہ فرہار کمرہ جس میں سب ضروریات بھی  
میاہوں رکاز ہو تو اس کے واسطے وہ بلا شک یا دہ کا مستحق ہوگا۔ پلنگ پر سونے کا عربین  
عموماً رواج نہیں ہے لہذا یہاں آپ کو پلنگ نہ ملے گا مگر جس کے مکان میں آپ فروکش ہیں وہ  
حسبِ خواہش آپ کے پلنگ میا کر سکتا ہے اس سلسلے میں یہ بات ضرور قابلِ لحاظ ہے کہ کنارے  
سمندر سے جہاں اسباب کٹم میں جانا شروع ہو تو مستورات کو اگر آپ کے ساتھ ہیں انہی جگہ قیام پنے  
اوس مکان میں جہاں آپ کے مطوف کے وکیل نے آپ کو ٹھہرانا مقرر کیا ہے بھیج دیجئے تاکہ جیکٹ آپ  
کٹم سے فارغ ہوں عورات حیران نہ رہیں اور دھوپ میں کھڑے رہنے کی تکلیف نہ اٹھادیں۔  
یہاں گاڈی پاکی کوئی سواری نہیں ہے پس عورت مرد سب کو پیادہ چلنا ہوگا۔

بالفصل جو سالہا سال سے جددہ میں ہندی حجاج کے ٹھہرانے اور ان کی ضرورت  
بحمِ پہنچانے اور مکہ مکرمہ کو روانہ کرنے کا انتظام کر رہے ہیں وہ مفصل ذیل  
جائے گا۔

۱ شیخ عبدالرحیم بخش - قدیم باشندہ اگرہ۔

۲ عبدالقادر بخش " " "

۳ احمد بیونی ساکن جدہ

۴ محمد علی ساکن بنگالہ

نمبر اول حسب منظوری حضرت شریف مکہ مکرمہ و کانسل انگریزی مقیم جدہ ابن شیخ بیمنہ سردار ہیں اگر ان سے کوئی بے عنوانی یا غلطی ہو تو یہ ادسکی اصلاح کرتے ہیں۔  
علاوہ ان چار کے اور بھی دو تین آدمی ہیں لیکن وہ مخصوص کسی فرقے کیوں  
ہیں اور نہ اونکو کوئی شہرت حاصل ہے۔

عموماً ہندو دیبگالیوں کو یہی چار آدمی اپنے مکانون پر پھراتے ہیں اور  
ہندوستان کی روانگی کے وقت کرایہ جہاز بھی بیشتر انھیں کی معرفت ہوتا ہے  
لیکن انکا معاملہ بیسی کے دلالوں سے بہر نفع اعلیٰ درجے کا ہے۔  
جدہ میں مثل بیسی کے جہاز کے دلالوں کے واسطے کوئی قانون نہیں ہے۔

## حالات جدہ

جدہ شہر قی کنارہ بحر احمر پر آباد ہے آبادی اسکی تیس ہزار نفوس سے  
زیادہ نہیں ہے لیکن مکان خوبصورت ہیں ہر قوم کے آدمی سوائے ہندو یہاں نہیں  
ہیں اور تجارت کرتے ہیں جلج کے نزول اور عرب کا تجارتی بند رہو جانیکے سبب  
ایک رونق ہو گئی ہے شرک وغیرہ کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے اکثر گلیاں تنگ اور  
ناصاف رہتی ہیں۔ بازار قریب ایک میل لمبائی میں دو طرفہ واقع ہے تمام دنیا  
کی چیزیں لمبائی ہیں مگر انہ صرگران۔ ایک انگریزی دواخانہ بھی ہے جس میں ضروری  
درواچی دواؤں کی بیکہ قیمت دینا ہوتی ہے۔

ترکی گورنٹ کا ایک افسر مثل حاکم ضلع کے یہاں رہتا ہے اور اب  
دو سال سے پولیس کا بھی انتظام ہوا ہے۔ شہر کے دروازوں اور دیگر مقامات پر

حسب موقع سپاہیوں کی چوکیاں ہیں۔  
قابل دید و یادگار سوائے مزار حضرت حاکم اور کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت حاکم  
مزار شہر سے باہر ہے۔ شہر کے اندر تین مزار بزرگوں کے مشہور ہیں۔

اول سید علوی۔ دوم ابوسریر۔ سوم حضرت عقیل۔  
غیر مالک کے کانسلیٹ یعنی سفیر بھی یہاں رہتے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی عیال کی  
آرام دہی اور تدبیر و رفع تکالیف کی کوشش کرتے ہیں اور انکو ہر طرح مدد دیتے ہیں۔  
برٹش کونسل کا بہ نسبت دوسروں کے زیادہ اثر ہے اور انکی سی عیال  
بکثرت یہاں آباد اور تجارت کرتی ہے۔ برٹش کی طرف سے ایک کانسلیٹ دوسرا انکی کانسلیٹ  
رہتا ہے۔ وائس کانسلیٹ کئی برس سے جناب خان بہادر ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب  
ہیں جنکی خاص توجہ راحت حجاج کے واسطے مبذول ہے اور ہمیشہ آسائش و آرام  
ہندوستانی حجاج کے واسطے بہت تدبیر فرماتے ہیں اور داکٹر کی گورنمنٹ سے  
اسکی اصلاح میں مراسلت جاری رکھتے ہیں چنانچہ جب سے حضرت خان بہادر یہاں  
آئے ہیں اکثر بے عنوانیوں کا قیام واقع ہوا جو گیا ہے اور وقتاً فوقتاً جوابات  
راحت حجاج کے واسطے مناسب معلوم ہوتی ہے جناب صوفی اسکے اجراء میں  
بہل و جان کوشش کرتے ہیں۔ حضرت خان بہادر علاوہ کاروبار کونسلات کے ہر روز  
صبح تین گھنٹے شفا خانے میں فریڈرک ہوکر مریضوں کا ملاحظہ فرماتے ہیں اور مخصوص  
حجاج مریضوں پر بہت ہی عاطفت کرتے ہیں علاوہ حجاج کے صنداعرب بھی  
حضرت کے دست مبارک سے شفا پاتے ہیں۔

ہمارے ہندی جو وطن اگر کسی بات کی تکلیف پاوین یا انکو اپنے مطوف یا کیل  
مطوف کی یا جس قسم کی شکایت ہو فوراً حضرت خان بہادر سے عرض کرنا نہایت ضرور  
ہے اور ناہنگام قیام عرب سببات کا لحاظ رہے کہ جب کوئی بات پیش آوے جس میں  
حاکم کی اعانت کی حاجت ہو تو بلا توقف کونسلات انگریزی کو اطلاع دینا چاہیے۔  
جدہ بلکہ تمام عرب میں ساری دنیا کے مختلف سکے ملائی و تقری چلتے

ہیں اور یہاں کے باشندے اور حکومت جلد سمجھ لیتے ہیں۔ عموماً یہاں کے نفرتی سانچے سکے  
میں روپیہ ہندی۔ ریال فرانسادی۔ ریال جادی۔ اور ریال مجیدی استنبولی ہیں۔  
سکون کی تقسیم جیسی کہ ہندوستان میں آئون پر ہے یہاں قرشوں پر کی گئی ہے۔

نفرتی سکے فی الحال حسب ذیل قرش پر چلتے ہیں اور ان میں اکثر کی و  
میشی ہوتی رہتی ہے۔ روپیہ ہندی۔ ریال فرانسادی۔ ریال جادی یعنی ٹوچ۔ مجیدی استنبولی۔

۱۳ قرش ۲۰ قرش ۳۱ قرش ۴۲ قرش  
ہندوستان میں کو کیا یا سکون کے سمجھنے میں تکلیف ہوتی ہے لیکن  
ذرا غور کرنے سے جلد شناخت ہو جاتی ہے۔ روپیہ و مجیدی کا ہر حصہ یعنی آدھا پاؤ  
اٹھواں حصہ ملتا ہے اور سانچے بھی ہے دوسرے سکون کا نہیں ہے۔ تجارتی بیج و شرع ریال کے  
نام سے ہوتی ہے اور ایسی صورت میں ریال کے ۲۸ قرش فرض کیے جاتے ہیں۔

اوزان کا بھی یہی حال ہے یہاں کے وزن ہندوستان کے بالکل خلاف ہیں  
چھوٹی اور روز مرہ کی چیزیں گوشت ترکاری چار شرکرمی تیل میوہ وغیرہ رطل کی سٹاک  
سے بکتا ہے رطل ۴۴ روپیہ بھر ہوتا ہے اور اس سے حسب ذیل وزن بنائیے گئے ہیں۔

۴۴ روپیہ = ایک رطل۔

۱۱۰ روپیہ = ایک لودہ۔

۱۰۰ رطل = ایک قنطار۔

غلہ ناپ پر فروخت ہوتا ہے ایک لکڑی کا پیمانہ جو ہندوستانی سیر سے قریب  
تین سیر ہوتا ہے کیلکہ کہلاتا ہے تمام اقسام اناج سے ناپ کر بیچتے ہیں۔

## جدہ سے روانگی مکہ مکرمہ

جدہ میں ترتیباً سب ابانتظام قیام و رفع مکان کے بعد اوسیدن یا دوسرے  
روز پہلا کام آپکو یہ کرنا چاہیے کہ سفر مکہ مکرمہ کی ضروریات بہم پہنچائیے۔  
ضروریات سفر میں مقدم چیز شفت ہے اوساوسکی خریداری میں اس کا

لما ضرور ہے کہ مضبوط و عمدہ اور نیا ہو۔ جدہ سے مکہ مکرمہ جانے کو دو سو سال ہیں  
اول شتر دوم گدھا۔ شتر دورات میں یہ مسافت طے کرتا ہے اور گدھا غریب کو  
جدہ سے چل کر دوسری جگہ کو مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے۔ حاجی عموماً اونٹ ہی پر جا  
ہیں اور اونکو گدھے پر آرام بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ گدھے پر بیان کے طریقے کی  
موافقت جتنک گدھا و بچھونا نہ لگا ہوا اور خربجی اسباب سے بھری ہوئی نہ کسی ہوساؤزائے  
نہیں پاسکتا اور یہ سامان ہندی حاجیوں کے پاس نہیں ہوتا۔

گدھے کا کرایہ جدہ سے مکہ مکرمہ تک دریال سے پانچ دریال تک ہوتا ہے۔  
اونٹ پر سواری کی چار صورتیں ہیں اول تخت روان دوم شغف  
سوم شبری چہارم پشت شتر۔

تخت روان ایک چیز مثل بالکی کے ہے جس میں دو اونٹ لگاتے ہیں ایک  
آگے رہتا ہے دوسرا پیچھے اور تخت گویا دونوں کے بیچ میں ٹٹک جاتا ہے اس میں  
سوئے بیٹھنے کی بہت آسائش ملتی ہے جدہ سے مکہ مکرمہ تک کرایہ تخت شتر ان  
میں قریب چالیس روپیہ کے خرچ ہوتا ہے۔

شغف کا نقشہ ناظرین کے روبرو پیش کرنا آسان نہیں ہے یہ ایک چارپائی  
کی صورت اس طرح سے بناتے ہیں کہ اپنی ٹکیوں پر زمین سے اونچا رہتا ہے اور  
اوسکے اوپر خمدار لکڑیاں لگا کر کبھی کے ٹپ کی طرح اس قابل کر دیتے ہیں کہ اوپر  
کھڑا یا ٹٹ لگانے سے گونہ سایہ ہو جاتا ہے۔ ایک اونٹ پر دو شغف اور  
اور دوسری پہلوئیں باندھ دیتے ہیں اور ان دونوں میں دو آدمی سفر کر سکتے ہیں  
یہ چیز اس قدر وسیع ہوتی ہے کہ آدمی اس میں سو سکتا ہے۔

شغف اچھے برے چند قسم کے بناتے ہیں اور جوڑے کے حساب سے  
ہکتے ہیں اور اس طرح قیمت بھی مختلف ہوتی ہے آٹھ دس ریال والا جوڑہ اس قابل  
ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے سفر و مدینہ منورہ کی آمد و رفت برداشت کر سکتا ہے اور  
اوس میں بیٹنے کا بھی آرام ہوتا ہے کم قیمت والی کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ فراغت و

استراحت سے لیٹا نہیں جاتا اور اس کے ٹوٹ جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔  
شہری محض چھوٹی چارپائی ہے اونٹ پر اول خلیف ہلکا اسباب باندھ کر شہری  
ادھر سے کس دیتے ہیں یا سین و دوا دمی جاتے ہیں لیکن تکلیف کے ساتھ سفر  
ہوتا ہے شہری کی خریداری میں زیادہ فکر کی حاجت نہیں ہے یہ عموماً ایک ہی  
صورت کی ہوتی ہیں صرف لکڑی کو سیدھا اور صاف دیکھ لینا چاہیے۔ شہری  
کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سے دو روپیہ تک ہوتی ہے۔

پشت شتر سے یہ مطلب ہے کہ جس اونٹ پر اسباب لدا ہوا دسپہر بچھوٹا  
بچھا کر جیسا کہ اکثر غریب حاجی کرتے ہیں یہ سفر پورا ہو جاتا ہے۔  
شفت گو جڑہ میں کرایہ پر بھی ملتا ہے لیکن اپنا خریدنا بہتر ہے۔

شفت کی سواری میں سوار ہم وزن ہونا چاہئیں اگر اوزان کا فرق ہو گا تو کیا  
شفت دوسری طرف کو مائل ہو جاوے گا۔ سین بیٹھنے یا لیٹنے سے آرام نہ ملے گا اور  
اوسکے پٹ جانیکا بھی اندیشہ رہے گا۔ اگر وزن کا تھوڑا فرق ہو تو اوسکو بقدر  
کپڑے یا چھوٹا اسباب کھرا کر لے کر لینا چاہیے۔ اگر راستے میں شفت ایک طرف  
جھٹک جاوے تو اونٹ واسے کو آواز دیکر بتا دینا چاہیے تاکہ وہ سٹیان  
اگر ڈھیلی ہو گئی ہیں کھینچ کر درست کر دے۔

شفت کے اونٹ کا کرایہ پانچ چھ روپیہ عموماً ہوتا ہے یعنی فی آٹھ گانے  
روپیہ پڑے گا۔ شہری کے اونٹ کے کرایہ میں کوئی آٹھ گانے کا فرق ہو جاتا ہے۔ پشت  
اونٹ پر جو لوگ جاتے ہیں وہ صرف ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اونٹ والے سے  
کرایہ ٹھہرا لیتے ہیں لیکن وہ جہاز جو مسافر و کھو کیرج سے بہت قریب پہنچتے ہیں اس  
حالت میں کرایہ شتر و قیمت شفت میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

حاجیوں کو لازم ہے کہ شفت معقول و مضبوط خریدیں اور خود معلم کے ہمراہ  
جا کر پسند کر لیں چند قسم کے شفت دیکھنے کے بعد ان کی حقیقت خود معلوم ہو جائیگی  
اور شفت کے ساتھ ہی ایک سیڈی بھی خریدنا چاہیے جسکو اونٹ کی گردن پر لگا کر

اوپر چڑھنا ہوگا۔ سیڈھی کی قیمت عموماً آٹھ آنے ہوتی ہے۔

شغف کے اوپر ایک کپڑا درمی ٹاٹ وغیرہ لگا لینا ضرور ہے تاکہ رات کی شہنم سے نجات ملے اور اگر دینین چلنا ہو تو دھوپ نہ ستا دے علاوہ ازین عورتوں کا پردہ بغیر کپڑا اوپر لگاتے نہیں ہو سکتا۔

شغف کے اوپر لگانے کا کپڑا جیسا کہ ہم نے اوائل کتاب میں بھی بیان کیا ہے تین گز و چار گز ہونا چاہیے درمی اس کام کے واسطے نہایت مناسب ہے ورنہ دوسری جاجم ہو اور سبے ادنیٰ ایک ٹاٹ ہے جو شغف کے پیمانہ کے لائق ہی میں ملتا ہے۔ لہذا کپڑا اونٹ کے جھٹکے کو برداشت نہ کر سکے گا۔ اگر حاجیوں کے ساتھ عورتیں ہیں تو ان کو اپنے وطن سے ہی ایک درمی یا جاجم کا ساتھ لینا بہتر ہے۔ جدہ میں درمی کسل قالین ہر چیز مل جاتی ہے لیکن ہندوستان کی پر نسبت قیمت بہت زیادہ دینا ہوتی ہے۔

سفر کے وقت شغف کے بیرونی کونون پر چٹائی کی زنبیل سی کر اوس میں دوسرا حیان رکھ لینا چاہیے کیونکہ راستے میں ہر جگہ پانی نہیں ملتا ہے زنبیل آدھ قرش کو ملے گی اور صراحی ڈیڑھ قرش سے تین قرش تک کو آتی ہے۔ صراحی کے واسطے اوسکی ڈاٹ بھی ضرور لینا چاہیے جو یہاں لکڑی کی رنگین خوبصورت بنی ہوئی بہت اونچا ملتی ہیں ورنہ بغیر ڈاٹ کے شتر کی رفتار سے پانی گر جا دے گا۔

شغف کے اندرونی طرف میں ٹاٹ کے چھوٹے تھیلے لگا لیتے ہیں تاکہ چھوٹی ضروری چیزیں اور کھانا وغیرہ اوس میں رکھ لیا جاوے۔

جس اونٹ پر محض سباب ہی لاوا جاتا ہے اوسکے کرایہ میں نسبت سوار کی اونٹ کے قریب ایک روپیہ کی کمی ہوتی ہے۔

حاجیوں کے واسطے اونٹ بھم ہونچانا معلم یا اوسکے وکیل کا کام ہے۔ کرایہ ہر خانہ کے واسطے حاجیوں کی آمد کے زمانے میں گورنر ترکی حسب موقع و مناسبت ہر گز مقرر کر دیتا ہے اسلئے کرایہ اونٹ میں کچھ زیادہ دست برد نہیں ہوتی اور کوئی



کرتا بھی ہے تو بہت قلیل جس کا ایسے سفر میں کچھ خیال نہیں ہو سکتا۔

جن حاجیوں کے ساتھ آدمی زیادہ اور اسباب بھی بہت اور بے ترتیب ہوتا ہے،  
اوپر سے گاہ گاہ یہ شکایت سننے میں آئی ہے کہ معلم نے مثلاً اسباب کے واسطے پانچ  
اونٹ تجویز کیے اور اونٹوں پر لاد دیا اور ایک اونٹ کا کرایہ نہیں کر لیا اس لیے حجاج کو اول ہی  
سے اس امر کا لحاظ رکھنا مناسب ہے کہ اونٹوں کا اسباب ترتیب کے ساتھ صندوق  
یا تھیلوں میں بند ہوتا کہ وہ خود بھی سوچ سکیں کہ کتنے اونٹ اوسکے واسطے کافی ہوں گے  
یہ بھی خیال ہے کہ حجاز کا اونٹ زیادہ بوجھ نہیں اٹھاتا ہے اس لیے خواہی نہ خواہی  
معلم سے تکرار بھی لازم نہیں ہے۔

سکرایہ کے غبن یا کسی تکلیف و زحمت کی اگر حاجیوں کو شکایت ہو یا کوئی قرب  
و نقصان اٹھایا ہو تو بلا تکلف انگریزی کا نسل کو اطلاع دینا چاہیے تاکہ فوراً اسکی  
اصلاح اور آئندہ کیواسے تہنید ہو جاوے۔

الغرض جدہ سے روانگی کے وقت ہم نے جتنے عرض خدمت کیا ہے اسکا  
ضروری خیال ہے اسباب سفر یعنی شفت و سیٹھی و صراحی وغیرہ سب درست و مہیا تو  
شفت کی درستی یعنی اوسپر کڑا لگانا مرا حیان رکھنا معلم کے نوکر کر دیتے ہیں اور اسکا  
حق محنت معلم حساب میں لگاتا ہے یا آپ خود بطور انعام دید دیجیے گا۔

امرا یا جنکے ساتھ خور و سالنچے اور عورتوں کا قافلہ زیادہ ہوا اور سفر بھی اندر  
رات میں قطع ہوتا ایک مشعلچی کا ساتھ رکھنا مناسب ہے، جدہ سے ایک آدمی ساتھ  
لیا جاوے جسکی اجرت پانچ چھ روپیہ ہوگی وہ تمام رات مشعل لکیر آپ کے اونٹ  
کے ساتھ چلے گا اور جہان و ترے کی ضرورت ہوگی اوسکی روشنی میں دیکھ بھال کہ آپ  
اپنا کام کر سکیں گے۔ مشعلچی کی اجرت مقرر ہو جاتی ہے اور اوسکو مشعل لکیر و سن  
اہل خرید کر دینا ہوتا ہے مشعل میں کی بنی ہوئی روپیہ سوار روپیہ کو آتی ہے اور اوسمیں  
دو بوتل تیل سماتا ہے جو ایک رات کو کافی ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے

کہ ابرت و شمل و تیل و دیگر بطور شیکہ مقہر کر لی جاوے اس صورت میں آپ کو صرف نقد دینا ہو گا اور شمع وغیرہ وہ خود ہم پہنچائیگا۔

اگر گاہ گاہ جہد و مکہ مکرمہ کا راستہ پر خطر ہوتا ہے تو اگر نری کانسل سے درخواست کرنے پر سرکارِ ترک کے سوار ساتھ ہو سکتے ہیں یہ سوار جہد سے مکہ مکرمہ تک اپنے ساتھ رہیں گے اور ہر طرح حفاظت کریں گے۔ یہ سوار راستے میں جہان جان اور کئی چوکیان میں بدل جاتے ہیں تبدیلی کے وقت رخصت ہونے والوں کو کچھ انعام دینا ہوتا ہے جسکی تعداد فی نفر ایک پیہہ یا ایک ریال ہونی چاہیے۔ جہد سے مکہ مکرمہ تک چھ یا سات چوکیان ہیں لیکن فی زمانہ راستہ بالکل صاف اور بیخطر ہے اور جا بجا چوکیان بھی ہونی ہیں کہ بالکل اندیشہ نہیں رہتا ہے اور جو تھا پڑخون تھے اس وقت میں دمان جدید چوکیان قائم کر دی گئی ہیں۔

جہد سے عموماً ظہر و عصر کے درمیان میں دمانہ ہوتے ہیں لہذا رات کی واسطے کھانا پکا ہوا ہمراہ ہونا اچھا ہے رہتے میں سوائے چائے و کافے کے اور کچھ نہیں لیتا۔ کھانے کی واسطے غالباً تیرہ تیرہ ہوگی کہ خشک کھانا ساتھ ہو اور ہر شہد و شہری میں واپسی سے پہلے رکھ دیا جائے۔ شتر بان اسے میں بلا ضرورت اونٹ نہیں مہرانے میں اسلئے جب جس کی بھوک معلوم ہو اپنا کھانا جو اس کے ساتھ ہے کھا سکے۔

جہد سے پہلے ہوئے دوسرے دن صبح آپ جہد (حاجٹی) پہنچیں گے یہ مقام جہد و مکہ مکرمہ کے نصف استے سے کچھ زیادہ ہے اور چونکہ میان کافے میں ہے اور اونٹ واسطے جو اکثر اس استے میں کام کرتے ہیں اس کے قریب رہتے ہیں اسلئے اس مقام کو منزل قرار دے لیا ہے یہاں چند دوکانیں اور کافی خانے ہیں اور یہ تعداد تیرہ بے ڈھنگی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں لکڑیاں گاڑ کر لکڑی اور پیر گھاس وغیرہ بچھا کر بنا دی ہیں۔ ان جھونپڑیوں میں سوائے دوپٹے ایک بگونا بگونا محفوظ رہنے کے اور کوئی آرام نہیں ہے۔ دن بھر یہاں قیام ہوتا ہے۔ کھانسی جہد سوائے کچھ اور روٹی کے کچھ نہیں ملتی ان تلاش یا کافی واسطے کو کہنے سے

انڈیا اور مرغیان میرا جاتی ہیں۔ جدہ سے چلنے والے مسافر اگر جدہ سے ہی سے گوشت و ترکاری وغیرہ ساتھ لاویں اور یہاں لا کر درست کر لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ چاول کچڑی جو عموماً ہندی حاجیوں کے ساتھ ہوتا ہے کافی ہے۔ اس مقام میں قہوہ خاؤن کے سامنے ایک پختہ مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور اسکے ساتھ دو تین کمرے بھی ہیں مسافر اگر چاہیں تو یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جھونپڑی میں پڑھنے کا کرایہ فی روزی دو قروش گاہ ڈھائی قروش دینا ہوتا ہے اور پانی و کھڑکی جس قدر آپ خرچ کریں مالک قہوہ یا جھونپڑی والے کے ذمہ ہوگا۔ اس منزل میں کوئی بات یا عمارت وغیرہ قابل تذکرہ نہیں ہے۔

جدہ سے قریب مغرب روانہ ہو کر اکثر نصف شب اور کبھی آخر شب تک مکہ مکرمہ داخل ہوتے ہیں یہ منزل بہ نسبت اول کے چھوٹی ہے۔ اس منزل میں جدہ سے چل کر کوئی دو گھنٹے کے بعد وہ جگہ ملتی ہے جہاں سے زمین حرم شروع ہوتی ہے اور اسکی شناخت کیواسطے راستے میں دینارے بنا دیے ہیں۔ ان دیناروں کے بغیر احرام اختیار کیے ایام حج میں کیوں بھی آگے بڑھنا درست نہیں ہے اور یہاں کسی قسم کا شکار جائز ہے۔

شیعہ مذہب براہ راست مکہ مکرمہ کو نہیں جاتے بلکہ وہ لوگ اول سعودیہ جا کر احرام باندھتے ہیں اور وہاں سے مکہ مکرمہ کو جاتے ہیں جدہ سے براہ سعودیہ مکہ مکرمہ پہنچنے کو پانچ دن ضرورت ہے اور اونٹ کا کرایہ گیارہ ریال دینا ہوتا ہے چونکہ سعودیہ کا راستہ جاری نہیں ہے صرف ایام حج میں صاحبان شیعہ ہی جاتے ہیں اسلئے جب تک کہ ایک عت کثیر اسکی طرف عازم نہ ہو ایک دو آدمی نہیں جاسکتا۔ ایرانی شیعہ جب بہ تعداد کثیر جمع ہو جاتے ہیں اور ایک معقول قافلہ بن جاتا ہے تو سفیر دولت ایران اسکا انتظام کر کے روانہ کرا دیتا ہے سرکار ترکی سے کچھ سپاہی وغیرہ بھی بنظر حفاظت ساتھ جاتے ہیں۔ ہندی حضرات شیعہ مذہب کو بھی ایرانی قافلے کے ساتھ راحت ملتی ہے اور وہ خود بھی اکثر جب تک کہ ایرانی

قافلہ تیار ہو جدہ میں منتظر رہتے ہیں۔  
 سعودیہ کی نسبت ہم اس قدر اور تفصیل کرنا مناسب جانتے ہیں کہ یہ وہی  
 مقام ہے جسکی محاذات کے ایک مقام فرض کر کے ہند سے آنے والے  
 سمندر میں احرام باندھ لیتے ہیں اور صاحبان شیعہ غالباً بنظر فرید احتیاط پانچ  
 دن اونٹ کا سفر گوارا کرتے ہیں لیکن ٹھیک اوس مقام پر جا کر حبکو رسول  
 پاک نے مقرر کیا ہے احرام باندھتے ہیں۔

## مکہ مکرمہ میں داخل ہونا

پہلے اس کے کہ حجاج مکہ مکرمہ میں داخل ہوں ہم مختصر حال اس پاک آبادی کا  
 نذر ناظرین کرنا مناسب جانتے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور اسکے نواح و جوانب کے  
 فضائل و تاریخی حالات اگر بیان کریں تو بجائے خود ایک دفتر عظیم ہو گا پس ہم  
 جہاں تک لکھنا منظور ہے حالت موجودہ کا دکھانا مقصود ہے۔

مکہ مکرمہ کی اصلی آبادی پہاڑوں کے بیچ اور شیبہ میں واقع ہے لیکن جیسی کہ  
 مہاجرین کی زیادتی ہوئی اور مکانات کی ضرورت بڑھی لوگ پہاڑوں پر آباد ہونا  
 شروع ہو گئے چنانچہ فی زمانہ غالباً نصف آدمیوں سے زیادہ پہاڑوں پر رہتے  
 ہیں اور روز بروز نئے نئے عالیشان مکان بناتے چلے جاتے ہیں نیز پہاڑوں کے  
 مکانات ہوا کے لحاظ سے بھی بہتر سمجھے گئے ہیں۔

وسط آبادی میں حرم محترم بعمارت وسیع و عالیشان واقع ہے جسکی کل  
 تفصیل ہم پوجہ طوالت کتاب قلم انداز کرتے ہیں۔ حرم کے اویس دروازے  
 ہیں لیکن بعض دروازوں میں کئی کئی درہز کیلئے سبب سے چالیس درہز ہوجاتے ہیں  
 بعض دروازے نہایت بلند و محرابدار و شاندار ہیں۔ حرم کے بیچ میں خانہ کعبہ  
 مکمل مربع کے بنا ہوا ہے اوسطاً اسکا ایک ہی دروازہ ہے جو سطح فرش سے قدآور  
 بلندی پر ہے گواڑوں پر چاندی کے پتھر چڑھے ہیں اور اس پر پیرسی کا پردہ پر

رہتا ہے اور کل خانہ کعبہ بالکل سیاہ غلاف ریشمی سے ڈھکا رہتا ہے یہ غلاف ہر سال نیا تیار ہو کر سلطنت مصر سے آتا ہے۔

خانہ کعبہ کے بیرونی گوشہ شمالی مشرق میں سیاہ پتھر ایک چاندی کے حلقے میں لگا ہوا ہے جس کا نام سنگ سود ہے اور حالت طواف میں اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ خانہ کعبہ کے چار طرف کئی کئی گز تک بطور حلقہ سنگ مرمر کا فرش ہے اور اس گول حلقے کی تمیز یا حد ستون ہائے چوبی سے کی گئی ہے جو مخصوص شب کی روشنی کے واسطے بانڈیاں ویزان کرنے کے لیے نصب ہیں اس حلقے کو جو خانہ کعبہ اور ستون ہائے چوبی کے درمیان میں ہے مطاف کہتے ہیں۔

خانہ کعبہ کے شمالی جانب مطاف کے اندر ہی ایک چھوٹی عمارت بنگلہ نما سیانہ بنی ہوئی ہے وہاں اس کا جیشہ مقفل رہتا ہے لیکن چار طرف کی جالیوں سے کچھ کچھ اندر سے بھی نظر پڑتا ہے اسکے اندر وہ مشہور پتھر رکھا ہوا ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے وقت چڑھ کر کام کرتے تھے۔ بالفعول سب عمارت زبان عام بلقظ مقام ابراہیم ہو گئی ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز اسکے سامان کے نیچے یا اسکے قریب اور اگر ناموجب ثواب عظیم ہے۔ مقام ابراہیم کے قریب چاہے زفرم ہے مگر اس کا دروازہ مطاف میں نہیں ہے۔ حرم کی محرابوں وغیرہ میں جہاں جہاں موقع ہے سفید بانڈیاں ویزان ہیں ات کو تمام حرم میں ایک ہزار سے زیادہ ہر روز بانڈیاں روشن ہوتی ہیں اور ان میں زیئوں کا تیل جلا یا جاتا ہے دوسرے تیل کی مافیت ہے۔

حرم کے ہر دروازے پر ایک دو آدمی دن رات بیٹھے رہتے ہیں اور ان کو الماریاں بکاردوازہ حرم کے باہر دیوار سے لگا کر رکھ لی ہیں حرم کے اندر جانے والو کی جوتیاں ہر آدمی بچھا طے دٹھا کر الماری میں بکھودیتے ہیں اور واپسی کے وقت بلا غلطی ہر ایک کا جوتا دیدیتے ہیں۔ بعض حاجیان آدمیوں کو ہر روز اور بعض بعد از انقاع حج وقت مراجعت نامی خدمت کا لٹا کر کے ایک لمحہ بطور انعام کچھ دیدیا کرتے ہیں۔

حضرت مولانا وسیدنا شریف عون، باشا صاحب تمام ملک حجاز کے مالک  
ہیں اور ہر برتاوہ پر آپ کے زیر حکم ہیں۔ روانگی حجاج بطرف مدینہ منورہ حضرت کے  
ہی حکم سے ہوتی ہے اور اقوام عرب جو گاہ گاہ راستے میں حجاج کو ستا یا کرتے ہیں  
حضرت کے ہی عیب و انتظام سے خاموش رہتے ہیں اور سرکشی و نافرمانی کی قزاقی  
نہ پاتے ہیں۔ جب قافلہ قبل از حج یا بعد از حج مدینہ منورہ جا نیکو تیار ہوتا ہے تو حضرت  
سیدنا اونٹ والوں کے سرداروں کو حاضر حضور کر کے ایک اقرار نامہ حجاج کو بھجواتے  
مدینہ منورہ لیجانے اور واپس لےنے کا لکھوا لیتے ہیں اور ہر ایک سردار کا ایک آدمی  
اوسکے گھاون میں سے بطور ضامن تا وہی قافلہ زیر حراست رکھتے ہیں۔

چونکہ سلطان ترکی خلیفہ المومنین اور خادم حرمین ہیں اس لیے مزید انتظام کی  
فطر سے ترک فوج اور نہ سر بھی تمام حجاز میں حسب موقع رہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سلطنت  
ترکی کی طرف سے جو حاکم رہتا ہے وہ تمام حجاز کا گورنر جنرل ہوتا ہے اور انتظامی  
امورات میں باتفاق حضرت شریف صاحب کامل دخل لکھتا ہے۔ بالفعل گورنر جنرل  
حجاز مالِ جناب دولتو سماعیل حتی باشا ہیں حضرت سلطان العظم کے اعلیٰ افسران مالی  
سے ہیں اور سال گذشتہ میں یہاں امور ہو کر شریف لائے ہیں۔ جدہ طائف و مدینہ  
منورہ میں گورنر نائب گورنر آپ کے ماتحت ہوتے ہیں۔

چونکہ یہ کوا میں سارے میں تاریخی و تفصیلی حالات ملک و مملکت کی بابت  
لکھنا منظور نہیں ہیں اور غالباً حجاج کو بھی ان معاملات سے زیادہ بحث نہیں  
ہوتی۔ فضائل مکہ مکرمہ ہر شخص جانتا ہے کہ کس قدر بسیط ہیں اس لیے مجبوراً مطلب  
اصلی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

جدہ سے آئے والوں کو شہر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے  
اور متبک بالکل قریب آبادی نہ پہنچ جائیں مکانات نظر نہیں آتے اور حرم میں نہ  
حرم کو شہر میں داخل ہونے پر بھی دکھائی نہیں دیتے۔ آبادی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے  
سے پہلے چند جس پوش قومہ خانے ملتے ہیں اور ان کے قریب ایک باغ بھی ہے۔

شاداب تھا مگر فی الحال نہ معلوم کسی بے غوری یا نفلنے کافی مقدار پانی کے ویران کیا ہے۔ ان قومہ خانوں میں آپل پنے معلوم کو پاوین گے جو قافلے کی آمد کی خبر پا کر رات کو یہاں آکر سوتے ہیں یا علی الصبح آجاتے ہیں اونٹوں کی قطار کو دیکھتے ہی اپنے اپنے جوار کو پکارتے ہیں اور اونکو اپنے گھر لجاتے ہیں۔ ان قومہ خانوں سے دس بائچ ہی قدم کے فاصلے پر ایک تبرستان میں ایک گنبد شاندار نظر آتا ہے یہ مزار حضرت شیخ احمد بن حضرت ابراہیم اوہم کا ہے اور یہیں سے گویا آبادی مکہ مکرمہ شروع ہوتی ہے اکثر آدمی اس مزار پر فاتحہ پڑھ کر جاے قیام تک ازراہ ادب خانہ کعبہ پیادہ جاتے ہیں نیز بوجہ محرم اونٹ و شفاوت احتیاطاً بھی پیدل ہی چلنا باعث امن ہے لیکن یہ طلب نہیں ہے کہ عورتیں بھی پیدل ہو جاوین بلکہ مرد و نکا پیدل چلنا اور ستورات کے شفاوت کو ایک دوسرے کے دھکے سے محفوظ رکھنا مناسب ہے۔

قافلے کے پہونچتے وقت معلمین حجاج کو اپنے خاص مکان پر یا جو جگہ اونکے قیام کے واسطے تجویز کی ہو لجاتے ہیں اور سب اب سامان بحفاظت رکھو اگر فوراً حرم شریف کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ اگر آپ رات میں پہونچے ہیں تو نماز صبح بھی جماعت کے ساتھ حرم مبارک میں ادا ہو جاوے اور اس کے بعد طواف سعی سے جوہر محرم کو فہرہ ہے جلد فراغت مل جاوے اگر دن بکھلے قافلہ پہونچا ہے تو ان وقت کے ادائین طیش شمس ستاتی ہے۔

ستورات پردہ نشین کے واسطے بعد مغرب طواف سعی کرنا بہتر ہے۔

طواف سعی کے بعد اگر آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہے تو بال کٹوا کر یا بالکل منڈوا کر اصلی کپڑے پہن سکتے ہیں اور اگر عمرہ و حج میں احرام قرآن اختیار کیا ہے تو بال نہ کٹوائیے گا بلکہ حج کے بعد آپ احرام سے نکلیں گے۔

طواف خانہ کعبہ کے گرد سات دفعہ پھرنے کو کہتے ہیں اور اس پھرنے میں معلم ساتھ ہوتا ہے اور دعا جو اس کے واسطے مقرر ہے پڑھواتا جاتا ہے اسطرح صفاوت مردہ دو مقام حرم محترم سے باہر مگر متصل میں سات دفعہ ایک مقام سے دوسرے



تک جانے کا نام سعی ہے یہ بھی معلم کی ہی وساطت سے ہوتا ہے۔  
 پہلے دن ہر معلم اپنے حجاج کو کھانا دیتا ہے اور بعض تین دن تک بل بردعوت  
 کرتے ہیں تاکہ جب تک حجاج ترتیب اسباب کریں کھانا پکانی کی تکلیف سے بچیں اور  
 حجاج اس مہمان نوازی کا بدل حسب حیثیت زر نقد سے کر دیتے ہیں۔

طواف وسعی کے بعد اگر بطور انعام سیقدر معلم کی نذر کر دیا جاوے تو بہتر ہے  
 کہ اوسکو اپنے پہلے دن کی جفا کشی کا حق بلجاوے اور فقرہ و مساکین کو بھی اس  
 نعمت و رحمت کی خوشی میں جو زیارت کعبہ سے نصیب پائی ہے صدقہ و خیرات دینا  
 نہایت اولیٰ ہے۔ جب یہ امر مرتج ثابت ہے کہ مکہ مکرمہ کا ایک ثواب کھاجر کا تخمین  
 ہے تو خیرات میں جو کچھ خرچ کیا جاوے سراسر نفع ہی ہے۔

حرم میں ہر مطوف نے اپنے بیٹھنے کو ایک جگہ مقرر کر لی ہے کہ وہ مع اپنے  
 حجاج کے وہاں فرش بچھا کر ہر روز بیٹھتے ہیں عموماً وہ جگہ خانہ کعبہ سے متصل ہوتی ہے  
 پس ہر نماز کے وقت آپ اوس فرش پر جا کر بیٹھ سکتے ہیں صبح و مغرب کے وقت معلم بھی  
 ضرور ہوتا ہے اور بعد نماز اپنے حجاج کو طواف کراتا ہے غرض طواف کرنے میں  
 اگر اگر کو مطوف کی ضرورت ہے تو جو وقت آپ مقرر کر دیں گے معلم یا اوسکا آدمی  
 طواف کراوے گا۔ اور اگر آپ خود کرنا چاہیں تو اختیار ہے خود کر سکتے ہیں لیکن  
 معلم یا اوسکے بٹائے ہوئے آدمی کے علاوہ اور آدمی کی وساطت سے کرنا  
 نہ چاہیے اگر آپ کسی غیر آدمی کی وساطت سے طواف کریں گے تو بعد طواف وہ  
 آپ سے زر نقد مانگے گا ممکن ہے کہ اوس وقت آپکی جیب خالی ہو اور پریشانی اوٹھانا  
 پڑے اسلئے اپنے ہی معلم کی وساطت ضرور ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے پہلے ہی دن یا جب آپ کو اطمینان ہو جاوے اگر معلم  
 تجویز کیا ہو مکان پسند خاطر یا لائق آسائش نہیں ہے تو حسب مرضی دوسرا مکان  
 تلاش کر لیجئے معلم آپ کو مختلف مکان میں کھاوے گا اور کرایہ ٹھہرانے میں مدد دیگا۔  
 مکہ مکرمہ میں ہر قسم کا اچھوٹا بڑا جیسا منظور ہو مکان مل سکتا ہے لیکن حرم کے

قریب کا مکان بہر نفع بہتر ہوتا ہے کہ حرم کے آنے جانے اور ہر وقت کی نماز و ہین ادا کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ساکنین مکہ مکرمہ میں مکان کے کرایہ کا دستور ماہواری نہیں ہے بلکہ ہر سال بھر کے کرایہ پر لیا جاتا ہے لیکن اہل مکہ مکرمہ حجاج کو اون کے ایام قیام تک ایک مقدار معین کر کے مکان خالی کر دیتے ہیں جس میں حجاج کو اختیار ہے کہ تا ماہی مدینہ منورہ رہ سکتے ہیں۔ حرم کے قریب ایک ایسا مکان جس میں چار پانچ آدمی معمولی طور سے گذر کر سکین پندرہ بیس یا لکھ لگتا ہے لہذا اگر چند آدمی یکجا ہو کر رہیں تو کفایت ہوتی ہے۔

بعد اطمینان مکان قیام آپ خاطر جمعی سے مکہ مکرمہ میں ہیے اور اس وقت جو مکان کے قیام میں گذرے بہت غنیمت سمجھیے اور جہاں تک ممکن ہے طواف کی کثرت رکھیے کہ طواف کا ثواب بحد و حساب ہے۔

جبکہ مکہ مکرمہ میں ایک ماہ معین تک قیام رہے تو ایک سلیبہ پا جو تاجو نہایت ہلکا ہو خرید لینا چاہیے اور اس کو کمینہ استعمال کیا جاوے بلکہ صرف حرم میں اور طواف کے وقت پہنا جاوے۔ ایسے جوئے اور سلیبہ مکہ مکرمہ میں بہت نازک و ارزان ملتے ہیں۔ پتھر کا فرش جو مطاف میں ہے جبکہ آفتاب سے گرم ہو جاتا ہے ایسے جوئے کو پہننے سے پر کو اذیت نہیں ہوتی۔

## قیام مکہ مکرمہ و زیارات

مکہ مکرمہ میں بازار و باغات و مقام تفریحات مثل ہند کے نہیں ہیں و سب راستے میں نہ گاڑی گھوڑوں کی آمد و رفت جاری ہے اور غالباً ایسی تفریحات فضول سے یہاں مناسبت بھی تھی۔ حرم ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر وراثت آدمی و سبب بیٹھا رہے تو دل نہیں گھبراتا دن بھر یہاں هجوم رہتا ہے اور بعد عصر سے عشاء تک حرم آدمیوں سے بھرا ہوتا ہے لہذا ایسے مجمع کو جہاں علاوہ عبادت کے ہر فرقہ و مختلف نفع کے

اومی کو بوجہ نہ جاننے زبان کے ہر کلامی کا لطف نہ سے سکتے ہوں لیکر ایک ایک مقام پر چہ نہا ہی انسان کے خیالات مجتمع رکھنے کو کافی ہے ہر طور سے زیادہ نضا جو حرم میں ہے وہ کسی جگہ میں نہیں ہو سکتی تاہم وقت فرصت ان مقامات کو جو ہم ذیل میں لکھیں گے دیکھ لینا اور زیارت کے سعادت حاصل کرنا نہایت مناسب ہے۔ یہ طریق جہاں تک موقع ملے عمر کے کا جواب حاصل کرنا مناسب اور عظیم ہے۔

عمر دلانا یا کر نے سے یہ عبارت ہے کہ مکہ مکرمہ سے قریب تین میل کے فاصلے پر ایک مسجد باسم مسجد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موسوم ہے واقع ہے۔ یہ مسجد حرم کے باہر ہے اور اسکے پاس ہی حرم ہے جو نہایت اور عدد و کثرت شہرت قریب ہے لہذا وہاں تک جانا اور دیکھنا حرام ہے بلکہ مکہ مکرمہ میں جانا اور طواف سعی کرنا اور بالترتیب اگر ارام کھولنا اس کا نام نہ لےنا ہے۔ یہ مسجد کتابت میں لکھا ہے کہ سات عمر ایک چار برابر ہوتے ہیں۔ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا زیادہ اچھا سمجھا گیا ہے جو مکہ عمرے ہو سکیں بہتر ہے۔ لیکن ایک تو ہر حاجی کو ضرور ہے۔

بعض حاجی ایسا کرتے ہیں کہ اپنے گھر سے یا حرم سے احرام باندھ کر بیدل یا کہ یوں پادوس مسجد تک جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں آکر طواف وغیرہ کے بعد چاہے زمزم پر جا کر غسل کرتے ہیں گرمی کے موسم میں یہ غسل ایک عجیب فرحت دینا اور ساری توان دوہ ہو جاتی ہے۔

اگرچہ کہ مکرمہ کا ذرہ ذرہ پتھر و کنکر و دیوار خاک و غبار قابل تعظیم و زیارت ہے تاہم عمر انسان اگر اس ماؤہ میں صرف کرے تب بھی پورا ہونا مشکل ہے چونکہ حاجی ٹھوکر دن اس مقام برکت نشان میں رہتے ہیں پس اس فرصت کا تعظیم میں مشغول ہو کر ضروری مقام جو ذیل میں درج ہیں ضرور دیکھ لیں۔

۱۔ کعبہ معظمہ اندر سے۔ ایام حج میں چند بار کھولا جاتا ہے اور حجاج بلا

اندر داخل ہوتے ہیں

مولد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ مکان حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہ جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ اسی مکان میں جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منور فرمائیے اور عبادت کا مقام بھی زیارت گاہ ہے۔

۴۔ مکان خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو دوکان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی مکان کے اوپر چھ مین مشہور حجر متکلم و حجر متکلمی تیسرا مین سب مین

۵۔ مولد خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۶۔ مولد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۷۔ دارالانحزیران۔

معا کے متصل ایک مکان ہے جس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت عبادت فرماتے تھے۔

کنارہ آبادی پر ایک وسیع قبرستان ہے۔ اسی قبرستان میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و خبابہ انہ و اللہ بنی خنیسہ خدا کا بھی ہے۔

۸۔ جنت المسلمی۔

۹۔ جبل ابو قیس۔

جہاں معجزہ شق القمر واقع ہوا۔ یہی پہاڑ اول مین رکھا گیا۔ اسی پہاڑ پر چڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام حج کی منادی کی۔ یہ پہاڑ بالفعل آبادی مکہ مکرمہ میں داخل ہے اسکے اوپر تک برابر مکانات تعمیر کیے چلے جاتے ہیں۔ زوار اس پہاڑ پر اکثر بکری کی سری و پائے بچا کر کھایا کرتے ہیں۔

۱۰۔ جبل نور۔

اس پہاڑ پر شق الصد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا فارحرا بھی اس کا نام ہے سورہ اقرار اسی پہاڑ پر نازل ہوئی ہے۔

۱۱۔ جبل ثور۔

مکہ مکرمہ سے قریب چار میل ہے اس کا رتبہ بہت و شمار گزار ہے گو حال میں کچھ نہ ہو سکتا تھا

ہے چوٹی تک بالکل سیدھا معلوم ہوتا ہے۔

۱۲۔ مسجد چناہہ عائشہ۔ مکہ مکرمہ سے تین میل جہان سے عمرہ لاتے ہیں۔

مقامات بالا شہر و قرب و جوار مکہ مکرمہ میں واقع ہیں ہم نے انکی بہت مختصر کیفیت لکھی ہے تفصیل و تشریح کامل کے واسطے ایک طویل مسکار ہے۔

### ذیل کے مقامات پر پونا نازاد اگرناستحق و مستحق

اندروخانہ کعبہ مقام ابراہیم رکن عراقی حفرہ قریب دروازہ خانہ کعبہ

نزدیک باب کعبہ چار طرٹ کعبہ حطیمہ پر میزاب مابین رکن بانی و حجر اسود رکن شامی کہ باب عمرہ اوسکے پیچھے ہو جانب رکن بانی۔

مقامات ذیل وہ ہیں جنکو سالکان بے ریا اور زاہدان پاک نفس و باصفانے قبولیت دعا کی واسطے مختص و مستثنیٰ کیا ہے۔

۱۔ کعبہ معظمہ - اندر و باہر و ہر چار طرف۔

۲۔ حجر اسود - خصوصاً دوپہر کے وقت۔

۳۔ مطاف - در کعبہ کے سامنے۔

۴۔ ملتزم - (یعنی مابین حجر اسود و خانہ کعبہ) نصف شب۔

۵۔ حطیمہ - مغرب کے وقت۔

۶۔ میزاب - (پر نالہ کعبہ) کے نیچے صبح کے وقت۔

۷۔ رکن بانی - صبح۔

۸۔ مابین رکن بانی و دروازہ بند کعبہ۔

۹۔ درمیان رکن بانی و حجر اسود۔

۱۰۔ مقام ابراہیم - صبح۔

۱۱۔ زمزم - غروب آفتاب کے وقت۔

- ۱۲ - صفا و مروہ - بعد عصر -  
 ۱۳ - بین المیلین - یعنی وہ ستون سنگی جو راہ صفا و مروہ میں بنے ہیں -  
 ۱۴ - عرفات - میری کے ذمت کے نیچے زوال کہ وقت اور جیل حرمت کے بائیں طرف سورج ڈوبتا ہے وقت  
 ۱۵ - مسجد خیف - یہ مسجد منا میں واقع ہے اور اسکا حال بھی ہم منا کے ساتھ ہی لکھیں گے -  
 مشہور مساجد مکہ مکرمہ اور اود - سکے قرب و جوار میں حسب ذیل ہیں اگر شائقین کو شش کین اور زمانہ بھی فرصت ہے تو ان سب کو دیکھنا ممکن ہے -  
 ۱ - مسجد خیف - منا میں -  
 ۲ - مسجد ابو قیس - پہاڑ پر اسی مسجد پر حضرت بلال نے اول اذان دی تھی -  
 ۳ - مسجد الشجرہ -  
 ۴ - مسجد الحجن -  
 ۵ - مسجد الابابہ -  
 ۶ - مسجد بیت العقیلی - منا کے راستے میں -  
 ۷ - مسجد الراہیہ - مکہ مکرمہ کی فتح کے دن ایمان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نشان اسلامی ڈرایا گیا تھا -  
 ۸ - مسجد جیاد -  
 ۹ - مسجد ذی طوی -  
 ۱۰ - مسجد حقرا نہ - یہ مسجد مکہ مکرمہ سے باہر اور دور ہے -  
 ۱۱ - مسجد عائشہ - جہان سے عمر کے کا احترام باندھتے ہیں -  
 ۱۲ - مسجد نجر النبی - جہان سورہ انا اعطینا تازل ہوئی -  
 ۱۳ - مسجد الکبش - منا میں جہان حضرت ابہریم نے قربانی فرمائی تھی -  
 ۱۴ - مسجد مجتبیٰ - قریب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم -

ہم نے اس باب میں مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار کے تمامی مشہور و منہج مقامات جہاں تک کہ معلوم ہو سکے اور زمین سے اکثر ہم نے خود دیکھے ہیں آگاہی ناظرین کے واسطے لکھ دیے ہیں لیکن سوائے ان کے اور حقدار جاہلے متدلسا معلوم ہوں اور معتبر ساکنین مکہ مکرمہ سے اونکا نشان ملے تو اونکی بھی زیارت کرنا عین سعادت ہے۔

## اداسی حج یعنی حالات عرفات و مزدلفہ و منا وغیرہ

اداسے فرض حج کے واسطے جسکے لیے تمام اطراف عالم سے آدمی اس سرزمین پاک میں آتے ہیں مکہ مکرمہ سے نویں کے فاصلے پر عرفات ہوتا ہے۔ ہم چونکہ اس سائے کو بطور ہدایت حجاج لکھ رہے ہیں اور مسائل پر چند ان غور اس لیے نہیں ہے کہ حج کے مسائل ت صاف اور سہل ہیں اور بیشتر معلم و مطوف اپنے اپنے حجاج کو بہ ترتیب تعلیم کر دیتے ہیں لیکن وہ امور جو محض انت و مال جا جیان سے متعلق ہیں اور بشرط حالت غریب الوطنی میں ہر مسافر کو نگاہ ضرور ہے معلم بطور کامل نہیں بتا سکتا نہ اسکو اسقدر فرصت ہوتی ہے کہ ہر فرد و بشر کو فرداً تعلیم و تلقین کرے اور غالباً وہ اس طرف توجہ بھی نہیں کرتے لہذا جہاں تک ہمارا تجربہ پاری دیتا ہے ہم ہر چیز کا انکشاف ناظرین پر کرتے ہیں۔ مکہ مکرمہ سے حج کے جانے والے آپتین قسم کے آدمی دیکھیں گے ایک وہ جو ابھی حج کے قریب دو چار روز یا غایت ہفتہ پہلے ہندوستان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے ہیں اور اس وقت تک حج کا احرام کیے ہوئے ہیں۔

دوسرے وہ کہ حج سے بہت پہلے مکہ مکرمہ میں آگئے تھے زیارت مدینہ منورہ قبل از حج فیضیاب ہو چکے ہیں۔ اگر انکا قافلہ مدینہ منورہ سے ایسے وقت واپس آیا ہے کہ حج میں دس بارہ روز کی دیر ہے تو یہ احرام باندھے نہو گئے اور اگر قریب حج واپس آئے ہیں تو ضرور راہ مدینہ منورہ سے جو احرام اختیار کیا ہے وہ قائم ہوگا۔ لیکن اگر مدینہ منورہ سے آنے والے عمرے کا احرام باندھ کر آتے ہیں اور بعد اداسے



مناسک عمرہ اس حرام کو کھول کر حج کے واسطے نئے طور سے احرام کرتے ہیں۔  
تیسری وہ جماعت ہوگی کہ حج سے پندرہ ہیں ورنہ مہینہ بھر پہلے پہنچے ہیں اور  
مدینہ منورہ کو پہنچ کر حج جاوین گئے یہ بھی حرام باند سے نمون گئے۔

بہتر ماہ الحج کا چاند چھوٹا ہے تو ہر آدمی جان لیتا ہے کہ اس حج کو ایک ہفتہ  
باقی ہے لہذا ہر آدمی کو لازم ہے کہ حج پر جانیکی تیاری کرے۔ تمام ادا سے فراغ  
حج میں پانچ روز صرف ہوتے ہیں اس لیے ان پانچ روز کی غور و فکر سے ساری  
خیمہ و چائے قیام کا بندوبست ضرور ہے۔

سب سے پہلے یہ امر ضرور قابلِ شوش ہوگا کہ جب آپ حج کو جاوین تو اپنا اسباب  
وزر نقد کمان اور کسے پاس چھوڑ جاوین کیونکہ ایسے ہنگامے میں رنقد اور ستورات کا  
زیور ساتھ ساتھ لیے پھرنا کوئی معقول بات نہیں ہے لہذا اس مشکل کی آسانی اور محض ہر آدمی  
وراحت رسائی حجاج کے واسطے اس بات کو حافظ احمد حسین صاحب برادر زادہ جناب  
قدس آب حاجی مداد اللہ صاحب نے اپنے ذمہ کر لیا ہے سالہا سال سے یہ قاعدہ چلا  
آتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر حاجی پنازہ نقد اور زیور بخفاظت باندھ کر اور دوسرے ہنگامہ  
وقت جانے حج کے حافظ صاحب کے پاس امانت رکھ دیتے ہیں اور حج سے اگر حسب  
ضرورت لے لیتے ہیں مہینہ بعد واپسی مدینہ منورہ لیتے ہیں جو حجاج کہ قبل از حج مدینہ منورہ  
جاتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں گراپنی امانت واپس لیتے ہیں۔  
حافظ صاحب نے یہ نہایت مشکل کام اپنے ذمے لیا ہے اور یقیناً اگر ایسا بندوبست  
نہو تا تو حجاج کو بہت دقت ہوتی۔ عرب مطوفون کو امانت دیجاتی تو ادنیٰ وصول  
میں شک ہوتا اور نہ عرب مطوف ایسی عمدگی و صفائی سے ہر آدمی کی امانت کا انتظام  
کر سکتے۔ لہذا عین مصلحت یہی ہے کہ حجاج مدینہ منورہ یا حج کو جاتے وقت یا کس وقت  
میں بھی کہ وہ خود محفوظ رکھ سکتے ہوں حافظ صاحب کے سپرد کو ہیں۔ اور تعجب  
یہ ہے کہ حافظ صاحب اس کام میں کس قدر مشکل اٹھاتے ہیں ہر شخص کی امانت علی  
علمہ جیسی کہ اوپر دی ہو رکھتے ہیں اور انکی یادداشت کے واسطے ایک دفتر تیار

نام قلمبند کرتے ہیں اور اس تکلیف کا کوئی معاوضہ یا حق حجاج سے نہیں لیتے۔ واقعی یہ انھیں کی محبت ہے کہ ایسے مشکل کام کو مفت کرتے ہیں۔ ہر طور حجاج کو اپنے نزدیک آنے کی لازمی بات ہے۔ ہم حجاج کو مجبور نہیں کرتے کہ حافظ صاحب کے پاس نہ گئیں بلکہ جہاں اپنا اطمینان ہو رکھ جاویں ساتھ لیجانا مناسب نہیں ہے۔ اور بانی اسباب فرش و صندوق وغیرہ جس مکان میں ٹھہریں ہوں وہیں بند کر دینا کافی ہے۔

مکہ مکرمہ سے حج کو جانے اور واپس آنے کے واسطے اونٹ کا انتظام معلم کے ذمے ہے۔ ہر معلم اپنے حاجیوں کے واسطے اونٹ بہم پہنچاتا ہے۔ اونٹ کا کرایہ اس سفر کے واسطے چار ریال سے سات ریال تک ہوتا ہے۔ شغوف آپ کا وہی کام آوے گا جو آپ نے جدہ سے خریدا ہے اور اگر نہیں خریدا ہے تو یہاں خرید ہو سکتا ہے اور کرایہ پر بھی ملنا ممکن ہے۔

عرفات پر قیام کے واسطے اگر آپ کو علیحدہ رہنا منظور ہے تو ایک خیمہ کرنا پر لینا یا خریدنا ضرور ہے۔ کھانے کا سامان بھی مع ظروف ساتھ ہونا چاہیے اور پانی کا برتن اس موقع پر کیس طرح بھولانہ جاوے ورنہ عرفات میں پانی رکھنے کی سخت تکلیف ہوگی۔ اگر علیحدہ رہنا منظور ہے تو خیمہ اور پاخانہ ہمراہ ہونا ضروری بات ہے اور گو بنیر خیمے کے گزران ہو سکتی ہے لیکن پاخانہ ضرور ساتھ ہو۔ پاخانہ بھی مثل خیمے کے کرایہ پر مل سکتا ہے۔

جو لوگ اپنا خیمہ علیحدہ نہیں لیجاتے وہ معلم کے ساتھ رہتے ہیں معلم اپنے بڑے بڑے خیمے لیجاتے ہیں اور حجاج کوئی نفر کچھ کرایہ لیکر اون خیموں میں جگہ دے دیتے ہیں۔ عموماً ایسے خیمے کا کرایہ فی آدمی ایک ریال ہوتا ہے یا جو کچھ آپس میں قرار داد ہو جاوے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی آدمی ملکر ایک خیمہ کرایہ کر لیں اور علیحدہ رہیں۔ حج کے جانے کے واسطے عمدہ بات یہ ہے کہ معلم سے کہہ کر ایک عرب کا رہنے والا آدمی نوکر رکھ لیا جاوے کہ وہ یا مع حج میں ساتھ رکھے۔ اس کی خدمت

ہوگی کہ آپ کے شغف کو کشاکش سے بچا دے گا اسباب کی نگرانی کر لیا خیمہ لگائے  
میں مرد و عورت کا پانی و لکڑی و دیگر اشیائے خوردنی بہم پہنچا دے گا۔ غرض کہ  
آدمی میدانِ عرفات میں گولا کھونٹے سے نصب ہون اپنے خیمے کو شناخت کر لیتے  
ہیں لیکن حجاج کو بہت مشکل ہوتی ہے اگر وہ اپنی جگہ سے ذرا ہٹتی تو درجاستے  
ہیں تو پھر اس جگہ کو نہیں پاسکتے۔

حجاج اگر جبلِ عرفات یا دوسری جگہ میں جاوے تو مقامِ اعراب نوکر و ہمراہ  
کے لین ورنہ اگر خود گئے اور خیمہ بھول گئے تو بہت حیران ہوں گے اور دوسرے  
دن مٹا میں اپنے ساتھیوں سے ملیں گے۔

زی الحج کا چاند دیکھنے پر گوج کا دن ہر شخص تم کر سکتا ہے لیکن بظہرِ حجاز  
یا اگر کسی وجہ سے مثل بروزِ غیرہ کے رویت ہلال میں شک ہوتا ہے تو اسکی تصدیق  
و تحقیق کے بعد ساتویں تاریخ کو حرمِ محترم میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور اسی ذیل میں  
امام خطبہ خوان کچھ مناسک حج بھی بیان کر دیتا ہے یہ خطبہ گویا منادی ہے  
کہ مشتاقان حج آج ہر طرح تیار ہو رہیں اور کل حرام باندھ کر حج کو روانہ ہوں۔  
خطبہ جب ہی پڑھا جاتا ہے جبکہ حج کا دن صاف معین ہو جاتا ہے اور در صورت  
اختلاف علاوہ خطبے کے ہر گلی کو چمے میں منادی بھی کر دیا جاتی ہے کہ جس سے  
واقع ہو جاتا ہے۔ ہر طور ساتویں تاریخ کو خطبہ سنکر ہر طرح تیار ہو جانا ضروری ہے۔  
آٹھویں کو پاک و صاف ہو کر حرم میں حطیم میں احرام باندھنا چاہیے۔

آٹھویں کو صبح سے لوگ روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں محتاط لوگ ایسے  
وقت لکھ کر رہتے ہیں کہ منا میں ظہر کو پہنچیں اور وہاں پانچ وقت کی نماز  
ادا کریں۔ بعض ایسا نہیں کرتے ظہر کے بعد یا عصر کو روانہ ہوتے ہیں قریب مغرب  
یا کچھ بعد منامیں پہنچتے ہیں ات بھر وہاں رہتے ہیں پھلی رات یا نماز صبح کے بعد منامیں  
چل کر نوین صبح کو میدانِ عرفات میں پہنچ جاتے ہیں۔  
مناد و مقام ہے حجاز عرفات پر جاتے وقت ایک ات تمام کرتے ہیں

اور عرفات سے واپس آ کر تین روز و تین راتیں رہتے ہیں۔ یہاں بہت مکانات بنے ہوئے ہیں جو سال بھر خالی رہتے ہیں اور صرف ایام حج میں تین دن کے لیے آباد ہو جاتے ہیں لہذا قبل از روانگی عرفات منا کے مکان کا بندوبست کر لینا ضرور ہے۔ یہاں جیسی ضرورت ہو پورا مکان یا ایک دو درجہ مل جاتا ہے۔ جن صاحبوں کو علمِ مدہ مکالمی ضرورت نہیں وہ اپنے معلم کے مکان میں (بعض معلمین کے ذاتی مکان ہیں بعض کرایہ پر سے رہتے ہیں) ٹھہر سکتے ہیں اور معلم اسی طرح جیسا کہ عرفات پر کچھ کرایہ لیکر خیمے میں جگہ دی ہے یہاں بھی دیں گے۔

الفرض حج کو جاتے وقت منا میں ایک ات بس کرنا ہوگی گو یہاں بازار تیار ہو جاتا ہے اور سب چیزیں سیر آتی ہے تاہم کھانا گھر سے پکا ہوا ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ وہ وقت جو کھانہ کی تیاری و تلاش میں ضائع ہو عبادت میں گزرنا بہتر ہے۔ منا میں چار چیزیں جنکو ہم ذیل میں لکھتے ہیں قابل دید و زیارت ہیں لیکن آپ کے وقت جبکہ عرفات سے واپس آ کر تین روز یہاں قیام کریں باسانی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۔ تین شیطان۔ انپر لامحالہ ہر حاجی جا کر کنکریان مارتا ہے اور ضرور اونکو جان سکتا ہے انکے پورے حالات و خیال طول مضمون کے ہم یہاں نہیں لکھ سکتے لیکن کتب ہائے مناسک حج میں ملین گے۔

۲۔ مسجد حنیف۔ یہ ایک قدیم وسیع مسجد ہے اسکے مقدس ہونے میں بہت روایتیں بیان کی گئی ہیں منجملہ انکے یہ بھی ہے کہ شتر بندیوں نے ایک ساتھ یہاں نماز پڑھی ہے۔

۳۔ مسجد الکبش۔ آبادی منا سے متصل دامنِ مدینہ واقع ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی جگہ قربانی کی تھی۔

۴۔ غارِ مولات۔ مسجد حنیف کے قریب ہے اور اوس میں تھہر پر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے۔

ان مقامات کے اکثر لوگ بلکہ سب ہی زیارت کرتے ہیں اور نماز نفل پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔

یاد ہو گا ابھی بیان ہو چکا ہے کہ آٹھویں کو کہ مکرمہ سے چلتے ہیں اکتہ منا میں رہتے ہیں صبح نوین کو مناسے چل کر قبل از نوال عرفات پر پہنچ جاتے ہیں۔ میدان عرفات میں کسی جگہ زوال شمس سے غروب تک قیام کرنا نام حج ہے۔

عرفات میں کسی جگہ بھی ٹھہرنا داخل میدان عرفات اور ادا سے فرض حج کا حکم رکھتا ہے تاہم جبل عرفات یا جبل رحمت کے قریب جہان بڑی بڑی چٹانیں سیاہ بھر و نکی ہیں بوقوف کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن ایسے ہنگامے اور استفادہ مجمع میں جیسا کہ مذکور حج میں ہوتا ہے جبل رحمت کے قریب سب ماجدون کو جگہ ملنا مشکل ہے۔ تمام میدان عرفات کہ کئی کوس کے گرد میں ہو گا خیموں سے بھرا ہوتا ہے پس جبل رحمت کے نیچے کہ تعداد قیام و حجاج کے مقابلے میں بہت ہی چھوٹی جگہ ہے سب آدمیوں کو جگہ نہیں مل سکتی اور اس میں کوشش کرنا بھی مفت تکلیفنا و ٹھانا ہے۔

مسجد منہ ایک مشہور مسجد ہے جو اسی میدان عرفات میں واقع ہے۔

عرفات کے قیام کا بہتر اور مستحسن طریقہ جو معتبر علمائے و ثوق کے ساتھ لکھا ہے یہ ہے کہ عرفات پر پہنچ کر اگر پانی ملنا ممکن ہو تو غسل کیا جاوے ورنہ وضو کافی ہے مسجد منہ میں بیٹھے اور عبادت میں مشغول رہے ظہر و عصر کی نماز ایک وقت میں ملا کر امام کے ساتھ پڑھے اور پھر حج کا خطبہ سننے جو پہاڑی کے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن ہم پھر یہاں تا کید کرنا مناسب جانتے ہیں کہ پہاڑی پر چڑھنے اور تکلیفنا و ٹھانے سے بہتر ہے کہ اپنے قیام گاہ پر یاد آئی میں مصروف اور اپنی عمر گذشتہ اور اعمال کو یاد کر کے روتا رہے۔ اولیٰ تو پہاڑی پر چڑھنا مشکل ہے دوسرے آدمیوں کی کثرت مانع ہوتی ہے۔ پس ایسی کوشش بسو میں خطبہ بھی سننے میں نہ آوے اور اپنی جگہ پر بیٹھ کر جو ذکر و شغل ہوتا وہ بھی نہ ہوگا۔ غرض جس قدر وقت عرفات پر گزرے ذکر آئی اور عبادت میں مصروف رہنا چاہیے۔

اس وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں ہے کیونکہ اسی وقت خاص کے واسطے آدمی گھر بار دوست  
وغیرہ واقارب کو چھوڑ کر یہاں امید مغفرت پر آتا ہے اس موقع کو ہر طرح غنیمت سمجھتے  
اور گریہ وزاری و عبادت میں کاٹتے۔

عرفات سے بعد غروب شمس چلتے ہیں اس وقت بہت ہنگامہ ہوتا ہے اور  
رہستہ کشادہ اونٹ کے بچلے جانے کو نہیں ملتا لازم ہے کہ اپنے قافلے سے جدا نہ ہوں  
نور کو تائید رکھتے کہ وہ اونٹ کے برابر چلے اور کشمکش سے اونٹ و شہد کو بچاتا رہے  
اسباب ہوشیاری سے باندھ کر اسباب کے اونٹ پر رکھ دیا جاوے ورنہ اگر ایسے مجمع  
اور جلدی اور رات میں کوئی چیز گر گئی تو اس کا ملنا مشکل ہوگا۔ بچونکی حفاظت دانگی کے  
وقت ضرور ہے اگر وہ ذرا بھی اپنی جاے قیام یا قافلے سے علیحدہ ہوئے تو اون کی  
جان کا خطرہ ہے نہ معلوم کہاں چلے جاویں یا اونٹوں کے نیچے دب جاویں۔

عرفات سے چکر و ڈھائی گھنٹے میں مزدلفہ پہنچتے ہیں۔ یہ جگہ بھی پہاڑوں  
کے بیچ میں واقع ہے۔ دوکاندار یہاں دوکانیں لگا رکھتے ہیں ضرورت کی چیزیں  
بلجائی ہیں۔ پانی بڑو بیچتے پھر کرتے ہیں گو یہاں نہر بھی ہے لیکن رات میں ہر شخص کو  
ملنا مشکل ہے عربی نوکر البتہ ڈھونڈھ نکالے گا۔ یہاں اگر مغرب و عشا کی نماز ملا کر  
پڑھتے ہیں ایک مسجد بھی یہاں ہے اور مشہور جگہ یہاں کی جس کا نام مقامہائے قبولیت  
و عاین آپ و یحییٰ کے ایک پہاڑی شعرا الحرام نام ہے۔ یہاں بھی اہم وہ ہی بات  
یہاں کرنا جیسا کہ عرفات کے پہاڑ پر خطبے کی بابت کہہ چکے ہیں بہتر جاتے ہیں۔  
رات کے وقت قافلے سے جدا ہونا مستورات و بچوں کو چھوڑنا مناسب  
بات نہیں ہے۔ اکثر آدمی جو پرانی کتابوں میں ان مقاموں کے نام دیکھتے ہیں وہ اپنے  
معلم سے ہمیشہ بحث و تکرار کیا کرتے ہیں کہ ان کے اونٹ اس خاص مقام تک  
پہنچا دیے جاویں لیکن خیال ہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے۔ یکہ و تنہا و جریہ آدمی  
البتہ ایسا کر سکتا ہے اور جان چاہے جا سکتا ہے لیکن جس کے ساتھ اہل عیال ہوں  
و کے مشکل ہے نیز یکہ و تنہا آدمی بھی اگر واقف ہو تو جلا جاوے گا یا کوئی آدمی

مخصوص اسکے ساتھ ہو کہ اسکی خواہش کے موافق ہر جگہ لیجاوے۔ معلوم سے بھی جسکے قافلے میں مثلاً بیس آدمی ہوں اور دین میں سے دو آدمی جبل عزات اور شکر و انحرام پر جانکی خواہش کریں انکو لیجا کر مشکل ہوگا۔ مقام مزدلفہ کی قبولیت دعا اور عبادت کے واسطے ہر ماہ اسرار اور کاشف مسکلات نے تعریف کی ہے لہذا یہاں آتے بھر مصروف عبادت رہنا ہر آئینہ اولیٰ و برتر ہے۔

بعض آدمی مزدلفہ میں صرف اتنا قیام کرتے ہیں کہ نماز ادا ہو جاوے کھانا کھا لیں اور کچھ معمولی درد درد وغیرہ کا کر لیں۔ جو لوگ تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں انکو اونٹوں شغف و اسباب بھی تو نارض ورنہ نہیں ہے شتر بان اونٹ کو لدا ہوا ہی بٹھا دیتے ہیں جو سامان لینا ہو کے لیا جائے اور باقی پھر حفاظت سے باندھ دیا جاوے۔ بعض آدمی تمام رات ٹھہرتے ہیں اور اونٹوں کو کھول دیتے ہیں۔ مزدلفہ میں تمام رات رہنا اور عبادت کرنا اولیٰ ہے لیکن جبکہ یہاں ات بھر رہنے کا اتفاق ہو تو ضرور ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ یہاں بالکل رات کا وقت ہوتا ہے اور اونٹوں کو بے ترتیب بٹھا دیا جاتا ہے خیمہ وغیرہ یہاں نہیں لگاتے اسلئے اگر ذرا بھی غفلت ہوتی ہے تو سبب چوری ہو جاتا ہے یہ مشہور بات ہے کہ چور اس جگہ ستاتے ہیں اور وقت پا کر جو کچھ ہاتھ آجاتا ہے فوراً لیکر ادھر ادھر آدمیوں میں بھاگ جاتے ہیں لہذا حتی المقدور یہاں ہوشیار رہنا اچھا ہے۔

اسی مقام مزدلفہ سے ہر آدمی کو اونچاس کنکریاں زمین سے ڈھونڈ کر چٹا یا جمع کرنا چاہئیں جو کل صبح اور اسکے بعد کام آتی ہیں۔ یہ کنکریاں چھوٹی اور پختے کی برابر ہوں اور پتھر ہونا چاہیے مٹی یا اور کوئی دھات نہ ہو انکو دھو کر کسی کپڑے میں باندھ لیا جائے بعض آدمی اس کام کے واسطے ایک چھوٹی تھیلی گھر سے بنا کر لیجاتے ہیں تاکہ زیادہ حفاظت ہو اور کمین بھی رکھ دینے سے ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر اتفاقاً یہ کنکریاں گر جائیں یا ضائع ہو جائیں تو بنائیں کسی جگہ سے اور اونٹنالی جاوین لیکن جو کنکریاں کو کوئی پھینکی ہوئی شیطانوں کے نیچے جمع ہو جاتی ہیں انکو لینا اور دوبارہ ماننا منع ہے۔



مزدلفہ سے جو لوگ نصف شب کو چلتے ہیں وہ قریب صبح اور بعد نماز صبح چلنے والے کچھ دن چڑھے منا میں پہنچ جاتے ہیں۔ مناد ہی مقام ہے جسکا ہم بھی بیان کر چکے ہیں اور جہان مکہ مکرمہ سے چلکر سب حاجی ایک ات بیکر کرتے ہیں۔

منا میں آپ وہاں قیام کریں گے جہاں جو مکان آپ نے قبل از روانگی حج کرایہ سے لیا ہے یا معلم کے ساتھ رہنا ہو گا پانی یہاں بھی عمدہ اور صاف نہر کا ملتا ہے جا بجا آدمی بیچتے رہتے ہیں۔ بعض حاجی جو علمدہ مکان لیتے ہیں اور انکے ساتھ قافلہ بھی زیادہ ہوتا ہے وہ تین روز کے خرچ کے موافق اپنے مکان میں قبل از روانگی حج پانی بھرا کر رکھتے ہیں تاکہ منا میں پہنچتے ہی پانی کی تکلیف نہ ہو۔ بعض معلم جنکے ذاتی مکانات ہیں اپنے حملے کے آرام کے واسطے حوض میں جو عموماً ہر مکان میں ہے پانی بھرا دیتے ہیں۔ بہر طور بالفعل یہاں پانی کی تکلیف نہیں ہے۔

اسباب وغیرہ اہتمام سے رکھ کر اول یہ کام کرنا چاہیے کہ سات کنکریان من گنریلو میں سے جو آپ نے مزدلفہ سے چنی ہیں با وضو بڑے شیطان پر جائیے اور یہ ساتوں کنکریان کیلک کر کے اوسپر ماریے۔ عورتوں کے واسطے رات میں کنکریان مارنا بہتر ہے عرب میں قلعہ ہو گیا ہے کہ عورتیں ہات ہی کو کنکریان مارتی ہیں۔

اگر آپ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے ہیں تو کنکریان مارنے کے بعد من سے ایک کوپے میں چلے جائیے جہاں صدمہ جام بیٹھے ملین گے یہاں جیسا آجکو منظور ہو تھوڑے بال ترشوائیے یا سارا سر منڈوائیے اور بجائے قیام پر اگر احرام کٹو یا اور اصلی کپڑے پہن لیجیو اور اوسکے بعد قربانی کے موقع پر جاکر بھیڑ بکری اونٹ جو منظور ہو خرید لیے اور قربانی کیجیے۔ اگر تمتع یا قرآن کا احرام ہے تو کنکریان مار کر اول قربانی کرتے ہیں پھر بال ترشوا کر یا سارا سر منڈا کر کے احرام کھولتے ہیں۔

قربانی کے واسطے ایک جگہ علیحدہ مقرر کر دی گئی ہے لہذا وہیں قربانی کرنا بہتر ہے اور دوسری جگہ پولیس متعینہ مٹا کرنے بھی بندے گا اور اگر چھپ کر آپ کر لیں گے تو اوسکا فضلہ وہیں پڑا رہیگا اور مکان کی ہوا بھی خراب ہوگی اسلئے حکام کی

نے ایک جگہ مقرر کر دی ہے کہ اوسکے سوا سوائے اور کہیں قربانی نہیں ہونے پاتی۔ چونکہ منا ایک چھوٹی جگہ ہے اور وہاں آدمیوں کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے اسلئے صفائی کا خیال بیشتر مد نظر ہے قربانی کی جگہ بھی علیحدہ آبادی سے دور مقرر کرنے کی یہی وجہ ہے۔ پانخانے مناکے ہر گلی کو پچے میں بنے ہوئے ہیں اگرچہ بے احتیاط لوگ خیال نہیں کرتے لیکن اونکو لازم یہی ہے کہ ان پانخانوں میں بیچانہ جاویں۔

چونکہ منا میں بکثرت قربانی ہوتی ہے اور ہر طرف گوشت کی افراط ہو جاتی ہے اور حاجی بھی کئی روز کے تھکے ماندے ہوتے ہیں اور بہت مسکین حاجی جنکا ہم اوائل کتاب میں بیان لکھ چکے ہیں بوجہ گرانی حسب خواہش مکہ مکرمہ میں گوشت نہیں پاسکتے یہاں قربانی کا گوشت حد سے زیادہ کھاتے ہیں اور عموماً زیادہ خور نقصان کرتی ہے اور اکثر حاجیوں کو بدہضمی و پچش ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہی بے احتیاطی و بے ہضمی پیدا کر دیتی ہے لہذا حجاج کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہے گوشت کم کھاویں اور ادویہ ہاضم کا استعمال رکھیں۔ دو سال سے برابر وہاں ہاضمہ ہوتی ہے اور ہزار ہا جانیں تلف جاتی ہیں۔

ساکنان مکہ مکرمہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ایام قیام میں گوشت بہت کم کھاتے ہیں بلکہ بعض بالکل ہی نہیں کھاتے اور صبح الہضم غذا پر بسر کرتے ہیں۔ منا میں ایسی دو اینٹیں جو ہضم کے واسطے مفید ہیں یا وہاں ہاضمہ میں کارآمد ہیں ساتھ رکھنا ضرور ہے۔ اگر اور نہ تو تین چار دو اینٹیں یعنی تیزاب گندک یا انہیں ملا ہوا اہل پیپرٹ کلوروڈائن عرق زنجبیل وغیرہ ضرور ہمراہ ہونا چاہیے۔

منا کی قربانی چونکہ ہر حاجی کو ضرور ہے اور جسے مقدور نہ وہ حسب کلمہ روزے رکھے لہذا یہ امر قابل احتیاط ہے کہ قربانی کے واسطے بکرا گائے اونٹ جو کچھ خیر یا جادے خود کچھ کھانے کو یا خرید کیا جاوے اور اپنے ہاتھ سے یا اپنے سامنے قربانی بھی کرادی جاوے بعض آدمی تکلیف قدرت کے خیال سے اس کام کے

انجام دینے کو اپنے نوکر یا معلم کو مقرر کر دیتے ہیں لیکن کبھی کبھی شکایت سنی گئی ہے کہ نوکر یا معلم نے انرا دھیان تو قربانی نہیں کی اسلیئے نہایت ضرور ہے کہ احتیاط لیا جائے اور قربانی اپنے ہاتھ سے یا سامنے کرادی جاوے۔

منائین اول ہی روز اصرام کھونے اور قربانی وغیرہ سے فارغ ہونیکے بعد اگر مکہ مکرمہ میں چلے جائیے اور طواف الزیارت کر آئیے تو بہتر ہے۔

مناس سے مکہ مکرمہ بہت نزدیک ہے گدایہ ہر وقت سواری کو ملتا ہے بارہ آنے عموماً کارایہ ہوتا ہے بعض دفعہ جانا اور واپس آنا ایک دو پیہ ہی میں ہو جاتا ہے اسلیئے آپ اس کام کو دو گھنٹے میں نہایت سہولت سے انجام دے سکتے ہیں۔

عورتیں بھی اگر پہلے ہی دن طواف الزیارت کرنا چاہیں تو وہ اونٹ پر جاسکتی ہیں وہی اونٹ والا جو آپ کو عرفات پر لگیا ہے اور جسے منائین پہنچایا ہے اور جو اکثر آپ سے کھانا وغیرہ مانگنے آیا ہو گا آپ سے کچھ مزدوری لیکر مکہ مکرمہ کو لیجاوے گا اور بعد طواف واپس لے آوے گا۔

دوسرے دن بعد از زوال کیس کنکریان کام میں لانا ہونگی یعنی تینون شیطانوں پر سات سات مارنا ہونگی بتدریجے چھوٹے شیطان سے شروع ہوگی اور انتہا بڑے پر۔

تیسرے دن بھی اسی طرح بعد زوال تینون شیطانوں پر کنکریان مارنا ہوگا۔ اسکے بعد آپ کو اختیار ہے کہ فوراً مکہ مکرمہ کو چلے آئیے یا شام تک بلکہ دوسرے دن تک وہاں رہیے۔ بعد زوال مناس سے واپس ہونا والا ہے لیکن بہت آدمی اس سے پہلے چلے آتے ہیں۔ بعضے آدمی بنظر عبادت تیسرے دن بھی وہیں پہنچند کرتے ہیں لیکن امد قیام کے واسطے قبل از زوال گلی رج انتظام مناسب ہے تاکہ معلم شہزاد کو اسی شرط پر مقرر کرے کہ او سکوا ایک روز بعد اپنے مسافروں کو لانا ہوگا اور وہاں قیام کی بابت بھی معلم کو خود ساتھ رہنا چاہیے یا کسی دوسرے آدمی نوکر وغیرہ کو حفاظت کے واسطے چھوڑنا ہوگا۔

## روانگی قافلہ از مکہ مکرمہ مدینہ منورہ

اے حاجیان طلبکاران رحمت ایزدی و شفاعت رسول صمدی علیہ السلام  
 حج کے ساتھ آپ کو زیارتِ روضہ نبوی کریم سے بھی شرف ہونا ضروری ہے۔  
 یہ سفر خطرناک پر تعجب ہے اس لیے ہم اوس کا ضروری حال آپ کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔  
 واضح ہو کہ مدینہ منورہ کو دو دفعہ حاجیوں کا قافلہ جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے  
 کامل طینان اس راہ و قعدہ ملی قوام بدو جو اکثر اس راہ میں ہلاک ہوتے ہیں۔  
 سو جاوے حضرت شریف صاحب روانگی قافلہ کی اجازت، ہمیں یہ تین روزہ مدینہ منورہ  
 کے راستے میں بعض جاہل بدو جو آپ کے شتر بان ہیں آپ کو ستاتے ہیں اور موقع پاکر آپ  
 چورایتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ دوسرے ان شتر بان یعنی بدوؤں کی باتوں سے  
 جو نسلا بعد نسل چلی آتی ہے اور جبکہ وہ جنگل میں ایک دوسرے سے مقابل ہوتے  
 ہیں تو ان کو اپنا بدلہ لینے کی فکر پیش ہوتی ہے اور اس خیال میں حاجیوں کا قافلہ ہلاک  
 ہو جاتا ہے غرض اس خون سے محفوظ رہنے کا انتظام حضرت شریف صاحب کے ہوتے  
 ہیں اور عموماً تمام قافلہ بلا کسی نقصان کے جاتا اور واپس آتا ہے۔  
 مدینہ منورہ کو پہلا قافلہ حج سے پہلے جاتا ہے جو اکثر شوال کے آخر یا  
 ذیقعدہ کی پہلی دوسری کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوتا ہے اور حج سے چار پانچ روزہ  
 یا غایت ایک ہفتہ اول واپس آ جاتا ہے۔

دوسرا قافلہ بعد حج آخر ذی الحج میں روانہ ہوتا ہے اور آخر محرم میں واپس آتا ہے۔  
 ان قافلوں میں ہر ملک ہر قوم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ہر قافلے کی قعدہ اور پندرہ  
 بیس ہزار آدمی کی تخمینہ کی گئی ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر قافلے کے ساتھ عجب لطف خیز مگر یہ تعب بھی ہے۔  
 اونٹ کا گریہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے اور واپس آنے کا حسبِ شکاری  
 شریف صاحب سفر ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں لینا تا افضل

چند سال سے شغف لبجانے والے اونٹ کا کراچی میں دو آدمی جاتے ہیں تیس ریاں دیتے ہیں اور باقی ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جہانک مکن ہوتا تھا کہ اور ضروری اسباب ساتھ ہونا چاہیے کہ شغف ہی میں جاوے اور دوسرا اونٹ اسباب کے واسطے کرایہ نہ کرنا پڑے۔

راستے میں بلا ضرورت اونٹ سے اور زمانہ چاہیے اور حتیٰ لامکان اپنے ہمراہیوں سے جدا اور دور ہونا چاہیے بعض وقت وہی شتر بان جو اکو لیے جاتا ہے اکو تانے سے دور دیکھ کر اس لالچ سے کہ شاید آپ کی کریم کچھ ہوسانے کا ارادہ کر بیٹھا ہے۔ شتر بان یعنی بدو کے ساتھ مراعات لازم ہے اسکو کھانا حسبِ خواہ دینا چاہیے لیکن بالکل عاجزانہ برتاؤ بھی عقل کی بات نہیں ہے۔

بدو کی قوم کچھ زبردست اور قومی نہیں ہوتی اور عموماً لڑائی میں ثابت قدم بھی نہیں ہیں لیکن ہندویوں نے عموماً اونسے عاجزانہ برتاؤ کر کے خود انکو دلیری کا موقع دیا ہے۔ ترکی یا فنی مصری وغیرہ اقوام کے ساتھ اونکا برتاؤ درست نہیں ہوتا غالباً اسکا یہی سبب ہو گا کہ اگر ان قوموں میں سے کیسے ساتھ کوئی بیجا برتاؤ کیا جاتا ہے تو وہ سبب جمع ہو کر پھر مقابلہ آجاتے ہیں اور اگر ہندیوں کے ساتھ کوئی معاملہ واقع ہوتا ہے تو ہندی بھائی اپنی عادت کے بموجب کہ انہیں اتفاق نہیں ہے اپنے بھائی کی حقارت دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں اگر ایک دفعہ یہ دس بیس آدمی متفق ہو کر مقابلہ کر لیتے یا ب کر لیں تو بدوؤں کے ولیم جو انکی بزدلی سمائی ہوئی ہے کچھ اوسے اور آئندہ کے واسطے رفتہ رفتہ یہ لوگ راہ پر آجاوین۔ لیکن جہانک مکن ہے حالتِ سفر اور وہ بھی ایسے شگوار راستے میں مصالحت ہی اچھی ہے اور جبکہ ایذا رسانی حد کو پہنچ جاوے تو خاموش رہنا بھی مناسب نہیں ہے۔ مدینہ منورہ کے راستے میں اگر شتر بان سے چٹکٹ جاتی ہے تو گو وہ حالتِ مقابلہ میں جیسی نقصان نہ پہنچا سکے لیکن درطے سے وق کرنا ہے مثلاً پانی نہیں لایا جہاں عمدہ پانی ملتا ہے اور جہاں سے دوسری منزل کی واسطے ساتھ

ے لیتے ہیں اس مقام کو نہیں بتاتا۔ راستے میں جو پانی ساتھ ہوا وہ سکھ صلیح کر دیتا ہے۔  
شغف کی بندش اگر خراب ہو جاوے تو اسکو درست نہیں کرتا۔ موقع پا کر اسباب  
خود چورالیتا ہے یا پھینک دیتا ہے غرض ان شواہد کا خیال کر کے دلالت بہتر ہے۔  
اس سفر میں زر نقد ڈیا وہ ساتھ ہونا اچھا نہیں ہے صرف احتیاج کے لائق  
ہمراہ رکھنا بہتر ہے اور اسکو بھی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پوشیدہ رکھنا چاہیے کہ باجیب  
میں کھنا خود اپنے کو جتنا اور وحشی نفس بد کو طمع دلانا ہے جب گلی عرب ایک بیسے کے  
واسطے انسان کی جان ضائع کرنے میں تامل نہیں کرتا۔

زیادہ روپیہ اگر مدینہ منورہ میں رکا رہو تو نوٹ ساتھ رکھنا گویا ان کچھ خسارہ ہوگا بہتر ہے  
نیز استنبول شرفی بھی لکھ کر مرہ سے ساتھ لیجانے میں ان کچھ خسارہ نہیں ہوتا۔  
اگر اہل و عیال ساتھ ہوں تو مکہ مکرمہ سے اپنے معلم یا اسکے بٹائے ہوئے آدمی  
ساتھ لینا بہت آرام کا سبب کا ہوگا۔

بار بروداری کے اونٹ کا کرایہ اکثر سواری کے اونٹ سے ایک دو ریال کم ہوتا  
ہے تاہم نظر کفایت ممکن ہے کہ دو تین حاجی ملکر اپنا اسباب ایک چاکر لین اور ایک نوٹ پر  
لیجاویں۔ تاہم جہاں تک ممکن ہے مسلمان بہت ہی کم ہونا چاہیے اور اس سفر میں فراشیاری  
اور چستی بھی کام میں لائی جاوے۔

مدینہ منورہ کا سفر اکثر گیارہ دن میں ختم ہوتا ہے بعضی منزلیں بہت سخت ہیں  
نہرے سوار ہو کر تمام رات چلتے ہیں اور دوسرے دن آٹھ نو بجے جائے قیام پر پہنچتے ہیں  
ہم منازل کو نام بنام لکھنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ سوائے دو تین مشہور مقامات کے اور  
سب منزلوں کے دو تین نام ہیں یا ایک مقام جسکو ہم منزل قرار دیں اور اس سے نصف  
میل کے فاصلے پر قافلہ ٹھہرے اور اس جگہ کا کچھ اور نام ہو جیسا کہ ہے اور بار بار اتفاق  
ہوتا ہے تو ہمارے بیان کی مطابقت جاتی رہے گی لہذا ہم مشہور منازل کے نام اور کچھ کیفیت  
لکھیں گے اور ایک فہرست دن مساجد کی دیکھیں گے جو ماہین اہل مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ واقع ہیں اور  
قافلہ بھی انہیں مساجد یا ان کے قریب میں ٹھہرتا ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے نہایت ضرور ہے کہ چند روز روانگی قافلہ سے پہلے اپنے شغف کو دیکھ لیا جاوے اور اگر مرمت کی حاجت ہو تو ہر طرح مضبوطی کے ساتھ دستی کر لیا جاوے۔ شغف کے اوپر درسی یا کپڑا جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں لگانا لازم ہے کیونکہ یہاں گیارہ دن کا سفر ہو گا دن کی دھوپ اور رات کی شبیہم سے بچنا نہایت ضرور ہے اگر کپڑا سنگین و مضبوط ہو گا تو شبیہم و دھوپ دونوں کی تکلیف ادا ٹھکانا پڑیگی ہر شغف میں چار صراحیاں کھنا چاہئیں یعنی چار دن ہر دو دن میں زنبیل لگا کر احتیاط سے مراحین رکھی جاویں اور صراحی کی گردن ایک باریک ستلی یا ڈوری سے شغف میں بندھی جے تاکہ اونٹ کی جنبش سے گرد جاوے نہ صراحی کی اڑات کا بھی ضرور خیال ہے۔ شغف کی اندرونی طرف ٹاٹ کے تھیلے مضبوطی سے لگائے جاویں اور ضروری سامان دیگی لوٹ گلاس و کپڑے وغیرہ اوس میں رکھا ہے۔

اگر ایک مزاج کے دو آدمی ایک شغف میں سفر کریں تو تین چار چوڑے کپڑے لوٹہ کٹورہ وغیرہ اور کئی دن کے کھانے کے لائق جنس بخوبی ہمراہ لے سکتے ہیں۔ کئی منزلیں باقی وغیرہ ایسی آتی ہیں کہ وہاں سب چیزیں مل جاتی ہیں اور ہر منزل پر قافلے کی آمد پر بدو ترکاری مرغی ورائٹ لے اپنے مسکنوں سے بیچنے کے واسطے قافلے میں لے آتے ہیں اور گوشت غالباً ہر منزل میں ملتا ہے۔ بعض منزلیں پر جہان پانی دور سے لانا ہوتا ہے وہاں پانی بھی کثرت و بیچنے کو لاتے ہیں۔ الغرض ہتمام اور صبر کے ساتھ اگر سفر کیا جائے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور اسباب و بار جہان تک کم ہوتا ہے رحمت ملتی ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جیسی کہ آپ چار صراحیاں شغف کے بیرونی کونوں پر کھین گے ہر شغف میں ایک ایک چھوٹی مشک بھی رکھنی چاہیے تاکہ پانی کی کسی طرح کمی اور تکلیف نہ ہو۔ مشک میں پانی بھر کے شغف کے نیچے لٹکا دیا جاتا ہے اور بعض منزلیں میں جہان صاف پانی نہیں ملتا ان مشکوں میں اول منزل کا پانی بھرا کام آتا ہے۔ یہ مشکیں ایام حج میں مکہ مکرمہ میں کثرت ملتی ہیں و پیر سوار و پیرتیرت ہوتی ہے احتیاطاً ایک مشک زائد خالی ساتھ رہنا اچھا ہے شاید ایک اسے میں بھٹ جاوے



تو دوسری زائد جو ساتھ ہے وہ اسکی قائم مقام ہو جاتے۔ روانگی سے کئی دن پہلے ان مشکون میں پانی بھر دیا کر دیکھ لینا چاہیے تاکہ اگر کوئی سوراخ ہو یا خراب ہو تو اسکی مرمت کر لی جاوے نیز قبل از روانگی دو تین روز پانی بھرنا اور خالی کرنا اس واسطے بھی اچھا ہوگا کہ اس کے نیپن کی بوجاتی رہے گی۔ مشک کے ساتھ رسی ڈول بھی ضرور ہونا چاہئے ڈول یہاں کے وقع کے مکہ مکرمہ میں ارزاں جکتے ہیں اور رسی بھی سن وغیرہ کی بکثرت ملتی ہیں ڈول کو شفقت میں کمین باندھ لیا جاوے لیکن رسی کی حفاظت لازمی چیز ہے کام کے بعد اسکو لپیٹ کر شفقت کے تھیلے میں رکھنا بہتر ہے۔

راہن مکہ مکرمہ سے چوتھی اور صفرِ اداوی چھٹی منزل ہے ان دونوں مقاموں پر قصبوں کی سی آبادی ہے اور ہر قسم کی چیز مل جاتی ہے اور پانی کی بھی یہاں فراط ہے۔ جو لوگ شہدار بدر کی زیارت کرنا چاہتے ہیں وہ پانچویں منزل پر مستورہ سے جڑا ہو جاتے ہیں اور ایک مقام شعیبہ پر ٹھہر کر دوسرے دن صفرِ اداوی پہنچتے ہیں۔ مساجد واقع راہِ مدینہ منورہ خشکے نام ہم ذیل میں لکھیں گے اگر غور کیا جاوے تو قافلہ گزین مسجدوں کے قریب قیام کرتا ہے اور مکن ہے کہ زمانہ سلف میں ہی منازل ہوں۔

جبکہ حاجی مدینہ منورہ پہنچتے ہیں شفقت وغیرہ شہر کے باہر جھوڑ دیتے ہیں اور اسباب لیکر داخل شہر ہوتے ہیں شفقت کی حفاظت کی بابت پہلے کچھ محافظ کو دیا جاتا تھا اور محافظ خور کھانا ہوتا تھا لیکن بالفعل دو سال سے حکام ترکی نے اسکا اہتمام کیا ہے اور بکثرت محافظ مقرر کر دیے ہیں۔ حق حفاظت اونٹ کی فیس میں بڑھایا گیا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جتنے اونٹ بھر کر یا لگ کر کسی جگہ سے باہر نکلتے ہیں تو فی اونٹ کچھ فیس دینا ہوتی ہے سال گذشتہ میں مدینہ منورہ سے چلنے والے اونٹوں پر مع حق حفاظت شفقت فی شتر ایک ریال لیا گیا تھا۔ معلوم ہے یہاں ایسی دل خراش محکیمت نہیں ہوتی جیسی کہ جدہ و مکہ مکرمہ میں ملاتی ہے کیونکہ جو تحقیق و تشخیص کہ مکرمہ میں قائم ہو جاتی ہے پھر اوسمیں حاجت مکرار نہیں ہوتی اور اویسکے موافق ہر معلم کہ مکرمہ اپنے سلسلے والے مطہر مقیم مدینہ منورہ کو مطلع کر دیتا ہے۔ عموماً حاجیوں کا تجربہ اور بیان ہے کہ

وہ مدینہ منورہ میں بہ نسبت مکہ مکرمہ کے ہر طرح راحت پاتے ہیں۔  
 مدینہ منورہ میں مکان کا ویسا ہی بندوبست ہوگا جیسا آپ کو مکہ مکرمہ میں پہلے  
 پیش آچکا ہے معلم کے گھر ٹھہریے یا اپنا مکان علیحدہ کرایہ کو لیجیے۔ کرایہ چھٹیت  
 دسویں مکان کے دینا ہوگا۔

مسجد واقع درمیان راہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ  
 مسجد عائشہ یعنی تنیم جہان سے عمرے کا احرام کرتے ہیں۔  
 مسجد معروف بہ میمونہ۔ حضرت میمونہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہاں دفن ہیں۔

مسجد مراقظہ - واقع وادی فاطمہ

مسجد حلیم -

مسجد عقبہ -

مسجد جحفہ - شام سے آنے والے یہاں سے احرام اختیار کرتے ہیں۔

مسجد بدر -

مسجد صفراء وادی -

مسجد الغزالہ -

مسجد صفیر روم -

مسجد عرق الطیبہ - روم سے کچھ آگے واقع ہے۔

مسجد مسعر - یہاں سے مدینہ منورہ قریب پانچ میل رہ جاتا ہے۔

مسجد ذوالحلیفہ - مسجد علی بھی اس کو کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ سے آنے والے

یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

## زیارات مدینہ منورہ

سرزمین مدینہ منورہ نہایت ہر سبز و شاداب ہے باغات و میوہ جات کی

کثرت اور آب شربین کی فراوانی ہے۔ حجاج جو جدہ و مکہ مکرمہ میں پانی کی تکلیف اٹھاتے ہیں اور باغ و بہرہ نادر کو ترجیح دیتے ہیں اس سبب زمین مقدس میں آکر اوس کا بدل ہو جاتا ہے لیکن ان کو یہ ہے کہ دست و قویہ کی پابندی اور انکی حسرت پورخی میں ہونے دیتی صرف آٹھ روز و زمان ہنالمنا ہے۔ دو سال سے بد نصیبی آٹھ روز کو بھی مانع ہے صرف تین روز رہنا میسر ہوتا ہے اور وہ بڑا نہایت تکلیف کے ساتھ۔ قافلہ دہر میں سے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے پاتا بلکہ بیرون شہر قیام کرنا ہے ہزار بار حاجی جبکہ ساتھ تیمہ و نذرین ہجرت شغوف کے نیچے وہ اپنے شہر میں اس وقت کو گذارتے ہیں اور جب تک کہ مکہ مکرمہ میں دوبارہ کی قافلہ اندر داخل کیا جاتا ہے۔

بہر طور جیسی حالت ہو یعنی اندر یا باہر کہیں بھی ٹھہرنا ملے اکثر تاننا صبح کو پہنچ جاتا ہے مقتضائے ادب یہی ہے کہ ہنسے ممکن ہو جب مدینہ منورہ کے باغات اور خصوصاً ینا حرم نظر آنے لگیں سواری سے اتر کر آنا چاہیے۔

ترتیب اسباب انتظام قیام کے بعد پاک صاف ہو کر اور لباس نفیس پہن کر زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے حرم میں جانا چاہیے۔ عصر و مغرب کے درمیان کا وقت شرف زیارت کی واسطے نہایت مناسب ہے۔

حرم مدینہ منورہ زرخشاں و سامان روشنی سے خوب آراستہ ہے اور رات کی روشنی بہت شفاف اور بکثرت ہوتی ہے۔

حرم مدینہ منورہ میں بھی باب السلام سے داخل ہونا اچھا ہے معلوم در ساتھ ہونا چاہیے یہاں اوسکی ہیبت کی نسبت مکہ مکرمہ کے زیادہ ضرورت ہے تاکہ ناؤنگشکی میں کیے جاسکیں۔ نبی جواد سے اور جو آداب یہاں کے واسطے مقرر ہیں ان میں تقدیم و تاخیر نہ واقع ہو۔

بعد شرف یابی زیارت روضہ اطہر زیارات حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و زیارت حجرہ حضرت فاطمہ زہرہ جو داخل حرم شریف میں جنت البقیع و دیگر مزارات پر بھی نظر فائزہ خوانی و حصول سعادت جانا ضرور مستحسن ہے۔ جنت البقیع میں جو جب تک قیام ہو ہر روز ہی حاضر ہونا چاہیے اور جو زیارات بیرون شہر اور در واقع ہیں ان کو کم از کم دو تین دفعہ ہونا نہایت لازمی ہے۔

جنت البقیع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو لیاے و بزرگ مدفون ہیں جنکی پوری  
فہرست اس مختصر بیان میں پیش کرنا مشکل ہے اور نیز ان کے مزاروں کے نشان و نام بھی  
مرد و زمانہ کے کم کر دیے ہیں تاہم ذیل میں جو نام لکھے جاتے ہیں ان پر مہکواور عمدو ماسکناں عجب  
و ثوق کامل ہے اور انکی عمارت و نشان بھی باقی ہے۔

زیارات جو اندرا حاطہ جنت البقیع کے واقع ہیں

قبہ اہل بیت - اس میں حضرت امام حسن و زین العابدین و باقر و جعفر و جنابہ طہ  
نہرہ رضی اللہ عنہم اجمعین مدفون ہیں اور سر مبارک امام حسین  
بر دیات میں لاکر دفن کیا جانا کہا گیا ہے۔

قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

قبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

قبہ ازواج مطہرات - سوائے حضرت خدیجہ الکبریٰ و حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہما کے۔

قبہ صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبہ حضرت عقیل رباور حضرت علی رضی اللہ عنہما۔

قبہ شیخ القراء حضرت تافع بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔

قبہ امام مالک رضی اللہ عنہ۔

قبہ حلیہ سعیدہ - وایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

ذیل میں ان زیارات کے نام قوم میں جنت البقیع سے باہر مگر شہر میں واقع ہیں۔

حضرت عبداللہ - والد ماجد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

عمات حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

حضرت صفیہ بھوپتی رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

حضرت فاطمہ والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ابو سعید الخدری ابو ہریرہ۔

حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہما السلام۔

مالک بن سنان بروت بزار رضی اللہ عنہ۔

شہ کے باہر تقریباً چار میل کے فاصلے پر حضرت امیر حمزہ کا مزار ہے اور اس کے قریب چار  
مین بہت مزار شہداء کا ایک کے واقع ہیں نیز مساجد و دیگر مقامات بھی یہاں قابل زیارت ہیں  
میدان و جبل حداسی جگہ کا نام ہے جہاں مشہور لڑائی واقع ہوئی تھی اور جیسے حضرت امیر حمزہ  
شہید ہوئے ہیں۔ اس تمام میدان میں جتنے مقام واقع ہیں سبکی زیارت ضروریات سے ہے  
مزار شریف تک جانے کو گدھا و گھوڑا لے کر لیتے ہیں اور گھوڑا ایک دفعہ سب حاجی ضرور چلتے ہیں۔  
اگر دوبارہ نہ تو مدینہ منورہ میں دستور قدیم کے موافق آٹھ روز گاہ دس روز قیام بہ  
ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو یہ ٹھوڑا قیام کس قدر عالی مقام رکھتا ہے کہ اربعے میں سوا  
مقامات متبرک کی زیارت کے اور کچھ کام نہیں ہوتا اور اس قلیل عرصے میں تمام زیارات پر آدھی چلی  
نہیں سکتا بلکہ حسرت رہ جاتی ہے اور یہ زمانہ کس طرح فضول حرکات یا غیر تما شے میں صرف نہونیکی  
وجہ سے صاف ظاہر ہے کہ کس درجہ خیالات کو پاک صاف اور ولین محبت خدا و رسول  
پیدا کرتا ہے گناہوں کی طبیعت سے نکالتا ہے اور آدمی کو مستحق نجات بنا دیتا ہے پس  
جس قدر وقت مدینہ منورہ میں گزرتے علاوہ نماز کے جس کا ادا ہونا حرم میں ضرور ہے سالہ  
وقت زیارات میں گزارنا چاہیے اور قیٹنا ہو سکے حرم پاک میں باادب بیٹھنا اور درود  
اور قرآن شریف میں مصروف رہنا موجب ثواب عظیم ہے۔

مساجد مدینہ منورہ جن میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہے

مسجد قبا۔ ہفتے کے دن وہاں نماز پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے۔

مسجد مجملہ۔ پہلا جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا۔

مسجد الفصح معروف بہ مسجد شمس۔

مسجد نبی قریقہ۔ مشرق جانب مسجد شمس۔

مسجد شریعہ ام ابیہیم۔ شمال مسجد قریقہ۔ حضرت امیر ابیہیم ابن رسول اللہ کی ولادت اس جگہ ہوئی تھی

مسجد نبی خضر۔ اسی سفر حضرت پیغمبر خدا بھی گئے ہیں۔

مسجد الاجاہ۔ معروف بہ مسجد نبی معاویہ۔ بقیع میں۔

- مسجد فاطمہ - بقیع میں -  
 مسجد السافلہ - حضرت امیر حمزہ کے راستے میں -  
 مسجد الفتح - متصل جبل احد -  
 مسجد سلمان فارسی - میدان جنگ انزاب -  
 مسجد نبی حرام - جبل سلع پر ایک گھاٹی میں -  
 مسجد القبلتین - مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل دُور ہے اور اسکے متصل مسجد خضر  
 ابو بکر صدیق و مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی واقع ہیں -  
 مسجد السقیاء - ایک چھوٹی مسجد ہے اور مکہ مکرمہ کے راستے میں اہل یہی ملتی ہے -  
 مسجد الرائبہ - شام کی راہ میں پہاڑی پر -  
 مسجد عینین - مغرب جانب مزار حضرت امیر حمزہ -  
 مسجد الوادی - اسکو مسجد العسکر بھی کہتے ہیں -  
 مسجد مصلی عید - مسجد ابو بکر صدیق مسجد علی مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہما  
 ایک دوسرے سے قریب تزیین واقع ہیں -  
 چاہاے متبرک مدینہ منورہ  
 معروف بہ بیر خاتم قریب مسجد قبا -  
 بیر غرس - مسجد قبا سے کچھ آگے -  
 بیر البضاہ - راہ حضرت امیر حمزہ ایک باغ میں -  
 بیر بختہ - بختہ البقیع کے قریب ایک باغ میں -  
 بیر حاکہ - دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ میں -  
 بیر عنہن - قریب مسجد الشمس ایک باغ میں -  
 بیر رومہ - شہر مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل -

اس باب میں جس قدر مقام زیارت چاہ و مساجد ہننے لکھے ہیں ہر ایک کے متعلق  
 اسکا مکمل و پیش تاریخی حال و روایات اور واقعات بھی ہیں لیکن ان فوس ہے کہ ہم اس مختصر سالہ

میں وہ سب کیفیت نظر ناظرین کرنے سے مجبور ہیں۔

علاوہ ان مقامات متبرک کے بہت اور بھی ہیں انکو بھی بوجہ طوالت عرض بیان میں نہیں لایا گیا اور سیدہ سیدہ سبب بھی مانع تھا کہ اس کے نام صحیح یا وہ نہیں ہے ہیں اور سب سے متبرک ہونے کے کوئی خاص فضیلت ہم نے نہیں پائی لیکن جستدر معنی لکھا ہے حتیٰ الامکان وائف کار اور قدیم باشندگان مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے تحقیق بھی کر لیا ہے لیکن ہمارے بیان سے یہ مطلب کی طرح نہیں ہے کہ سولے ان مقامات کے اور کو دیکھا ہی جاوے بلکہ ہم نے تو صرف ایک نوہ دکھا دیا ہے اور حجاز کو جہاں تک معلوم ہو سکے لازم ہے خود کوشش کر کے ہر مقام کو ضرور دیکھیں اور فاتحہ پڑھیں اور دعا مانگیں۔

ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ عرب کے اکثر مقامات کے نام میں توار و واقع ہو گیا ہے اور ہم نے بہت کوشش کر کے وہ ہی نام قلمبند کیے ہیں جو زیادہ مشہور ہیں تاہم اگر کسی نام کا فرق معلوم ہو تو امید ہے کہ حجاز ہر نکتہ جینی تکرین گے۔

## تبرکات

مکہ مکرمہ کا تبرک حقیقی جسکو قدرت نے مرتبہ خصوصیت عطا فرمایا ہے زمزم ہے اور اس کے بعد وہ چیز داخل تبرک ہوگی جو دہان بنائی جاوے یا جسے حرم محترم میں استعمال ہونے کے سبب سے فضیلت پائی ہو۔ مثلاً غلاف کعبہ جسکو خانہ خلد پر چڑھانے سے برکت حاصل ہوتی ہے اور تسبیح عقیق البوسیاء وغیرہ جو یہاں کے باشندے نہایت محنت سے بناتے ہیں اور خریداری انکو کاغذی میں استعمال کرتے ہیں۔ سرمہ۔ گودوسی جلیہ یعنی کوہ طور سے آتا ہے اور مکہ مکرمہ میں زمزم ملا کر پیسا جاتا ہے اور قابل استعمال ہوتا ہے اسکو وہ پختین حاصل ہیں ایک کوہ طور سے آتا دوسرے یہاں قابل استعمال ہوتا۔

مدینہ منورہ کا تبرک صرف کچورے اور چونکہ نبی کریم کو خود کچورے سے دلی غیبت تھی اور برکت دعا سے حضرت رسول مقبولؐ جب تک عسی کچور مدینہ منورہ اور اس کے نواح میں ہوتی ہے زمین کے کسی سے میں نہیں ہوتی لہذا یہ کچورہ طبع قابل تبرک و یادگار و کائنات ہے۔



دوسری چیز مدینہ منورہ کی خاک شفا ہے ہم اس بارے میں کچھ رائے زنی نہیں کر سکتے کہ اوسکو کیونکر استعمال کیا جاوے لیکن اوسکی بکرت کا ثبوت معتبر دلائل سے پایا جاتا ہے اصل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی بیمار حضرت نبی صلعم کے رویہ و حاضر ہوتا تھا تو آپ ارشاد فرماتے تھے کہ آپ سیدان میں کوٹو اور اوسکی خاک کو جسم پر لگاؤ اور بکرت ارشاد حضور کو گون کو آرام بھی ہو جاتا تھا لہذا وہ جگہ خاک شفا کے نام سے نامزد ہو گئی اور اب تک حجاج اوسکو تبرکاً ساتھ لاتے ہیں۔

تبرک جسکا نام ہے وہ بھی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا اور یقین ہے کہ ناظرین ذی وقار اوسا لکان پر ہیتر گار بھی ہمارے اس بیان سے موافقت کریں گے۔

علاوہ ازیں ہندو مکہ مکرمہ مدینہ منورہ میں تمام دنیا کی چیزیں ملتی ہیں اور خصوصاً ظروف چینی ہلکار و طلا کاری سے نازک نفیس ہوتے ہیں جو ہندوستان میں نہیں ہوتے اور کپڑا بھی ریشمی و اونی ہر قسم وضع کا جو یہاں ملتا ہے ہندوستان میں نہیں ملتا لیکن اگر ہری راکھ منطی پٹیشن ہے تو دوسری ولایت کی چیزیں جو یہاں اگر کوئین و کمونیاں تبرک خریدنا درست نہیں ہے البتہ احباب تحفہ کے لائق متصور ہیں۔ ہندوستان کی ساختہ بہت چیزیں ہیں آتی ہیں جنکو غیر ولایت کے باشندے خریدتے ہیں لیکن تبرک کی سطح تصویر نہیں کرتے۔

ہماری رائے میں اگر مکہ مکرمہ سے کسی دوست کیواسے تحفہ بھی کوئی چیز لائی جاوے تو ایسی ہی ہونی چاہیے جسکو نہ بہتے تعلق ہو اگر آپکا دوست عالم و فاضل ہے تو یہاں سے کتب عربی لیجانا چاہئیں جو ہندوستان میں نایاب ہیں اور صرف مصر و مشرق و مشام سے اگر یہاں کتب ہیں۔ امرار کے واسطے تسبیح ہر جان یعنی مونگا ایک مناسب رکھتی ہے اور یہاں یہ تسبیح دس سو پیہ سے لیکر پانچ سو سو پیہ تک قیمت کی ملتی ہے۔ کہ ہر ایک تسبیح بھی ہیں یہ جیس تک کی ملجانی ہے اور ترکیوں میں تسبیح زیادہ مقبول ہے۔

جاننا کہ مستند ولی شیم و کلایتون کا کام کیا ہوا ایسی خوبصورت اور باریک نازک کام کی ملتی ہیں کہ اونکی صناعت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور یہاں نمازین اہل سنت و جماعت ہندوستان میں بطور تجارت نہیں لگی ہیں صرف بعض دیہاتوں کو ہر یہ البتہ پہنچی ہیں۔ یہ جاننا کہ ہر گونہ لائق تحفہ ہیں۔

## ڈاک و تار برقی

ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کو بمبئی سے ہر ہفتے روانہ ہوتی ہے اوسمیں عرب کے بھی خطوط شامل ہوتے ہیں۔ انگریزی میل عرب کی ڈاک سویز میں علحدہ کر دیتا ہے اور سویز سے مصری میل جدہ کو لاتا ہے۔ بمبئی سے سویز تک صاف موسم میں نوروز اور ایام طوفانی میں گیارہ روز میں میل پہنچتا ہے اور سویز سے چار روز میں مصری میل جدہ کو پہنچاتا ہے لہذا اگر ٹھیک میل کے دن بمبئی سے خطرہ نہ ہو تو مکہ مکرمہ میں پندرہ سوین یا ستر سوین دن پہنچ سکتا ہے۔ اگر اتفاقاً مصری میل سویز میں انگریزی میل سے نہیں ملتا ہے تو اس کوئی جہاز جو سویز سے جدہ کو آتا ہے عرب کی ڈاک لے آتا ہے ورنہ در صورت نہ ملنے جہاز کے آٹھ روز کا فرق ہو جاتا ہے یعنی جیتک کہ دوسرے ہفتے میں مصری میل روانہ ہو ڈاک سویز میں ٹہری رہتی ہے۔

جن دنوں مکہ مکرمہ میں دبا ہوتی ہے تو ڈاک کے قانون میں کوئی پابندی نہیں ہوتی گاہ گاہ دو تین فیصل کی ڈاک ایک دفعہ جمع ہو کر جدہ پہنچتی ہے۔ ایام وبائی میں قریضہ کی وجہ سے مصری میل اپنی آمدورفت ترک کر دیتا ہے اور دوسرے نامہ جہاز بھی کم آتے ہیں۔ جدو یا مکہ مکرمہ بلکہ عرب کی ہر جگہ سے تمام دنیا کے مقامات کو خط و زنی نصف دن میں دو آنے کا ٹکٹ لگانا ہوتا ہے۔ عرب سے ہر ٹکٹ خط نہیں بھیجا جاتا جس خط پر ٹکٹ نہ ہو۔ ڈاک خانے واسے قبول نہیں کرتے۔ ترکی ٹکٹ ہر قیمت کے ڈاک خانے میں ملتے ہیں یہ بھی حسیطہ ہے کہ ہندوستان میں جیسا ٹکٹ پر نام یا کچھ عبارت لکھ دیتے ہیں یا لکیر بنا دیتے ہیں یہاں ترکی گورنمنٹ کے اصول کے خلاف ہے جس ٹکٹ پر لکھا ہو گا یا اور کچھ نشان ہو گا ڈاک خانے میں لیا جاوے گا۔ عرب میں ہندوستان کی طرح خط ڈاک خانے میں چینیک نہیں آتے بلکہ ماسور یا کارپردان کو دینا ہوتا ہے اور وہ اس کو وزن کر کے ٹکٹ لگا دیتا ہے یا آپ نے اگر ٹکٹ چسپان دیا ہے تو اس کو آواز کر قبول کرے گا۔ ترکی گورنمنٹ کے پوسٹ کارڈ بھی ہیں جو انٹرنیشنل کارڈ سے خوبصورت

ہیں ایک کارڈ ایک آنے کو ملتا ہے۔

جدہ مکہ کو ہر روز ڈاک جاتی ہے اور وہاں سے مدینہ منورہ کو جتنے میں ایک بار۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ایک قومی ڈاک بھی ہر روز جاتی ہے اور اسی ڈاک پر سب کارڈوائی اہل شہر و حاجیوں کی ہوتی ہے۔ سرکاری ڈاک میں فی خط دو آنے خرچ ہوتے ہیں اور قومی ڈاک میں فرسندہ کو کچھ یا نیندین تا ہے نہ یہاں پیڈ و ہیرنگ کی بحث ہے مکتوب الیہ کو البتہ خط پہونچنے پر پاؤ قرش دینا ہوتا ہے۔

ساکینین جبہ مکہ مکرمہ اور اصحاب تجارت پیشہ جنکی خط و کتابت ہر روز جاتی ہے وہ صرف ایک ریال سالانہ دیتے ہیں اور انکے خط بلا توقف اور طلبہ اندا جرت کے انکے پاس پہونچا دیے جاتے ہیں۔

قومی ڈاک میں پارسل پولندہ کچھ بھی ہو کر ایہ ٹھہر کرے پستے ہیں اور حسب ہذا پہونچا دیتے ہیں پارسل کا کارایہ وزن پر نہیں ہے بلکہ نظر و قیاس پر لیکن اگر اس ڈاک میں کچھ ہرج یا نقصان ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ اسکی ذمہ دار نہیں ہے۔

عرب ہندوستان یا کمین کو بھی منی آرڈر کا سلسلہ نہیں ہے اور پارسل بھی نہیں بھیجا جاتا صرف خط کسی وزن کے ہون جاسکتے ہیں۔ اخبار کو نہ کھلی ہوئی کتابوں کی آمد و رفت جاری ہے نہ نوٹ بھی آجاتا ہے لیکن کوئی چیز جسکا دکھائی دینا محال ہو نہیں جاسکتی۔ خط و پارسل گوشہ کشادہ و اخبار کی رجسٹری کا قاعدہ جاری ہے خط کی رجسٹری اسکے معمولی محصول سے دو نہ لیکر کر دیا جاتی ہے۔ رجسٹری سے صرف اس قدر اطمینان ہے کہ رجسٹری شدہ لفاظہ محفوظ رکھا جاتا ہے اور اسکی تلفی کا گمان کم ہے لیکن اگر کسی رجسٹری شدہ لفاظہ میں کوئی نوٹ بند ہو اور وہ کم ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ فرسندہ کے اظہار قعدہ و مالیت کا یقین اعتبار کرے گی نہ اس عوی کا کچھ نتیجہ مفید ہوگا بلکہ وہ اپنے قانون کے موافق عمل متا کرے گی۔

جدہ مکہ مکرمہ سے ہر ملک و ہر شہر کو سلسلہ تار برقی جاری ہے ہر جگہ کافی لفظ مختلف محصول ہے لیکن ہندوستان کے ہر شہر کے واسطے فی لفظ قریب تین روپیہ کے

بتوایا اور نام پتہ وغیرہ ہر چیز ایشیا کر لیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ سے تار کا سلسلہ نہیں ہے۔ ہندوستان کے باشندے جھکو ایام تیارم عرب میں تیار پر خبر دینا ہوا اور ان کا نام کئی کروڑوں میں لکھا جاتا ہوا اور پتے کے واسطے بھی اس طرح کئی لفظ درکار ہوتے ہوں اور اگر کوئی نام یا کامل پتہ نہ لکھیں تو مکتوب لیکھ کو پہونچنے میں دشواری کا خیال ہو۔ انکو چاہیے کہ ایک چھوٹا نام تجویز کر کے دونوں مقاموں کے تار آفس میں اپنا مکتوب لکھ کر کیا ہوتا ہے کہ اس ترکیب سے انکو موصول کی تخفیف ہوگی اور تار بھی آسانی سے پہونچ سکے گا۔

بجودہ سے کہہ کر نہ تار کا فی لفظ قریب ایک لکھ کے لیا جاتا ہے لیکن اس میں بھی پتہ صاف نہیں ہے۔ ترکی تار واے ہر زبان و ہر خط میں سولے اردو کے تار بھیج دیتے ہیں چونکہ اردو زبان کا یہاں رواج نہیں ہے اس لیے انکو تامل ہے ورنہ اردو میں بھی بھیجنے میں دریغ نہوتا۔

## قہوہ خانجات عرب

ملک عرب میں دستور یہ ہے کہ ہر محلے اور عام گذرگاہ اور مقامات آغوش پر کسی مکان یا دوکان میں گریہ قہوہ خانہ قائم کر لیتے ہیں بیٹھے کا سامان ملکی رواج کے موافق مہیا ہوتا ہے ہر آدمی بلا تمیز و تبعیض اس میں آجاسکتا ہے اور جو چیز چاہے قہوہ خانہ منظور ہو طلب کر سکتا ہے مگر قہوہ خانہ بلا غریب ہر چیز مطلوب پیش کرے گا اور جتنک ل چاہے بیٹھے رہے وہ ہر تنہا خلی نہوگا چٹے وقت لازم ہے کہ خود اسکو بلا کر جو کچھ چاہے وغیرہ خریدے اور اسکی قیمت دیدی جاوے اور درحالیکہ آپ قبل از نصحت خود ادا کر نیٹے بلکہ اسکی طلب پر بیٹھے تو وہ ناواقف خیال کرے گا۔ اس طرح قہوہ کی قیمت مکلف قہوہ خانوں میں ادا کرتے اور معمولی میں اس سے بھی کم ہوتی ہے۔

زمین کے وقت قہوہ خانے میں بیٹھے سے ایک تفریح بھی ہوتی اور اسکی رسم و رواج پر لگائی جاتی ہے گرمی کے موسم میں اکثر عربا سے قہوہ خانوں میں جو کتا نہ شہر پر یا ہوا زیادہ ہونے کے موقع پر واقع ہیں رات کو سویا بھی کرتے ہیں اگر ہمارے ماحیون کو عربی رواج

سے کامل واقفیت ہو با کوئی عرب اور کارِ فنی ساتھ ہو تو وہ بھی شب گزاریا سکتے ہیں۔ کرایہ رات کے سوئے کا ڈیڑھ فرش کبھی کچھ زیادہ دینا ہو گا۔ بچھونا گھر سے لیجنا پڑیگا تمہوہ خاصہ میں صرف چار پائی جسکو وہ کرسی کہتے ہیں ملے گی۔

یہ بھی بال ہے کہ اگر آپ تمہوہ خانہ میں بیٹھے ہیں اور کوئی آپ کا شناسا خصوصاً آپ کے پاس سے گزرے تو اسکی تواضع ضرور ہے۔ اگر کوئی موقوف کار آپ کے قریب آکر بیٹھنا چاہے تو حتی المقدور اسکو اپنے پاس بلایا جاوے اور اگر کسی جہ سے وہ دوسری جگہ رہنا پسند کرے تاہم اگر آپ اس سے پہلے بیٹھے ہوئے ہیں تو لازم ہے کہ آپ اسکو تمہوہ و چار وغیرہ پلا دیں یعنی آپ اسکی قیمت ادا کریں۔

## وایسی وطن

حاجیوں کو مکہ مکرمہ سے رخصت کے وقت عجیب طرح کی حسرت ہوتی ہے اور جبکہ وہ سامان سوانگی تیار کر کے طواف الوداعی کے واسطے حرم میں آتے ہیں تو انکے چہرہ دئے رنج و محن صاف نمایاں ہوتا ہے اور اختتام طواف کے بعد جبکہ معلم الفاظ الوداعی پڑھتا ہے اور نماز و دعا کے بعد حجاز سو کو بوسہ دیکر رخصت ہوتے ہیں تو اسوقت مایوسی اس درجہ غلبہ کرتی ہے کہ بیشتر ہر آدمی بیساختہ رو پڑتا ہے۔

حج کے بعد اور مدینہ منورہ کے قافلہ واپس آنے پر جدہ میں جو جہاز موجود ہوتے ہیں انکی آخر حاجیوں کو اپنے معلوم کی معرفت ملتی رہتی ہے۔

مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر ایک دو روز جدہ میں قیام ہوتا ہے اور جہاز ہر روز ہو کر روانہ ہو جاتے ہیں جاتے وقت قرظینہ وغیرہ کا قصہ پیش نہیں آتا اسلئے جدہ سے گیارہ سے چودہ دن میں جیسا کہ جہانگیر فرمایا ہو سافر بنی میں ہو بیچ جاتے ہیں۔ لہذا ضرور نہیں ہے کہ کھانے پینے کا سامان اسقدر زیادہ ساتھ لیا جاوے جتنا کہ ہندوستان سے چلتے وقت بہراہ تھا۔ اور ظن غالب ہے کہ وہاں کے وقت ماحولی اپنے فانی تجربے کے موافق بھی زیادتی اسباب گوارا کرے۔ زائد اسباب و محض وغیرہ کا جسکا واپس لانا ضرور نہیں ہے بلکہ کچھ

فقراء و مساکین (یا جو اسکے لائق ہوں) کو دیدی جاوے اور بچاے اوس انبار کے کہ مکرر کے تبرکات لانا چاہئیں۔

شغف جہد میں ہونچو بھروسہ حاجی اپنے مطوف کو اور بعض کسی سکین یا اہل جہد یا مکرر کو جو اونکی خدمت میں رہا ہو دیدیتے ہیں اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے ورنہ وہ چیز لانے کے قابل نہیں ہیں۔ بعض بچہ ڈالتے ہیں مگر اس وقت میں جب کو دس یا لکھ خریدا گیا ہو دویا کو بکائی شکل بکتا ہے۔ جہد میں آپ کو امن ہی دکلاے مطوف کے مکانوں میں جگہ ملیگی جہاں آپ آتے تو قیام کیلئے چلے ہیں اور کرایہ وغیرہ کا وہی اصول ہوگا جو پہلے تھا۔ جہاز کا کرایہ بھی نہیں دلائے کی معرفت ہوگا اور بعض وقت ایسی ہی تشویش و اذیت پہونچو گی جو آپ نے بھی دیکھی ہے تاہم جو جہاز بندر جہد میں موجود ہو اور اسکے ٹکٹ بھی بکتے ہوں اور اسکی روانگی یقینی ہوتی ہے۔ حتیٰ المقدور جہاز کا ٹکٹ خریدنے میں ہمان بھی کسی قدر ہوشیار رہنا ضرور ہے۔

اگر اتفاقاً یہ آپ سے وقت جہد میں آئے جبکہ جہاز روانہ ہو گیا یا کوئی اور موجود نہ ہو تو صرف والاوں کے کہنے پر بلا و ثوق کامل صرف جہاز کے آنی کی خبر سنکر ٹکٹ خرید لینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر موجود جہاز جس کا ٹکٹ آپ نے خرید لیا اور اس میں جانیکیو مجبور ہو گئے لیکن اس سے پہلے کوئی اور جہاز آگیا تو آپکی روانگی میں تاخیر ہو جاوے گی۔

عامس کوک اینڈ سن کا یا اور دوسری کمپنی کا واپسی کا ٹکٹ ہم نے اپنے تجربے کے موافق ہمیشہ نفع خیز دیکھا واپسی کا ٹکٹ بمبئی سے نہایت مناسب قیمت کو ملتا ہے۔ ہمنے عرصے سے اندازہ کیا ہے اور ہزار بار حاجی بھی جانتے ہیں کہ حج و مدینہ منورہ کے قافلے کے بعد ہمیشہ جہاز تین دہریہ کو گئے ہیں اس حساب سے فی آدمی کم از کم دس دہریہ فرق ہو جاتا ہے اور علی بنیابی حال دوسرے درجن کا بھی سمجھنا چاہیے۔

واپسی کے وقت کھانے پانی اور سبب وغیرہ جہاز پر رکھنے کا وہی بندوبست ہوگا جیسا بمبئی سے آتے وقت کیا گیا ہے والسلام۔

## حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر کام کی ابتدا اللہ کے نام سے چاہیے۔ جس بات میں اول نام خدا اور ذکر رسول آجاتا ہے اس میں بلاشبہ برکت ہوتی ہے اور وہ سلسلہ بخیر و خوبی از اول تا آخر انجام پاتا ہے ایسے حضور نبی کریم صلعم نے قریب قریب ہر موقع و ضرورت کے واسطے دعائیں تعلیم فرمائی ہیں اور ان کا عمل ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اس رسالے میں ہم صرف دو دعائیں نظر حجاج کرتے ہیں جو ان کو ہنگام حج میں ضرور ہیں اور نیز دیگر دعائیں بھی لکھے دیتے ہیں جن کا ورد مقامات متبرکہ اور زیارت گاہ پر و اتقان رموز دین نے تجویز کیا ہے ہمیں حتی المقدور وسیع درعا و اتقانی ہے جن کا حفظ و ورد حجاج کو ضرور ہے اور معتبر علماء کہ مکرمہ سے ہر طرح تحقیق و تنقیح کر لی گئی ہے کہ یہی دعائیں سہل و مختصر اور مروجہ ہیں۔

اگرچہ مناسب یہی ہے کہ جو دعا جس موقع کے واسطے مقرر ہو چکی ہے اس کا ہی استعمال حسن اولیٰ ہے لیکن اگر کسی کو سب یاد نہ ہو سکیں اور ہر جگہ کتاب بھی ساتھ ساتھ رکھیں تکلف ہو تو جو کچھ یاد ہے یا جس کا ادا آسانی ہو سکتا ہو یا کوئی رکوع و حصہ قرآن شریف کا کافی ہوگا اور مخصوص زیارت قبور کے واسطے اگر یہ دعائیں جو ہم ذیل میں لکھیں گے بطور کامل یاد نہ ہو سکیں تو کوئی حصہ قرآن پاک کا مثل سورۃ فاتحہ و قل وغیرہ پس ہے نیز درود شریف سب سے اولیٰ ہے اور سورۃ

الہاک زیارات قبور کے لیے مخصوص ہے۔

۱۔ سفر حج کے ارادے سے گھر سے باہر اگر اول دو رکعت نماز ادا کرنا اور یہ دعا پڑھنا چاہیے پھر آتہ الکرسی، سورہ اخلاص پڑھ کر سوار کی طرف متوجہ ہو۔  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْجَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْعَلَدِ  
 وَالْأَصْحَابِ وَالْأَهْوَانِ احْفَظْنَا وَآيَاكُمْ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاذُكُمْ بِكُمْ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ  
 عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَمَا لِي وَدِينِي اللَّهُمَّ بِكَ  
 أُنْتَشِرْتُ وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اِهْتَصِمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ سَرِّ دُنِي  
 التَّقْوَى وَخَفِّرْ لِي دُنُوِي وَدَجِّهِنِي لِلْخَيْرَاتِ آمِينَ تَوَجَّهْتُ۔

۲۔ جہاز پر سوار ہونے کی دعا۔

بِسْمِ اللَّهِ وَمَا قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضِ جَمِيعًا قَبْلَ تِلْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ يَجْعَلُ لِي  
 وَمَنْ سَهْلًا رَيْبِي لَعَفُوْكَ الرَّحِيْمِ۔

۳۔ احرام قرآن لینے حج و عمرے کی نیت۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَلَيْسَ رَهَائِي وَقَبْلَهُمَا مِنِّي وَأَعِزِّي عَلَيْهِمَا  
 وَبَارِكْ لِي فِيهِمَا تَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلَّهِ تَعَالَى۔

۴۔ احرام تمتع لینے عمرہ کی نیت۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَلَيْسَ رَهَائِي وَقَبْلَهُمَا مِنِّي وَأَعِزِّي عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لِي فِيهِمَا  
 تَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا لِلَّهِ تَعَالَى۔

۵۔ احرام افراد یعنی صرف حج کی نیت۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَلَيْسَ رَهَائِي وَقَبْلَهُ مِنِّي وَأَعِزِّي عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِي فِيهِ  
 تَوَيْتُ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهِ لِلَّهِ تَعَالَى۔

۶۔ عبارت لبیک۔ جسکو حالت احرام میں قافلاً پڑھتے رہتے ہیں۔



اَللّٰهُمَّ لَيْسَ لَكَ لَيْسَ يَكُ لَكَ لَيْسَ اِنَّ الْحَكْمَ وَالْغَلَّةَ لَكَ وَالْمَلِكَ  
لَا شَيْءَ يَكُ لَكَ -

۷۔ زمین حرم یعنی میقات میں داخل ہونے کی دعا۔  
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَخَرِّهُ عَنِّيْ وَخَرِّ عَنِّيْ وَخَرِّ عَنِّيْ النَّارَ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ مِنْ عَدَلِ اِيَّاكَ يَوْمَ تُنَبِّهَتْ عِبَادُكَ فَاَجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَا اِيَّاكَ وَاهْل  
طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ الثَّوَابُ الذَّحِيْمُ۔ نیز اس دعا کے بعد لے لیں  
جی کسا چاہیے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَأَلِ اللّٰهِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْمُرْ رُؤُوسَ سَفَرِ  
پڑھے اور اس وقت سوتا داخل ہونے کے بعد کہہ کر کہ حمد و ثنا باری تعالیٰ میں شغول رہی۔  
۸۔ شہر مکہ مکرمہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھنا چاہیے۔  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَوَارًا وَارْزُقْنِيْ بِهَا حَلَاكًا۔

۹۔ مسجد الحرام یعنی حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔  
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَفْرِجْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هَذَا اَنْ تَصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمْنِيْ وَتَقْبَلَ عِلْمِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعِ حَنِيْ وَتُرِدِّيْ۔  
۱۰۔ حجر اسود کے قریب بنظ طواف جا کر پڑھنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَتِ  
السَّلَامُ وَاَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكَ رَبُّنَا وَتَعَالٰتِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ  
اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَسْرِيفًا وَهَابًا وَزِدْ مِنْ تَعْظِيْمِهِ وَتَسْرِيفِهِ مِنْ  
حُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيْمًا وَتَسْرِيفًا وَهَابًا۔

۱۱۔ نیت طواف۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةً  
سَبْعًا طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ۔

لیکن یہاں در ہے کہ اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور اگر عمرے کا ہے تو لفظ عمرہ

کہا جاوے اور اگر طواف نفلی ہے تو دونوں لفظ عبارت بالا میں کم کر دیے جاویں  
۱۲۔ نیت طواف کو بعد حجر اسود کے سامنے یہ دعا پڑھ کر اور اگر انبوه مانع ہو تو

حجر اسود کو بوسہ دیکر طواف شروع کرنا چاہیے۔

بعض علماء نے طواف کے ہر پھیرے میں حجر اسود کو بوسہ دینا کہاہے لیکن  
ایام حج میں ضرور کثرت خلق مانع ہوتی ہے لہذا آخر پھیرے میں اگر آسانی ممکن ہو  
تو ضرور ہی بوسہ دیا جاوے۔

هَيْمِ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ۔

۱۳۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُنَايِكَ وَتَصَدَّقْ بِكِتَابِكَ وَوَقَّاعٍ بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاءًا  
بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ۔

۱۴۔ طواف کے سات پھیروں میں مفصلہ ذیل سات دعائیں پڑھی جاویں  
اور ہر پھیرے اور اسکی دعا کے ختم پر اس دعا کو بھی زیادہ کر لیا جاوے۔

سَرَّيْنَا آيَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ آتَيْنَا لَكَ آيَاتِنَا فَاحْزِنَا  
الْحِجَّةَ مَعَ الْاَمْرِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

### ادعیہ طواف

۱۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا حَوْلُ وَلَا قُوَّةُ وَلَا  
يَا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أُنَايِكَ وَتَصَدَّقْ بِكِتَابِكَ وَوَقَّاعٍ بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاءًا بِسُنَّةِ  
نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ  
وَالْعَافِيَةَ وَالْعَافَاتِ لِلدَّائِمَةِ فِي الدِّينِ وَالْأَمْرِ وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْحِجَّةِ وَالْحَاجَّةِ مِنَ النَّارِ  
اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَجْرَةَ حَجْرَتُكَ وَالْأَمْنَ آمَنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ  
وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنْتَ مُبْدِكُ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ خَرَجْتُ مِنْهَا وَمَا أَوْفَيْتُنِي  
عَلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ الْإِيمَانَ وَتَرْتِيبُهُ فِي قُلُوبِنَا وَلَكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ

وَالْعَصِيَّانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ فَنِي عَذَابِكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُكَ اللَّهُمَّ  
الرُّزْقِي الْجَنَّةَ بِفَيْزِ حِسَابٍ -

۳- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشَّرِّ وَالشَّقَاقِ وَالنَّفَاقِ وَسُوءِ الْخُلُقِ  
وَسُوءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ضَرَاكَ  
وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَعِيًّا مَبْرُورًا وَحَجًّا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَعَمَلًا صَالِحًا

مَقْبُولًا وَتَجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَالِمُ مَا فِي الصُّدُورِ أَرْجُو خَيْرِي يَا اللَّهُ مِنْ الطَّلَاطِ  
إِلَى الثَّوَابِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَائِثِ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةِ  
مِنْ كُلِّ آثِمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَفُوقٍ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَتِّعْنِي  
بِمَا سَرَّ قَلْبِي وَبَارِكْ لِي فِي مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَخْلِفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي مِنْكَ خَيْرٌ  
۵- اللَّهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ  
وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَسِقْفِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَرِبَهُ هَذِهِ مَرَّةً لَا تَطْمَئِنُّ بَعْدَهَا أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ  
خَيْرِ مَا سَأَلْتَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّ مَا سَعَاكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
الْجَنَّةَ وَنِعْمَهَا وَمَا يُقَرَّبُ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ -

۶- اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حَقًّا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحَقًّا كَثِيرَةً  
فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاعْفُ عَنِّي وَمَا كَانَ مِنْ خَلْقِكَ  
فَعَفِّ عَنِّي وَأَعِزَّنِي بِحُدُودِكَ عَنْ حُرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ بِفَضْلِكَ  
عَمَّنْ سِوَاكَ وَيَا وَاسِعَ الْغُفْرِ اللَّهُمَّ إِنَّ نَبِيَّكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ  
وَأَنْتَ يَا اللَّهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ لِحُبِّ الْعَفْوِ فَاعْفُ عَنِّي -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِمَانًا كَامِلًا وَيَقِينًا صَادِقًا وَزُقًا سَعِيًّا  
وَلِسَانًا شَاعِرًا لِسَانًا ذَكَاةً وَخَلَدًا طَلِبًا وَتَوْبَةً لَصُوحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْبُورِ

وَرِاحَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَقَوبَةً عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْقَوْلُ نَزَّاجِلُهُ  
وَالنَّجَاةُ مِنَ النَّارِ بِحِمَّتِكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا: اللَّهُمَّ إِنِّي بِالصَّلَاةِ الْخَالِيَةِ

۵۸- بعد طواف در میان حجر اسود و دروازه کعبه ستماسه که از آیه های زیر است  
 اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأَهْلِنَا  
 وَإِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْهَيْبَةِ يَا مُنِ  
 فَكَرِهُ حَسَانِ اللَّهُمَّ احْسِنْ عَمَّا قَبَلْنَا فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَخَلِّصْنَا مِنْ جَهَنَّمَ  
 وَعَذَابِ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ رَاغِبٌ إِلَيْكَ تَهَنُّتُ بِأَيْدِيكَ الْبُزْمِ  
 بِأَعْيُنِيكَ مُتَدَلِّلٌ بِبَيْنِ يَدَيْكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عَذَابَكَ مِنَ النَّاسِ  
 يَا قَدِيرُ اللَّهُمَّ احْسِنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَنْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعِ وَزِيرِي  
 وَتُصَلِّحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُسَوِّرَ لِي فِي قَهْرِي وَتُعْفِيَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ  
 الدَّارَ جَاءَ الْعَالَمِينَ الْجَنَّةَ الْإِيمَانِ

۱۶۔ مقام ابراہیم کی طرف برائے ادا سے نماز واجب الطواف جاتی وقت یوں کہنا چاہیے  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ صَلَّیْ

۱۰۔ دعا واسطی پڑھنے پر نماز واجب الطواف کے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مِسرِّي وَعِلَادَتِي فَأَقْبِلْ مَعْدِنِي وَتَعْلَمُ مَا جِئْتُ  
فَاعْطِنِي سَوْءَ إِلَى وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا  
يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِلُنِي إِلَى مَا كُتِبَ لِي وَرَبِّ مَا قَسَمْتَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّحِيمِينَ

۱۸۔ زمزم پتھر وقت دعا کے ذیل پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَزَقًّا وَاسْعَاءَ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ  
وَسَقَمٍ بِحَبْلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

۱۹۔ صفایہ جاتے وقت بیڑھنے کی دعا۔

أَبْدَأْتُ بِكَ يَا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْقَافُ وَالْكَافُ



اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لِمَنْ دَعَاكَ هَهنا  
 فَاعْفِرْ لَنَا كَمَا أَمَرْتَنَا إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ رَبَّنَا إِنَّا سَبَحْنَا بِكَ بِتَنَادٍ  
 لِلْإِيمَانِ أَنْ آمَنُوا بِكَ فَاثْمَرْنَا بِكَ فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّ  
 مَعَ لَا يَسِرَّ أَسْرَانَا وَتَنَامَا وَعَدْنَا عَارُ سُلُوكِ وَلَا تُخَيِّرْنَا يَا مَعْ لِقَاءَكَ إِنَّكَ  
 لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ وَكَلْنَا وَإِلَيْكَ آيُنَا وَإِلَيْكَ الْحُجْرُ رَبَّنَا غُفِرَ لَنَا  
 وَكَافِرْنَا الَّذِينَ سَبَقُوا نَايَا الْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا  
 رَبَّنَا إِنَّكَ سَمِيعٌ نَهِيهِمْ رَبَّنَا إِنَّهُمْ لَنَا فِي رَأْفَةٍ غُفِرَ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلَهُ وَآخِرَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ  
 أَسْتَغْفِرُكَ بِكَ نَبِيٍّ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ رَبِّ رَحْمَتِي عِلْمًا وَلَا تَنْعِ قَلْبِي  
 بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اللَّهُمَّ عَافِنِي  
 فِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
 الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ تَحِيُّبِكَ وَبِعَافَاكَ مِنْ عِقَابِكَ  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْيِي شَيْئًا عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ  
 حَتَّى تَرْضَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ  
 وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ  
 الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْعَمَلُ الْيَمِينُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي إِلَى سُلُوكِهِ لَا تُلْزِمْنِي حَتَّى تَتَوَقَّأَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَبْرِي نُورًا فِي سَمْعِي نُورًا فِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ  
 لِي صَدْرِي وَبَشِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ قَسَاوِصِ الصُّلْبِ  
 وَفَسَاتِ الْأُمُورِ فَلْنِهِ الْعَقْدُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَكُ فِي الْأَهَارِ  
 وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتِ بِهِ الرِّيحُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ سُبْحَانَكَ مَا عَدَاكَ الْحَقُّ  
 عِبَادُكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا عَدَاكَ الْحَقُّ عِبَادُكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ ذِكْرُكَ

حَقِّ ذِكْرِكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرَكَ نَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا قَصَدْنَا لَكَ  
حَقَّ قَصْدِكَ يَا اللَّهُ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْفِرْ  
وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ  
عِبَادَكَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَلَقِّنِي بِالنُّقَى وَاعْفِرْ لِي بِالْآخِرَةِ وَالْأُولَى  
اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَدَحْمِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ الْعِلْمَ الْمَقِيمَ الَّذِي لَا يَحْوُلُ وَلَا يَزُولُ أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي عَاوِدُ  
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا آتَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا سَخَعْنَا اللَّهُمَّ تَوْفِقْنَا مُسْلِمِينَ وَاجْعَلْنَا  
بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَرَايَا وَلَا مُتَّفِقِينَ رَبِّ يَسِّرْ لَكَ هَسْرَتِي رَبِّ تَهَيَّأْ بِالْخَيْرِ  
إِنَّ الصَّفَا وَالْمُرَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ أَعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ  
عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ مُبِينٌ

۳۳۔ سعی کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَأَمُتْ عَنَّا وَعَلَى طَاعَتِكَ وَشُكْرِكَ أَحِينَا  
وَعَلَى الْإِيمَانِ وَلَا سُلَامَ إِلَّا بِكَ جَمِيعًا وَفَنَّا وَأَنْتَ رَاضٍ عَنَّا اللَّهُمَّ إِنِّي  
بِتُوبَتِكَ الْعَاجِئِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَرْحَمُنِي أَنْ تَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْبَغِي وَأَرْزُقْنِي  
حَسَنَ النَّظَرِ فَمَا يَرْضَاكَ عَمِّي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۳۴۔ بال کترواتے یا سر منڈواتے وقت پڑھنے کی دعا۔

أَسْأَلُكَ اللَّهُ عَلَى مَا هَدَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَفَضْلًا سَخَّرَ اللَّهُمَّ  
خَلْقَكَ وَاجْتَبَيْتَنِي بَيْنَكَ فَأَجْعَلْنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَعِزَّنِي  
بِمَا سَيِّئْتَهُ وَارْفَعْ لِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اللَّهُمَّ يَا ذَا الْقُدْرَةِ  
مَتَى اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَا قَاسِمَ الْغَفَرَةِ آمِينَ

۳۵۔ شب عرفہ میں دعا مذکورہ ذیل کو سنائیں کہ ہر بار پڑھنا قبولیت ماہات

کے واسطے اترے عظیم رکھتا ہے۔  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَكَ



فِي الْجَنَّةِ رَحْمَةً سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاءُ مُبْتَحَاتِ الَّذِي فِي الْمَهْلَاءِ رُفْحُهُ  
 سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا تَجَاءُ مِنْهُ إِلَّا اللَّهُ  
 ١٢٥ - عَنَاتٍ بِرَبِّهِمْ خَلِجُهُ رَعَا سَ فَرِيل كَا وَرُكُلَا جَا سَ -

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 بِالْهُدَى وَنَقِيٍّ وَغَنِيٍّ بِالْقَوَى وَاعْفُورِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ جَعَلْ  
 حَجَّامِي وَسَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا سَاقِيًّا  
 وَلَيْتَ مَا بِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوسَةِ الصَّدْرِ  
 وَشَتَاتِ الْأُمْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَى وَزَيِّنَا بِالْقَوَى وَاعْفُورِي كُنَا  
 فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا حَلَالًا حَلَالًا حَلَالًا حَلَالًا حَلَالًا  
 أَنْتَ إِصْرَتِي بِالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ وَالْأَمَارِ  
 يَا أَحْلَيْتَ مِنْ خَيْرِ خَيْرِيهِ الْيَنَاءُ كَيْسَرُ كُنَا وَمَا كُنَا مِنْ شَرِّ مَكْرُهُ الْيَنَاءُ  
 وَجَنَابُهُ وَكَانَتْ مِنْهُ الْيَنَاءُ مَعْدُومٌ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا إِلَى اللَّهِ الْيَنَاءُ اللَّهُ وَجَدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمَلِكُ وَالْهُدَى وَكَيْسَرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي صَدْرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي  
 قَلْبِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَشَرِّ لِي أَمْرِي وَاعْفُورِيكَ مِنْ  
 وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَكُنْتُ لِي مَرْقَدًا ابْنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا يَلِي فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِي فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا يَلِي فِي الرِّيحِ وَشَرِّ مَا يَلِي  
 الدَّهْرِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ نَبِيَّكَ وَاعْفُورِيكَ مِنْ شَرِّ مَا سَأَلْتُكَ  
 بِهِ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا  
 لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ رَبِّ اجْعَلْهُ مَقِيلًا لِلصَّلَاةِ وَمِنْ خَيْرِ رَحْمَتِي رَبَّنَا  
 وَتَقَبَّلْ حَقَائِدَ رَبَّنَا غُفْرِي وَفِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ



سَرَّ ارْتَحَمْنَا كَمَا رَبَّنَا فِي صَغِيرَاتِنَا غَفِرَ لَنَا وَكَفَّرَ عَنْنَا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْإِيمَانِ  
وَلَا تَجْعَلْ فِي تَلَوْنَا غِلَاظَ الْأَذْيَانِ اسْفُورَ رَبَّنَا إِنَّكَ رَوْفٌ رَحِيمٌ رَبَّنَا إِنَّكَ  
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبَّ مَمْلَأَاتُكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ كَافُونَ وَلَا تُهَوِّ  
إِلَّا بِأَمْرِ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَلَيْسَ بِكَ تَعْلَمُ وَرَى مَكَانِي وَكَسَحَ مَلَايِي وَعَلِمَ  
سِرَّيَّ وَعَلَانِيَّتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي يَا أَلْبَاسُ الْفَقِيرُ أَلَسْتَ غَنِيَّةً  
الْمُسْتَجِيرُ الْوَجَلُ الْمَشْفِقُ الْمَقْرُ الْعُتْرُوفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِينِ وَتَجْعَلْ  
إِلَيْكَ الْبَتَّحَالُ الْمَكْنُونُ الدَّلِيلُ فَادْعُوكَ دَعَاءَ الْخَائِفِ الْغَرِيبِ مَنْ خَضَعَتْ  
لَكَ رَقَبَتَهُ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفُجِلَ لَكَ جَسَدُهُ وَدَعَمَ لَكَ أَلْفَهُ أَلَلْهُمَّ  
لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيقًا وَكَفِّنْ لِي رَوْفَ الرَّحِيمِ يَا خَيْرَ السُّؤَالِينَ  
وَيَا خَيْرَ الْمُطْلَبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۲۶۔ شہر الحرام واقع ہندوستان میں پڑھنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ يَجْعَلْ الشَّعْرَ الْحَرَامَ وَالْبَيْتَ الْحَرَامَ وَالْمَشْهُورَ الْحَرَامَ اِمَوالاً لِّكَ وَالْمَقَامَ بَلَّغْ  
رَوْفَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُنَّ الْحَقَّ وَالسَّلَامَ وَادْخُلْنَا دَارَ السَّلَامِ وَالْجَلِيلِ الْكَرِيمِ

۲۷۔ مہینہ نکدرین مارتے وقت ہر نکلنے کی سہ ماہیہ دعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الْكَبْرِ اَعْمَا لِلشَّيْطَانِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ۔

۲۸۔ قربانی ذبح کر کے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ وَجَّهْ لِي الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا مَا اَنَا مِنَ الْمَشْرُوكِينَ  
اَنْ صَلَوَاتِي وَرَحْمَتِي وَفِيَايَ وَمَا فِي يَدَيْكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا مِثْرَ لَكَ وَبِذَلِكَ  
أُمِرْتُ وَنَاوَلْتُ السَّلِيلِينَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هَذَا النُّسْكَ وَاجْعَلْهَا قَرِيبًا  
وَلِيَّ حُجَّتِكَ وَحُجَّتِمْ اَجْمَعِينَ عَلَيْنَا۔

۲۹۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہوے۔

سَبَّحْتَ اَدْخَلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ خُرُوجَ صِدْقٍ اَجْعَلْنِيْ  
مِنْ مَلَائِكَتِكَ سَلَامًا اَنَا اَصِلُّوْا۔

۳۵۔ دار خدیجہ الکبریٰ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْبَضْعَةِ الْهَلْهَلَى وَأَوَّلَادِهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ  
كَسْرًا مُؤَنَّا وَشَرْحَ صَدْرٍ وَرَأَوْا خَيْرَ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ  
فِي هَذَا الْحَجِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِ مَنَاهُذِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنَّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۶۔ دعا ہنگام زیارت مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللَّهُمَّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَى وَأَمِينِكَ عَلَى أَوْجِ  
السَّمَاءِ طَهَّرْ قُلُوبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يَبَاعِدُنَا عَنْ مَشَاهِدَتِكَ وَتَحْبُّبَاتِكَ  
وَأَمَلْنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَجَمَاعَتِهِ وَالشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَدْعُكَ فِي هَذَا الْحَجِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِ مَنَاهُذِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا  
مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۷۔ زیارت دوکان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ الْكَتَبُ لِي يَا اللَّهُ عِنْدَكَ بَرَأتٌ وَعِثْقَاتُ النَّارِ وَأَمَانَتُ  
الْعَدَابِ وَجَوْلَانُ عَلَى الصِّرَاطِ وَنَجَاتٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَعَاقِبَةٌ إِلَى الْخَيْرِ تَوْفِي مُسْلِمًا  
مُؤْمِنًا وَحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ فِي هَذَا الْحَجِّ الشَّرِيفِ مِنْ  
يَوْمِ مَنَاهُذِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۸۔ مولد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ وَدَّ الْعِلْمُ قَلْبِي وَاسْتَعْلَى لِحَاظِيكَ بَدَنِي وَخَلَصَ مِنْ لِفَاتِنِ  
مَسْرِي وَاشْغَلَ بِكَ غَيْبَارُ فِكْرِي وَتَوَقَّيْتُ شَرَّ سَائِسِ الشَّيْطَانِ وَأَخْبِرْنِي مِثْلَهُ  
يَا رَحْمَنُ بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ فِي هَذَا الْحَجِّ الشَّرِيفِ  
مِنْ يَوْمِ مَنَاهُذِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۴۔ زیارت وار النخیران کے وقت کی دعا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِنَّمَا نَاكَ مِلَّةً يَبْتَغِي قَلْبِي يَقْبَلُنَا صَادِقًا قَاتِحًا أَعْلَمُ  
أَنْ لَا يُصَلِّيَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي أَنْ وَلِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ  
فِي هَذَا الْحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمٍ مَنَاحِدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۵۔ دعا واسطی پڑھنے زیارت فارحاجو جبل نور پر واقع ہے۔

اللَّهُمَّ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصِدِّقِهِ كَثِيرًا أُمُورًا وَاشْرَحْ صَدْرِي  
وَنُورْ قَلْبِي وَأَخْلِمْ مَا فِي نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّكَ لَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَنتَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ فِي هَذَا الْحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمٍ مَنَاحِدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۶۔ جبل ابوقبیس کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ هَلَالٍ وَكَوْنِ حَجٍّ وَاعْتَمِرْ وَأَشْفِقْ لَهُ الْقَرْمَذِينَ  
اللَّهُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيًا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ فِي  
هَذَا الْحَلِّ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمٍ مَنَاحِدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۷۔ قبرستان جنت العلین داخل ہو کر وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ إِنَّ إِلَهَكُمْ اللَّهُ أَهْلَ خَاسِرٍ مُؤْمِنِينَ  
الْمُتَّقِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَنَحْنُ أَنْشَاءُ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْقُوقُ ابْتِشَارُ بَاتِ السَّاعَةِ  
أَتَيْهِ لَا رَيْبَ فِيهَا وَإِنْ تَبِعَتْ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَدْعُكَ عِنْدَكُمْ شَهَادَةً  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۸۔ زیارت قبر حضرت خدیجہ الکبریٰ پر یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ (واقع جنت البقیہ)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِي يَا خَدِيجَةَ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَفْعَةَ  
الْمُطَهَّرَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَوِيَّةَ الْمُرْتَضَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَانْصَالِكَ

أَحْسَنَ الْإِحْسَانِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مِثْلَ مَنْزِلِكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَا وَكَأَوْدَعْتُ عِنْدَكَ  
شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۷۵۔ زیارت حضرت جنابہ آمنہ رضویہ یون پڑھنا چاہیے۔ (واقع خشت علی)  
السلام عليك يا سيدتنا امنية يا امة المصطفى السلام عليك يا امة الرضا  
سري امة العالي عنك وارضا الى احسن الرضى وجعل الجنة منزلك  
ومسكنك وما وناي ودعيت عندك شهادة ان لا اله الا الله واشهد  
ان محمدا عبده ورسوله۔

۷۶۔ زیارت حضرت قاسم ابن سواد رضی اللہ عنہ والہ وسلم پر پڑھ کر (جنت علی)  
السلام عليك يا سيدنا واسم ابن رسول الله السلام عليك يا ابن  
حبيب الله السلام عليك يا ابن نبي الله السلام عليك يا ابن المصطفى  
عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة منزلك ومسكنك وما وناي  
ودعيت عندك شهادة ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۷۷۔ زیارت حضرت عبدالرحمن ابن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ (واقع خشت علی)  
السلام عليك يا سيدنا عبد الرحمن ابن ابي بكر الصديق ائبد  
خليقة رسول الله السلام عليك يا ابن صديق رسول الله رضى الله تعالى  
عنك وارضاك احسن الرضى وجعل الجنة منزلك وما وناي ودعيت  
عندك شهادة ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

ذیل میں ہم وہ دعائیں درج کرتے ہیں جو حرم پاک مدینہ منورہ اور زیارات واقع  
متعلق اسکے میں پڑھی جاتی ہیں اور انکو حتی المقدور ایسے سلسلے اور ترتیب سے  
لکھا جاتا ہے جو انکو واسطے مرجع ہو اور معلوم ہی اس ترتیب کا ضرور لحاظ رکھتی ہیں۔  
اس موقع پر ہم حجاج کی خدمت میں یہ التماس بھی مناسب جانتے ہیں  
کہ بعض مواقع زیارات جنگل واسطے کوئی دعا مخصوص نہیں ہے یا جو اس کتاب میں

وہ نہ پاوینگے اوس سویہ مقصود نہ تصور کر لیا جاوے کہ اوس مقام پر پہنچنے  
وے غائیہ کی کچھ بڑھائی نہ جاوے بلکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کوئی حصہ قرآن شریف  
اور درود شریف والحمد وقل وغیرہ جو یاد ہو یا جو پڑھ سکتے ہوں ور کر لینا کافی ہو  
یا کوئی دعاے مانورہ۔

۴۲۔ شہر مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت دعاؤ ذیل پڑھی جاوے۔  
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ  
مُدْخَلَ صِدِّقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدِّقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
وَرُدُّنِيْ مِنْ رِياسَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ  
وَاهْلَ طَاعَتِكَ وَاَخْلَعْ لِيْ مِنَ النَّاسِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مُسْئِلٍ  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِہَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَلَالَ حَسَنًا۔

۴۳۔ مسجد نبوی یعنی حرم مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے  
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ  
فَجَعَلْتَ رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخَلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ  
يَا اَدَّ الْجَلَدِ وَلَا كَرَامَ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدِّقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدِّقٍ  
وَاَجْعَلْ لِيْ مِنْ كَدِّكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا وَّقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ اِنَّ  
الْبَاطِلَ كَانَ زَعُوْفًا نَبِّئْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ فَاَوْفَاءُ لِمَا رَحِمْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
مِنْ يَدِ الظَّالِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔

۴۴۔ دعاے مندرجہ ذیل کو درمیان روضۃ النبی ونبی مبارک اور  
محراب النبی کے سامنے کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیے۔ نیز دو رکعت نماز تحیۃ المسجد  
میں قبل از دعا پڑھنا ضرور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا  
وَجَعَلْتَهَا وَعَظَمْتَهَا وَتَوَسَّعْتَ بِهَا بِنُورِ نَبِيِّكَ وَجَبَّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا يَلْقَانِ فِي الدُّنْيَا رِیَاسَتَكَ وَمَا شَرَّكَ الشَّرْفُ فَلَا تُخْزِمُنَا

يَا اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَشَرْنَا  
فِي زَمَرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَانِهِ وَامْتِنَاعِ حَبْلِهِ وَمُسْتَبَدِّهِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ الْوَسْوَ  
بِيَدِ الشَّرِيفَةِ شَرِبَهُ هَلْبَسَهُ لَا نَطْمَأ بعدَهَا أَبَدًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

١٢٥ - سلام واسطی پڑھنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَبِيرُ وَالرَّسُولُ الْعَظِيمُ الْوَسْوَ  
الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيبَنَا  
وَقُرَّةَ أَعْيُنِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَاهِلَ مُلْكِ اللَّهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَرْعَ رَشَدِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُدْنَيْنِ عِنْدَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّكَ الْعَظِيمِ  
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ  
لَوَجَدُوا رَبَّهُمْ غَافِقًا بَاتِحًا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَاطَهُ يَا لَيْسَ يَا بَشِيرُ يَا سَرِحُ يَا مُنِيرُ يَا مُقَدِّمُ حَلِيشِ الْبُيُوتِ  
وَالْمُرْسِلِينَ وَهَآ أَنَا يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جُئْتُكَ هَآيَا مِنْ خَشْيَةٍ  
وَمِنْ عَمَلٍ وَمُسْتَشْفَعًا وَمُسْتَحِيلًا بِكَ إِلَى نَبِيِّي فَاسْتَعِزُّ بِي يَا شَفِيعَ الْأُمَمِ يَا كَافٍ  
الْعَمَلِ يَا سَلَامَ الظُّلَمِ أَجْرِي مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُنَاكَ  
وَأَبْنُكَ وَنَحْوُكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى بَابِكَ الْعَالِي وَاقِفِينَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِينَ  
فَلَا تَرْكُ خَائِعِينَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ حَزُونِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى بِكَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذِّكْرَ الْوَقِيلَةَ  
وَالْقَامَ الْمُجُودَ الْخَوَّلَ الْمُؤَدِّقَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمَى فِي يَوْمِ الشَّهَادَةِ  
تَاخِيرٍ مِنْكَ فِتْنَةٍ فِي لَدُنَّ أَبِ حَظْلَةٍ  
تَقْبَلُ الْعَدَاةَ هَلْ أَتَى سَائِلُهُ  
فِيهِ الْبَقَاتُ فِيهِ الْخَوْصَةُ وَالْقَرَفُ



أَنْتَ الْحَيِّبُ يَا حَيِّبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الْمُسْتَفْعُ أَنْتَ الَّذِي  
تُوجِّعُ شَفَاعَتَكَ عِنْدَ الصُّلَّاحِ إِذَا مَا ذَلَّتِ الْقَدَمُ مَا شَهِدَ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَادَّيْتُ الْأَمَانَةَ وَلَهَّجْتُ الْأَمَّةَ وَكَشَفْتُ الْعَمَّةَ جَلَيْتُ الظُّلْمَةَ  
وَجَلَّهَدْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى جُهِدَ وَعَبَدْتُ رَبَّكَ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ  
جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ وَلَدِنَا وَعَنْ أَسْلَامِ خَيْرِ الْخِرَاءِ وَتَسْأَلُكَ  
الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْفَرَجِ لَا كَلْبِيَوْمَ لَا يَنْفَعُ  
مَالٌ وَلَا بَنُونَ لَا هُمْ مِنْ أَتَى اللَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اشْفَعْ لَنَا وَلِوَلَدِنَا وَلِحَبِيبِنَا  
وَلِشَاهِدِنَا وَكَمُتَاذِنَا وَلِمَنْ أَوْضَأْنَا وَقَدْ نَاعَمْتُكَ بِدَعَاءِ الْخَيْرِ  
وَالْإِسْرَافِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ أَنْبِيَاءِ وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
۲۶- بعد از آنکه در سلام حضرت رسول شریف علیهم السلام زیارت حضرت ابوبکر صدیق بر سر می

السلام عليك يا سيدنا ابا بكر بن الصديق السلام عليك يا خليفة  
رسول الله على التحقيق السلام عليك يا صاحب رسول الله اني اشين اذها  
في الفار السلام عليك يا من انفق ماله كله في حب الله وحب رسول الله  
يا عباد رضى الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضى يجعل الجنة منزلك  
ومسكنك ومحللك وما عليك السلام يا اول الخلفاء وتاج العلماء  
وجهر النبي المصطفى وارحمه الله وبركاته-

۲۷- زیارت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بر سر می  
السلام عليك يا سيدنا عمر بن الخطاب السلام عليك يا ناطقا  
بالحق والصواب السلام عليك يا حنفي الحراب السلام عليك يا مظهر  
دين الاسلام السلام عليك يا مبكر الاضواء السلام عليك يا ابا الفقراء  
والضعفاء ولا رامل ولا هيتام انت الذي قال في حقك سيد البشر لو كان  
نبي من بعدى لكان عمر رضى الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضى يجعل الجنة  
منزلك ومسكنك ومحللك وما عليك السلام يا ثاني الخلفاء واول العلماء

وَصَحَّرَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَىٰ وَدَحَّاهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ۔

۴۸۔ بعد و نون زیارات بالاکر کسی بگاڑن و نوکر و میان کچھ بیکو استعد پر نہا نیما  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرِي رَسُولِ اللَّهِ الشَّكَاةُ عَلَيْكَ يَا مَعْنِي رَسُولِ اللَّهِ  
الشَّكَاةُ عَلَيْكَ أَوْ دَحَّاهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ۔

۴۹۔ سلام و سطویٰ پڑھنے اور ملائک مقرب کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاجِيٍّ مُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا  
مِيكَائِيلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا اسْرَافِيلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا  
عِزِّيَائِيلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
كَأَنَّ عَامَّةَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَدَحَّاهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ۔

۵۰۔ جناب سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مطہرہ

کی جانب رخ کر کے یہ پڑھنا چاہیے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِ نَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا بِنْتَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاصَّةَ أَهْلِ السَّلَامِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُوحَةَ  
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِ نَا عَلِيِّ الْمُتَضَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا أَهْلَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ الْكَاكِبَيْنِ الْقَرْنَيْنِ الْبَلَدَيْنِ  
الشَّابَتَيْنِ شُبَّانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ فِي حَقِّ الْحَسَنِ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَنْكَ وَأَنْصَالِكَ أَحْسَنَ الرِّحْلِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مِنْ ذَلِكَ  
وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الْخُطَفِ وَبِعَلِّكَ  
عَلَى الْمُتَضَى وَابْنَيْكَ الْحُسَيْنِ وَرَاحَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۵۱۔ باب جبرئیل کے پاس کرا بیکو الیٰ حبیب النبی کے واسطیٰ طرح پڑھا جاوے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ يَا أَهْلَ الْخِطَابِ الْفَرَجِ أَنْتُمْ السَّابِقُونَ  
وَأَنْتُمْ الْمُنْتَابُونَ وَاللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْقُوقُ إِلَّا أَنْ تَسْأَلَهُ أَمِيرُ الْقَسَبِ



فَمَا وَآَنَ اللَّهُ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ السَّكْمُ اللَّهُ تَعَالَى شَرَفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَدَ لَا مَثْرَبَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۵۲۔ شہدائے اُحد پر اس طرح سلام پڑھا جاوے۔

السلام عليك يا سيدنا حمزة رضي الله عنه بين عبد المطلب السلام  
عليك يا عم رسول الله السلام عليك يا عم بنى الله السلام عليك يا عم  
حبیب الله السلام عليك يا عم مصطفی السلام عليك يا سيد الشهداء  
ويا اسد الله ويا اسد رسول السلام عليكم يا شهداء يا سعداء السلام  
عليكم يا صابرين لم فتنع عني الدار السلام عليكم يا شهداء اء احيد  
كافه عامته ورسخته الله وبر كاته۔

۵۳۔ ان سب ما و سلامون کے بعد جو اوپر بیان کی گئی ہیں پھر سر شریف

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا کر اور باد بکھرا ہو کر دعا پڑھنی چاہیے۔

لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِ  
رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ إِنْ تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّواْ  
وَسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْكُ عَلَى الْهَمِّ إِلَى أَسْأَلُكَ جُزْءَهُ  
هَذَا النَّبِيَّ الْكَرِيمَ إِنْ تَرَسَّقْتِ إِيَّانَا كَامِلَةً نَّابِتًا يَّمُشِرُهُ قَلْبِي وَهِيَ صَادِقَاتِي  
أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَعِلْمُ أَفْعَاوْ قَلْبًا خَاشِعًا وَسَائِدًا ذَاكَ  
وَلَا دَا صَالِحًا وَرَقًا وَاسِعًا وَحَلَا لَا طَبِيَّاءَ نَوْبَهُ لَصُوحًا وَصَبْرًا حَمِيدًا وَاجْرَأ  
عَظِيمًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُولًا وَنَجَارَةً لَّنْ تَبُورَ مَيَّاتِ التَّوْبَةِ يَا عَالَمُ مَا فِي لَصَدَاكَ  
أَخْرِجْنِي وَجَمِيعَ الْمُتَلِينَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي  
مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۵۴۔ یہ دعا سب کے آخرین قبلہ رخ ہو کر پڑھی جاوے۔

اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِي مَقَامِنَا هَذَا الشَّرِيفِ بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا

رَسُولَ اللَّهِ ذِي الْأَعْفَافِ يَا اللَّهُ لَا تَرْجُفْهُ وَلَا عَيْبًا يَا اللَّهُ لَا تَسْتَرْهَ  
وَلَا مَرَضًا يَا اللَّهُ لَا تَشْفِقْهُ وَلَا عَافِيَةً وَلَا مَسَافِرًا يَا اللَّهُ لَا تَرُدِّيْهِ وَلَا غَائِبًا  
يَا اللَّهُ لَا تَوَحِّشْهُ وَلَا عَدُوًّا يَا اللَّهُ لَا تَحْزِنْهُ وَلَا قَصِيْدًا يَا اللَّهُ لَا تَغْلِيْطْهُ  
وَلَا حَاجَةً يَا اللَّهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْفَنَاءِ صَلَاحِ الْأَوْضَاعِ  
وَكَثْرَةِ الْأَلْهُمَّ قَضِ حَوَائِجَنَا وَكَثِّرْ أَمْوَرَنَا وَاشْرَحْ صُدُورَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا  
وَأَمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتَرْعِيْوْنَا وَاعْفِرْ ذُنُوبَنَا وَالشَّفْعُ كَرَمًا وَابْتَغِ الْغَايَةَ  
أَعْمَالِنَا وَرَدِّ عُرْبِنَا إِلَى أَهْلِنَا وَأَوْكَدِ نَاسِ السَّالِمِينَ غَائِبِينَ مَسْتَوْرِينَ مِنْ عِبَادِ  
الصَّالِحِينَ مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ  
واضح ہو کہ دعائے نمبر ۴۲ سے تا نمبر ۵۵ مسجد نبوی کے اندر ہی پڑھی جاتی ہیں

زیارات مدینہ منورہ میں قبرستان جنت البقیع و میدان حلسی جگہ میں  
کہ انسان کو اگر تاریخی واقعات پر عبور ہو تو اسلام کی شوکت و صولت کی جسکو  
اگرچہ چودہ سو برس گندے ہیں ایک تصویرِ نطرون کی سامنی پہر جا دیگی اور کس قدر  
جوش و لانیوالی پر اثر کشش دل میں دلولہ پیدا کر دیگی کہ ہماری بیشواہ طرقت  
اور صراطِ حقیقت اس چار دیواری اور میدان میں منزل گزین ہیں محض قصر  
جگہ میں کیسی کیسی دلیر و شجاع جنھوں نے اپنی دولت و ثروت جوانی و حکمرانی کو  
اسلام پر تصدق کر دیا اور انھیں کی فتح و ظفر پر ہم آج تک فکر کر رہے ہیں  
انہیں کی بہادرانہ کار گذاریوں ہم کو راہِ راست دکھائی ہی انہیں کی بدولت  
طفیل سے ہماری دل و دماغ میں اتنی اندر شجاعت باقی ہے مدفون ہیں میدان  
ان حضرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق و جان شناسی اور چونکہ یہ  
سب حضور ہی کے سبب تھا اور اب تک باقی ہی ہماری حاضری اور غائے غالی کو  
اور بھی دوبالاً مرتبہ عقیدت اور سعادت بخشا ہی۔  
سہان زیارات کی دعاؤں کو بھی اسی سلسلہ سے کہتے ہیں کہ اول اندرون

احاطہ جنت البقیع سے شروع کر کے اور اس کے بعد بیرون احاطہ واقع آبادی  
و بیرون آبادی پر ختم کر نیلے۔

جبکہ حجاج زیارت جنت البقیع کو جاوین تو اول دروازہ قبرستان پر  
دعاے نمبر ۱۴ پڑھیں اور اسی طرح مزار حضرت امیر حمزہ و شہداء اہل بیت علیہم السلام  
عنہم کی زیارت کے وقت دعاے نمبر ۱۵ کو پڑھیں۔ چونکہ یہ دونوں دعائیں  
حرم نبوی میں بھی پڑھی جاتی ہیں اس لیے ان کا اعادہ ضرورتاً محض تقسیم  
کیواسطے نمبر تبادینا کافی ہے۔

۵۵۔ دعاے وقت زیارت روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے۔  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنا عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ  
اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ زَيَّنَ الْقُرْآنَ بِتِلْوَتِهِ  
وَتَوَسَّعَ الْحَرَابَ بِأَمَاتِهِ وَسَرَّاجَ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِكَ  
الْخُلَفَاءِ وَالْأَسَدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ  
الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَحَلَّكَ وَمَا وَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَارَكَ  
۵۶۔ دعاے وقت زیارت حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیز اور بھی  
چند صحابی اسی قبہ میں مدفون ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبْنَ  
نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبْنَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبْنَ الْمُصْطَفَى  
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
يَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا  
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَحَلَّكُمْ وَمَا وَكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَارَكَ

۵۷۔ وقت زیارت روضہ ازواج مطہرات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْوَاجَ رَسُوْلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْوَاجَ  
نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْوَاجَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

يَا أَرْوَاحَ الْمُضْطَّعِ ارْضَيْ اللَّهَ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلِ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَخَلِّقْ مَا دُونَكَ لَكُمْ وَلِيَسْلَبَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۵۹۔ وقت زیارت صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ بَنِي اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ الْمُضْطَّعِ رَضِيَ  
أَبَاكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلِ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَخَلِّقْ  
مَا دُونَكَ لَكُمْ وَلِيَسْلَبَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۵۹۔ وقت زیارت البیت کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاعِبَاسٍ يَا عِمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّ  
بَنِي اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّ الْمُضْطَّعِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِمَامَ حَسَنِ الْمُجَلَّبِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِمَامَ زَيْنِ الْعَابِدِينَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِمَامَ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا  
إِمَامَ جَعْفَرِ الصَّادِقِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلِ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ  
وَمَسْكَنَكُمْ وَخَلِّقْ مَا دُونَكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۰۔ وقت زیارت علیمۃ السعدیہ دایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِنَا يَا حَلِیْمَةَ الشَّعْدِيَّةَ يَا مَرْجِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَرْجِعَةَ بَنِي اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَرْجِعَةَ الْمُضْطَّعِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلِ الْجَنَّةَ مَنْزِلًا وَمَسْكَنًا  
وَخَلِّقْ مَا دُونَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۱۔ وقت زیارت شہداء ربیع کر حسب ایات شہداء ربیع کا کوئی مخصوص تہ نہیں

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سَعْدَاءُ يَا مُجَبَّلَاءُ يَا نَفَثَاءُ يَا أَهْلَ الْقُدْرِ  
وَالْوَفَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى تَحَادِثَ سَلَامُ عَلَیْكُمْ

بِأَصَابِهِمْ فَمَنْ حُبَّ الدَّارَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ يَا شَهِدَا أَهْلَ لَبْقِيعَ كَافَّةً عَامَةً وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
۴۲۔ وقت زیارت شیخ القراء سیدنا نافع رضی اللہ عنہ کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى بَنِي عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَحَلَّكَ  
وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۴۳۔ وقت زیارت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا إِمَامِ مَالِكٍ صَاحِبِ الْمَذْهَبِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا إِمَامَ دَارِ الْإِسْلَامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ  
الْجَنَّةَ مَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
۴۴۔ وقت زیارت حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا عَقِيلِ بْنِ أَبِي حَالِبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ  
عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ حَبِيبِ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُظَفَّرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَخَا عَلِيٍّ الرُّضَايَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَعَلَى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ  
الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَازِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَحَلَّكُمْ وَمَا وَلَكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
۴۵۔ زیارت حضرت سعید الخدری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا رَافِعَ حَدِيثِ النَّبِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُظَفَّرِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ  
وَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ أَفَاضَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ دَائِرًا كَاتِبُ عِلْمِكَ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۴۶۔ وقت زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد بنتی والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ  
عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ  
عَمِّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ عَلِيٍّ لَمْ تُفْضِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَفَّهَا النَّبِيُّ بِبَيْتِهِ  
وَلَحَدَهَا بِمِثْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ  
مَنْزِلَ لَكَ وَمَسْكَنَكَ وَفَحْلَكَ وَمَا لَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۷۔ وقت زیارت عات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَاتِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَاتِ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَ لَكَ وَمَسْكَنَكَ وَفَحْلَكَ  
وَمَا لَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۸۔ وقت زیارت حضرت عبداللہ ماجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا أَبَا حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
وَمَا لَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَأَوْ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۹۔ وقت زیارت حضرت مالک نصاری بن سنان بیرق دار کے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ الْبَيْرُقِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَاحِبِ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبِ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ  
وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَ لَكَ وَمَسْكَنَكَ وَفَحْلَكَ وَمَا لَكَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۷۰۔ وقت زیارت حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادق کے جو یثرب سے  
مغرب کی طرف واقع ہے اور نیز وقت زیارت حضرت علی بن امام جعفر صادق کے  
وہاں سے قبیل پڑھنی چاہیے لیکن صرف نام بدل دیا جاوے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِمَامِهِ جَعْفَرَ بْنِ الصَّادِقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الْوَحْيِ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ  
الرَّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَسَرَّحَهُ اللهُ وَبَرَكَاتُهُ۔

۱۔ وقت زیارت حضرت زکی الدین کجکامز جبل سلیم کے قریب واقع ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَلَّذِي اَللّٰهُ تَعَالٰی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ  
وَمَعْدِنِ الْوَحْيِ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرَّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ  
مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

۶۲۔ مسجد قبا میں دعا کے ذیل پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قِبَاءٍ وَمَقَرُّ نَبِيِّنَا وَجَيْشِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ  
عَلٰی صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدُكَ اَسْسَسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْ  
فِيْهِ مَقِيْدُهُ رِجَالٌ مُّحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ مُحِبُّ الْمُطَهَّرِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ  
الْاِثْمِ وَالْاَعْمَالِ مِنَ الرِّبَا وَفِرْعَوْنِ مِنَ الْاَنَاوَالِ وَالْاَسْنَانِ مِنَ الْكُذْبِ وَالْغَيْبَةِ  
وَاَعْيُنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَتَهُ الْاَعْيُنُ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ بَنَّا ظَلَمْنَا  
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْدَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

۶۳۔ مسجد قبلتین میں پڑھنے کی یہ دعا مخصوص کی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ قِبْلَتَيْنِ وَمَقَرُّ نَبِيِّنَا وَجَيْشِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ  
عَلٰی صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ رَوٰی قَلْبُكَ وَجْهَكَ فِي السَّمٰوٰتِ فَلَقَوْلُكَ قَبْلَهُ  
تَوْضِيْحًا قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَعَثْتَنَا فِي الدُّنْيَا بِرِسَالَتِهِ وَمَا نَزَلَتْ  
الشَّرِیْفَةُ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شِفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَخَشَرْنَا فِي دُفْرَتِهِ وَتَحْتَ اَوَّلِهِ وَاَمْلَأْنَا عَلَى حَبْلَتِهِ وَسُنَّتِهِ وَاسْتَفْنَا



مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْفُورِ بِبَيْلِهِ الشَّرِيفَةِ شَرِبَهُ هَذِيئَةً مَرَّةً لَا تَطَاءُ لَهَا أَبَدًا  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

۷۴۔ مائیتہ سنورہ سے رخصت کے وقت روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
حاضر ہو کر کلمات و دعاؤی اس طرح عرض کرے۔

اَلُوْدَاعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفِرَاقُ يَا بَنِي اللّٰهِ اَلَا مَا نِ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ  
لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ لَا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنْ اَلُوْقُوبِ  
بَيْنِ يَدَيْكَ اَلَا مِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مِتُّ فَأَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِي قَامَتِي وَتَحَدُّرِي  
وَمِيتَاتِي مِنْ يَوْمٍ مَّا هَذَا اِلَى يَوْمٍ اَلْقِيَمَةِ وَهِيَ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ بِسُجْدَانِ رَبِّكَ رَبِّ الْعَرْشِ  
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٍ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۷۵۔ طواف الوداع۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَاٰكَ اِلَى مَعَاجِیَا مُعِيْدًا عِنْدِيْ  
وَيَا سَمِیْعُ اَسْمِعْنِیْ یَا جَبَّارُ اُجِبْنِیْ یَا سَتَّارُ اُسِّرْنِیْ یَا رَحْمٰنُ اِرْحَمْنِیْ یَا سَرَّادُ  
اَسْرُدْنِیْ اِلَى بَنِيْكَ هَذَا اِذْ رَفَعْنِیْ اِلَيْهِ الْعُدَّةُ الْعَوْدُ كَوَاتٍ بَدَلٍ مَّرَاتٍ  
تَابُؤْنَ عَابِدُوْنَ سَالِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعَدَهُ وَنَصَرَ  
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَخْزَابَ وَخَدَعَهُ اللّٰهُمَّ كُتِبَ السَّلَامَةُ وَالْعَافِيَةُ وَالْغَنِيَّةُ لَنَا  
وَلِعَبِيدِكَ الْحَاجِّ وَالزَّوَّارِ وَالْفَرَائِدِ وَالْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ فِيْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ  
مِنْ اُمَّةٍ مُحَمَّدٌ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْنِیْ وَمَنْ يُّحِبُّنِیْ وَمَنْ يُّسَارِعُ اِلَیَّ وَمَنْ قَدَّ اَمْرِيْ وَمَنْ  
وَسَّاءَ نَهْرِيْ وَمَنْ قُوَّتِيْ وَمَنْ تَحَيَّیْ حَتَّى تَوْصِلَنِيْ اِلَى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ فَاِذَا اَوْصَلْتَنِيْ  
اِلَى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ اَسْأَلُكَ لَا تُجْلِنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا اَقْلَبْ مِنْ ذَلِكَ  
اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا صَاحِبَانِ سَفَرًا وَخَلِیْفَةً فِیْ اَهْلِنَا قَاطِنًا عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَانِنَا  
وَأَمْسِكْ عَلٰی مَكَانَتِنَا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لِفَضْلِكَ وَلَا لِحُبِّیْ اِلَيْنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلَهُ



اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ هَذَا اَللّٰهُمَّ اَلْحَمِّ بِذِكْرِ الْعَاصِي اَبَدًا اَمَّا اَلْقِسْمِيْ وَارْحَمْنِيْ  
اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْفَعُنِيْ وَاَرْدَقْنِيْ حُسْنَ النَّظْرِ فَيَا رَحِيْمَكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْ بِمَصْرِيْ  
وَاَجْعَلْهُ اَوَارِثَ مَتِّيْ وَاَرِنِيْ مِنَ الْعُدُوِّ وَاَرِنِيْ وَاَصْرِفْنِيْ عَنْ اَمْنٍ ظَلَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ  
الْجُبْنِ وَالْجُلُوْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَفُتُوْرِ الْوَجَالِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ  
فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَاَلْتَقْوَى وَمِنْ الْعَلَمِ مَا رَضِيَ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَطَوِّ  
عَنَّا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ  
اَصْلِحْ لَنَا بَصِيْحَكَ وَاَقْلِبْنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلْنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ  
وَكَآبَةَ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ غَايَتِيْ خَيْرًا وَاسْتُرْ اَمْرِيْكَ وَرِضْوَانًا بِدِكَ الْخَيْرِ  
اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاَطْوِلْنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْنَا  
فِيْ سَفَرِنَا وَاَخْلُقْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ  
وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُقْتَالَ مِنْ نَجْمِيْ يَا اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ  
ۛۛ جبکہ جو مشرف ہو کر انسان کی شکل یا تری کر بعد اپنی ملک کی حد میں پہنچ کر توبہ دعا پڑھے  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا هَاقِرًا رَاسًا وَاَرْدَقْنَا حَسَنًا  
اٰمِنُوْنَ تَاسِيْوَرٌ بَلِّغْنَا حَامِدُوْنَ ط

ۛۛ۔ وطن یعنی اپنے شہر میں پہنچتے وقت پڑھنے کی دعا۔

اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ الْمَلِكُ قَلَمُ الْاَحَدِ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدُهُ وَلَمْ يَنْصُرْ قَبْدَهُ وَهَزَمَ مَلَائِكَةً  
وَوَحْدَهُ وَاَعَزَّ جُنْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

ۛۛ۔ گہر میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

تَوَّابًا قَبَلًا تَبَا اَدْبَا لَا يَفْاَدِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

عنه

نفسه کن دور

جذیب الی

نفسه خدایه بگن

نفسه خدایه بگن

عنه

نفسه بگن

نفسه خدایه بگن

عنه

2

نفسه بگن

نفسه بگن

عنه

عنه

## حصہ سوم

## کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	برہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
آگرہ	جسپور اجیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۶۶	۳	۰	۸	۱۳	۰
الور	اجیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۶۶	۳	۰	۸	۱۳	۰
احمد آباد	بمبئی برودہ ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۳	۱۱	۰
انبالہ	دہلی اجیر	۶۱	۱	۰	۶۳	۱	۰	۱۱	۶	۰
احمد نگر	دہوند اور گریٹ انڈین پینشنل ریلوے	۱۳	۱۰	۰	۶	۱۷	۰	۵	۱۳	۰
اجیر	راجپوتانہ مالوہ اور بمبئی برودہ ریلوے	۴۳	۳	۰	۲۲	۶	۰	۶	۶	۰
آرہ	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۷۷	۸	۰	۳۸	۱۲	۰	۱۳	۷	۰
فیروز پور اجیر	فیروز پور اجیر	۷۳	۲	۰	۳۶	۱۰	۰	۱۲	۱۲	۰
الہ آباد	براہ جیل پور	۵۹	۱۲	۰	۲۹	۱۵	۰	۱۲	۱۰	۰
امراؤٹی	بمبئی ریلوے	۲۶	۳	۰	۱۳	۲	۰	۵	۷	۳
راٹھوڑہ	کانپور جیل پور	۷۹	۳	۰	۳۹	۱۰	۰	۱۳	۱۰	۰
ایٹھ (راکاسنگھ)	راجپوتانہ مالوہ و برودہ ریلوے	۵۹	۵	۰	۲۹	۱۲	۰	۹	۹	۰
اندور	راجپوتانہ و بمبئی ریلوے	۲۸	۱۲	۰	۱۳	۱۱	۰	۵	۹	۰
بانگی پور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۸۰	۵	۰	۴۰	۳	۰	۱۳	۱۳	۰
بیرلی	علیگڑہ آگرہ و برودہ ریلوے	۶۳	۴	۰	۳۱	۶	۰	۱۱	۰	۰
برودہ	بمبئی برودہ ریلوے	۱۵	۸	۰	۷	۱۲	۰	۳	۴	۰
بیلا گام	براہ جیل پور	۲۲	۱۲	۰	۱۱	۷	۰	۴	۱۳	۰
بنارس	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۶۸	۹	۰	۳۲	۳	۰	۱۳	۴	۰
بہت پور	اجیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۶۶	۳	۰	۸	۸	۰

# کراہی ریلوے مقامات ذیل سے بھیجی تاک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		پانی	آٹہ	ریجہ	پانی	آٹہ	ریجہ	پانی	آٹہ	ریجہ
ہو پال	اٹارسی و بھیجی ریلوے	۳۲	۹	۰	۱۶	۵	۰	۶	۱۳	۰
ہمار (ٹینہ)	الہ آباد و بھیجی ریلوے	۸۱	۰	۰	۴۰	۸	۰	۱۳	۱۳	۰
بدایون (آٹولہ)	علیگڑہ ٹونڈلہ اجیر	۶۲	۰	۰	۳۱	۰	۰	۱۰	۱۲	۰
بارانکی	کاپنور اٹارسی	۵۵	۵	۰	۲۷	۸	۰	۱۱	۱۱	۰
بنگلور	پونہ و مرہٹہ ریلوے	۴۶	۹	۰	۲۳	۶	۰	۹	۱۲	۰
بروچہ	بھبی بروہہ ریلوے	۱۲	۱۲	۰	۶	۶	۰	۲	۱۱	۰
برہان پور	بھبی ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۴	۱	۰
بجنور (ٹائینڈ)	علیگڑہ آگرہ اجیر	۶۲	۱۱	۰	۳۲	۰	۰	۱۱	۶	۰
بردوان	الہ آباد و بھیجی ریلوے	۱۰۵	۱۳	۰	۵۲	۱۵	۰	۱۷	۶	۰
بھاگلپور	الہ آباد و بھیجی ریلوے	۹۳	۴	۰	۴۶	۱۰	۰	۱۵	۱۰	۰
بھاو پور	فیروز پور اجیر	۸۴	۱۴	۰	۴۲	۸	۰	۱۵	۱	۰
پالن پور	احمد آباد	۴۵	۱۴	۰	۱۳	۲	۰	۴	۲	۰
پیلی سمیت	بریلی علیگڑہ آگرہ اجیر	۶۶	۱۰	۰	۳۲	۴	۰	۱۱	۶	۰
پونہ	بھبی ریلوے	۷	۷	۰	۳	۱۲	۰	۱	۹	۰
پشاور	فیروز پور اجیر	۸۸	۸	۰	۴۴	۵	۰	۱۵	۱۱	۰
پٹیالہ	دہلی اجیر	۶۲	۱۳	۰	۳۳	۱۵	۰	۱۱	۱۱	۰
جادرہ	راجپوتانہ ریلوے	۵۹	۱۲	۰	۳۱	۴	۰	۸	۱۰	۰
چو پور	بنارس الہ آباد جیلپور	۷۰	۴	۰	۳۴	۱۵	۰	۱۲	۱۲	۰
جلندر	فیروز پور اجیر	۷۶	۳	۰	۳۸	۲	۰	۱۳	۸	۰
جیلپور	بھبی ریلوے	۳۸	۸	۰	۱۹	۴	۰	۸	۰	۰
چیلپور	اجیر احمد آباد	۴۹	۱۲	۰	۲۵	۱۴	۰	۷	۵	۰
حیدر آباد کن	بھبی ریلوے	۳۳	۵	۰	۱۵	۶	۰	۶	۱	۰

# کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
دہلی	جیلپور اجمیر احمد آباد	۵۵	۱۰	۰	۲۷	۱۳	۰
دینا پور	الہ آباد بمبئی ریلوے	۷۹	۱۲	۰	۳۹	۱۳	۰
درہنگہ	الہ آباد جیلپور	۹۲	۷	۰	۴۶	۳	۰
راول پٹھی	فیروز پور اجمیر	۸۲	۰	۰	۴۱	۱	۰
رہنام	کنڈواہہ و بمبئی ریلوے	۳۴	۱۰	۰	۱۷	۱۷	۰
ریوارسی	جیلپور اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰
سورت	بمبئی برودہ	۱۰	۷	۰	۵	۶	۳
سہارنپور	براہ راجپوتانہ	۵۷	۱۰	۰	۳۱	۵	۰
سیالکوٹ	فیروز پور اجمیر	۷۷	۴	۰	۳۸	۶	۰
شاہ جہان پور	علیکٹہ آگرہ اجمیر	۶۵	۵	۰	۳۲	۴	۰
شولہ پور	بمبئی ریلوے	۱۷	۱۱	۰	۸	۱۴	۰
علیکٹہ	جیلپور احمد آباد	۵۸	۶	۰	۲۹	۳	۰
غازی پور	الہ آباد جیلپور	۷۲	۹	۰	۳۶	۴	۰
فرخ آباد	راجپوتانہ مالوہ و بمبئی برودہ ریلوے	۶۴	۱۰	۰	۳۲	۹	۰
جیلپور	الہ آباد جیلپور	۶۶	۱۲	۰	۳۳	۴	۰
فیض آباد	متنل سرائے جیلپور	۷۴	۳	۰	۳۶	۱۱	۰
فیروز پور	دہلی اجمیر احمد آباد	۶۷	۷	۰	۳۳	۱۳	۰
کراچی	فیروز پور اجمیر	۱۱۹	۲	۰	۵۹	۱۰	۰
کانپور	اٹھارسی	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰
کرکٹ	فیروز پور اجمیر	۱۳۳	۷	۰	۶۱	۴	۰
گورکھ پور	ابجدھیا کانپور اٹھارسی	۶۶	۲	۰	۳۳	۱۰	۰

# کراہہ ریلوے مقامات ذیل سے پہنچی تک

از مقام	براہ	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
		روپے	آنہ	پائی	روپے	آنہ	پائی
گوالیار	جانبسی اٹارسی	۲۷	۱۰	۰	۲۳	۱۳	۰
گیا	الہ آباد جیلپور	۸۵	۱۱	۰	۴۲	۱۳	۰
گدھیانہ	فیروز پور اجیر	۷۸	۶	۰	۳۹	۴	۰
کھنؤ	کانپور اٹارسی	۵۴	۹	۰	۲۷	۲	۰
لاہور	فیروز پور اجیر	۷۱	۲	۰	۳۵	۱۰	۰
مٹرا	اچنیرہ اجیر احمد آباد	۵۴	۸	۰	۲۷	۴	۰
میرٹھ	دہلی اجیر	۵۳	۳	۰	۲۹	۲	۰
مدراس	رائچور	۴۹	۱۱	۰	۲۴	۱۴	۰
مراد آباد	علیگڑہ آگرہ اجیر	۶۲	۷	۰	۳۱	۰	۰
منظر نگر	دہلی اجیر	۵۵	۶	۰	۳۰	۲	۰
منظر پور	جیلپور	۹۳	۱	۰	۴۶	۹	۰
مٹانی	فیروز پور اجیر	۸۰	۱۰	۰	۳۰	۷	۰
میسور	پونہ	۵۱	۱۵	۰	۲۶	۱	۰
مرزا پور	کانپور اٹارسی	۶۸	۴	۰	۳۷	۳	۰
مرشد آباد (عظیم گنج)	جیلپور	۱۰۷	۱	۰	۵۳	۱	۰
ناگپور	بیتھی ریلوے	۳۲	۸	۰	۱۶	۴	۰
نصیر آباد	اجیر	۴۴	۵	۰	۲۳	۰	۰
نینچ	کھنڈ دھبھی ریلوے	۴۱	۱	۰	۲۱	۳	۰
ہردوئی	کھنڈ کانپور جانبسی اٹارسی	۵۷	۸	۰	۲۸	۷	۰
پورہ (کھنڈ)	الہ آباد جیلپور	۱۱۲	۰	۰	۵۶	۰	۰





یادداشت پته و نشان اجباب هنگام سفر

[illegible]











یادداشت سامان سفر و واقعات

[illegible]





یادداشت سالان سفر و اقامت

[illegible]





جمادی الاول ۱۳۰۹

جنوری ۱۳۰۹

کیفیت	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	دن
	۱	۲۹	جمعہ
	۲	جمادی الآخر	شنبه
	۳	۲	یکشنبه
	۴	۳	دوشنبہ
	۵	۴	سہ شنبہ
	۶	۵	چار شنبہ
	۷	۶	پنج شنبہ
	۸	۷	جمعہ
	۹	۸	شنبه
	۱۰	۹	یکشنبه
	۱۱	۱۰	دوشنبہ
	۱۲	۱۱	سہ شنبہ
	۱۳	۱۲	چار شنبہ
	۱۴	۱۳	پنج شنبہ
	۱۵	۱۴	جمعہ
	۱۶	۱۵	شنبه
	۱۷	۱۶	یکشنبه
	۱۸	۱۷	دوشنبہ
	۱۹	۱۸	سہ شنبہ
	۲۰	۱۹	چار شنبہ
	۲۱	۲۰	پنج شنبہ
	۲۲	۲۱	جمعہ
	۲۳	۲۲	شنبه
	۲۴	۲۳	یکشنبه
	۲۵	۲۴	دوشنبہ
	۲۶	۲۵	سہ شنبہ
	۲۷	۲۶	چار شنبہ
	۲۸	۲۷	پنج شنبہ
	۲۹	۲۸	جمعہ
	۳۰	۲۹	شنبه
	۳۱	۳۰	یکشنبه

فروری ۱۹۲۲ء

ریج ستمبر ۱۹۲۱ء

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کے قریب
دوشنبہ	۱	۱	
سہ شنبہ	۲	۲	
چهار شنبہ	۳	۳	
پنج شنبہ	۴	۴	
جمعہ	۵	۵	
شنبہ	۶	۶	
یک شنبہ	۷	۷	
دوشنبہ	۸	۸	
سہ شنبہ	۹	۹	
چهار شنبہ	۱۰	۱۰	
پنج شنبہ	۱۱	۱۱	
جمعہ	۱۲	۱۲	
شنبہ	۱۳	۱۳	
یک شنبہ	۱۴	۱۴	
دوشنبہ	۱۵	۱۵	
سہ شنبہ	۱۶	۱۶	
چهار شنبہ	۱۷	۱۷	
پنج شنبہ	۱۸	۱۸	
جمعہ	۱۹	۱۹	
شنبہ	۲۰	۲۰	
یک شنبہ	۲۱	۲۱	
دوشنبہ	۲۲	۲۲	
سہ شنبہ	۲۳	۲۳	
چهار شنبہ	۲۴	۲۴	
پنج شنبہ	۲۵	۲۵	
جمعہ	۲۶	۲۶	
شنبہ	۲۷	۲۷	
یک شنبہ	۲۸	۲۸	
دوشنبہ	۲۹	۲۹	
.	.	.	
.	.	.	

شعبان ۱۳۵۹

تاریخ

کیفیت	تاریخ از روزی	تاریخ از روزی	روز
	۱	۱	یکشنبه
	۲	۲	دوشنبه
	۳	۳	سه شنبه
	۴	۴	چهارشنبه
	۵	۵	پنجشنبه
	۶	۶	جمعه
	۷	۷	شنبه
	۸	۸	یکشنبه
	۹	۹	دوشنبه
	۱۰	۱۰	سه شنبه
	۱۱	۱۱	چهارشنبه
	۱۲	۱۲	پنجشنبه
	۱۳	۱۳	جمعه
	۱۴	۱۴	شنبه
	۱۵	۱۵	یکشنبه
	۱۶	۱۶	دوشنبه
	۱۷	۱۷	سه شنبه
	۱۸	۱۸	چهارشنبه
	۱۹	۱۹	پنجشنبه
	۲۰	۲۰	جمعه
	۲۱	۲۱	شنبه
	۲۲	۲۲	یکشنبه
	۲۳	۲۳	دوشنبه
	۲۴	۲۴	سه شنبه
	۲۵	۲۵	چهارشنبه
	۲۶	۲۶	پنجشنبه
	۲۷	۲۷	جمعه
	۲۸	۲۸	شنبه
	۲۹	۲۹	یکشنبه
	۳۰	۳۰	دوشنبه
	۳۱	۳۱	سه شنبه
	۳۲	۳۲	چهارشنبه
	۳۳	۳۳	پنجشنبه
	۳۴	۳۴	جمعه
	۳۵	۳۵	شنبه
	۳۶	۳۶	یکشنبه
	۳۷	۳۷	دوشنبه
	۳۸	۳۸	سه شنبه
	۳۹	۳۹	چهارشنبه
	۴۰	۴۰	پنجشنبه
	۴۱	۴۱	جمعه
	۴۲	۴۲	شنبه
	۴۳	۴۳	یکشنبه
	۴۴	۴۴	دوشنبه
	۴۵	۴۵	سه شنبه
	۴۶	۴۶	چهارشنبه
	۴۷	۴۷	پنجشنبه
	۴۸	۴۸	جمعه
	۴۹	۴۹	شنبه
	۵۰	۵۰	یکشنبه
	۵۱	۵۱	دوشنبه
	۵۲	۵۲	سه شنبه
	۵۳	۵۳	چهارشنبه
	۵۴	۵۴	پنجشنبه
	۵۵	۵۵	جمعه
	۵۶	۵۶	شنبه
	۵۷	۵۷	یکشنبه
	۵۸	۵۸	دوشنبه
	۵۹	۵۹	سه شنبه
	۶۰	۶۰	چهارشنبه
	۶۱	۶۱	پنجشنبه
	۶۲	۶۲	جمعه
	۶۳	۶۳	شنبه
	۶۴	۶۴	یکشنبه
	۶۵	۶۵	دوشنبه
	۶۶	۶۶	سه شنبه
	۶۷	۶۷	چهارشنبه
	۶۸	۶۸	پنجشنبه
	۶۹	۶۹	جمعه
	۷۰	۷۰	شنبه
	۷۱	۷۱	یکشنبه
	۷۲	۷۲	دوشنبه
	۷۳	۷۳	سه شنبه
	۷۴	۷۴	چهارشنبه
	۷۵	۷۵	پنجشنبه
	۷۶	۷۶	جمعه
	۷۷	۷۷	شنبه
	۷۸	۷۸	یکشنبه
	۷۹	۷۹	دوشنبه
	۸۰	۸۰	سه شنبه
	۸۱	۸۱	چهارشنبه
	۸۲	۸۲	پنجشنبه
	۸۳	۸۳	جمعه
	۸۴	۸۴	شنبه
	۸۵	۸۵	یکشنبه
	۸۶	۸۶	دوشنبه
	۸۷	۸۷	سه شنبه
	۸۸	۸۸	چهارشنبه
	۸۹	۸۹	پنجشنبه
	۹۰	۹۰	جمعه
	۹۱	۹۱	شنبه
	۹۲	۹۲	یکشنبه
	۹۳	۹۳	دوشنبه
	۹۴	۹۴	سه شنبه
	۹۵	۹۵	چهارشنبه
	۹۶	۹۶	پنجشنبه
	۹۷	۹۷	جمعه
	۹۸	۹۸	شنبه
	۹۹	۹۹	یکشنبه
	۱۰۰	۱۰۰	دوشنبه



اپریل ۱۸۹۲ء

رمضان ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۳	
شنبه	۲	۴	
یکشنبه	۳	۵	
دوشنبہ	۴	۶	
سہ شنبہ	۵	۷	
چار شنبہ	۶	۸	
پنجشنبه	۷	۹	
جمعہ	۸	۱۰	
شنبه	۹	۱۱	
یکشنبه	۱۰	۱۲	
دوشنبہ	۱۱	۱۳	
سہ شنبہ	۱۲	۱۴	
چار شنبہ	۱۳	۱۵	
پنجشنبه	۱۴	۱۶	
جمعہ	۱۵	۱۷	
شنبه	۱۶	۱۸	
یکشنبه	۱۷	۱۹	
دوشنبہ	۱۸	۲۰	
سہ شنبہ	۱۹	۲۱	
چار شنبہ	۲۰	۲۲	
پنجشنبه	۲۱	۲۳	
جمعہ	۲۲	۲۴	
شنبه	۲۳	۲۵	
یکشنبه	۲۴	۲۶	
دوشنبہ	۲۵	۲۷	
سہ شنبہ	۲۶	۲۸	
چار شنبہ	۲۷	۲۹	
پنجشنبه	۲۸	۳۰	
جمعہ	۲۹	۱ مئی	
شنبه	۳۰	۲	
		۳	

مئی ۱۸۹۲ء

شوال ۱۳۰۵ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
یکشنبہ	۱	۳	
دوشنبہ	۲	۴	
سہ شنبہ	۳	۵	
چار شنبہ	۴	۶	
پنج شنبہ	۵	۷	
جمعہ	۶	۸	
شنبہ	۷	۹	
یکشنبہ	۸	۱۰	اربعین فارسی گور
دوشنبہ	۹	۱۱	
سہ شنبہ	۱۰	۱۲	
چار شنبہ	۱۱	۱۳	
پنج شنبہ	۱۲	۱۴	
جمعہ	۱۳	۱۵	
شنبہ	۱۴	۱۶	
یکشنبہ	۱۵	۱۷	
دوشنبہ	۱۶	۱۸	
سہ شنبہ	۱۷	۱۹	
چار شنبہ	۱۸	۲۰	
پنج شنبہ	۱۹	۲۱	
جمعہ	۲۰	۲۲	
شنبہ	۲۱	۲۳	
یکشنبہ	۲۲	۲۴	
دوشنبہ	۲۳	۲۵	
سہ شنبہ	۲۴	۲۶	
چار شنبہ	۲۵	۲۷	
پنج شنبہ	۲۶	۲۸	
جمعہ	۲۷	۲۹	
شنبہ	۲۸	یکم ذیقعدہ	
یکشنبہ	۲۹	۲	
دوشنبہ	۳۰	۳	
سہ شنبہ	۳۱	۴	

مجلس

۱۳۴۱

روزنامه

روزنامه

کتاب

روز	روز	روز
چهارشنبه	۱	۵
پنجشنبه	۲	۶
شنبه	۳	۷
یکشنبه	۴	۸
دوشنبه	۵	۹
سه شنبه	۶	۱۰
چهارشنبه	۷	۱۱
پنجشنبه	۸	۱۲
شنبه	۹	۱۳
یکشنبه	۱۰	۱۴
دوشنبه	۱۱	۱۵
سه شنبه	۱۲	۱۶
چهارشنبه	۱۳	۱۷
پنجشنبه	۱۴	۱۸
شنبه	۱۵	۱۹
یکشنبه	۱۶	۲۰
دوشنبه	۱۷	۲۱
سه شنبه	۱۸	۲۲
چهارشنبه	۱۹	۲۳
پنجشنبه	۲۰	۲۴
شنبه	۲۱	۲۵
یکشنبه	۲۲	۲۶
دوشنبه	۲۳	۲۷
سه شنبه	۲۴	۲۸
چهارشنبه	۲۵	۲۹
پنجشنبه	۲۶	۳۰
شنبه	۲۷	۳۱
یکشنبه	۲۸	۱
دوشنبه	۲۹	۲
سه شنبه	۳۰	۳
چهارشنبه	۳۱	۴
پنجشنبه	۱	۵

۱۳۰۹  
فروردین

۱۳۰۹  
جولائی

کیفیت	تاریخ انروز	تاریخ عربی	دن
	۱	۶	یکشنبه
	۲	۷	دوشنبه
	۳	۸	سه شنبه
	۴	۹	چهارشنبه
	۵	۱۰	پنجشنبه
	۶	۱۱	جمعه
	۷	۱۲	شنبه
	۸	۱۳	یکشنبه
	۹	۱۴	دوشنبه
	۱۰	۱۵	سه شنبه
	۱۱	۱۶	چهارشنبه
	۱۲	۱۷	پنجشنبه
	۱۳	۱۸	جمعه
	۱۴	۱۹	شنبه
	۱۵	۲۰	یکشنبه
	۱۶	۲۱	دوشنبه
	۱۷	۲۲	سه شنبه
	۱۸	۲۳	چهارشنبه
	۱۹	۲۴	پنجشنبه
	۲۰	۲۵	جمعه
	۲۱	۲۶	شنبه
	۲۲	۲۷	یکشنبه
	۲۳	۲۸	دوشنبه
	۲۴	۲۹	سه شنبه
	۲۵	۳۰	چهارشنبه
	۲۶	۳۱	پنجشنبه
	۲۷	۱	جمعه
	۲۸	۲	شنبه
	۲۹	۳	یکشنبه
	۳۰	۴	دوشنبه
	۳۱	۵	سه شنبه
	۳۲	۶	چهارشنبه
	۳۳	۷	پنجشنبه
	۳۴	۸	جمعه
	۳۵	۹	شنبه
	۳۶	۱۰	یکشنبه

۱۳۰۵

مجموعه ۱۳۱۰

روز	تاریخ	تاریخ	تاریخ
دوشنبه	۱	۴	۱۳۱۰
سه شنبه	۲	۸	۱۳۱۰
چهارشنبه	۳	۹	۱۳۱۰
پنجشنبه	۴	۱۰	۱۳۱۰
جمعه	۵	۱۱	۱۳۱۰
شنبه	۶	۱۲	۱۳۱۰
یکشنبه	۷	۱۳	۱۳۱۰
دوشنبه	۸	۱۴	۱۳۱۰
سه شنبه	۹	۱۵	۱۳۱۰
چهارشنبه	۱۰	۱۶	۱۳۱۰
پنجشنبه	۱۱	۱۷	۱۳۱۰
جمعه	۱۲	۱۸	۱۳۱۰
شنبه	۱۳	۱۹	۱۳۱۰
یکشنبه	۱۴	۲۰	۱۳۱۰
دوشنبه	۱۵	۲۱	۱۳۱۰
سه شنبه	۱۶	۲۲	۱۳۱۰
چهارشنبه	۱۷	۲۳	۱۳۱۰
پنجشنبه	۱۸	۲۴	۱۳۱۰
جمعه	۱۹	۲۵	۱۳۱۰
شنبه	۲۰	۲۶	۱۳۱۰
یکشنبه	۲۱	۲۷	۱۳۱۰
دوشنبه	۲۲	۲۸	۱۳۱۰
سه شنبه	۲۳	۲۹	۱۳۱۰
چهارشنبه	۲۴	۳۰	۱۳۱۰
پنجشنبه	۲۵	۳۱	۱۳۱۰
جمعه	۲۶	۱	۱۳۱۱
شنبه	۲۷	۲	۱۳۱۱
یکشنبه	۲۸	۳	۱۳۱۱
دوشنبه	۲۹	۴	۱۳۱۱
سه شنبه	۳۰	۵	۱۳۱۱
چهارشنبه	۳۱	۶	۱۳۱۱

صفر ۱۰ ۱۳۸۳

۱۸ ۹۲

روز	تاریخ	تاریخ	تاریخ
شنبه	۱	۱	۱
یکشنبه	۲	۲	۲
دوشنبه	۳	۳	۳
سه شنبه	۴	۴	۴
چهارشنبه	۵	۵	۵
پنجشنبه	۶	۶	۶
جمعه	۷	۷	۷
شنبه	۸	۸	۸
یکشنبه	۹	۹	۹
دوشنبه	۱۰	۱۰	۱۰
سه شنبه	۱۱	۱۱	۱۱
چهارشنبه	۱۲	۱۲	۱۲
پنجشنبه	۱۳	۱۳	۱۳
جمعه	۱۴	۱۴	۱۴
شنبه	۱۵	۱۵	۱۵
یکشنبه	۱۶	۱۶	۱۶
دوشنبه	۱۷	۱۷	۱۷
سه شنبه	۱۸	۱۸	۱۸
چهارشنبه	۱۹	۱۹	۱۹
پنجشنبه	۲۰	۲۰	۲۰
جمعه	۲۱	۲۱	۲۱
شنبه	۲۲	۲۲	۲۲
یکشنبه	۲۳	۲۳	۲۳
دوشنبه	۲۴	۲۴	۲۴
سه شنبه	۲۵	۲۵	۲۵
چهارشنبه	۲۶	۲۶	۲۶
پنجشنبه	۲۷	۲۷	۲۷
جمعه	۲۸	۲۸	۲۸
شنبه	۲۹	۲۹	۲۹
یکشنبه	۳۰	۳۰	۳۰
دوشنبه	۳۱	۳۱	۳۱
سه شنبه	۳۲	۳۲	۳۲
چهارشنبه	۳۳	۳۳	۳۳
پنجشنبه	۳۴	۳۴	۳۴
جمعه	۳۵	۳۵	۳۵
شنبه	۳۶	۳۶	۳۶
یکشنبه	۳۷	۳۷	۳۷
دوشنبه	۳۸	۳۸	۳۸
سه شنبه	۳۹	۳۹	۳۹
چهارشنبه	۴۰	۴۰	۴۰
پنجشنبه	۴۱	۴۱	۴۱
جمعه	۴۲	۴۲	۴۲
شنبه	۴۳	۴۳	۴۳
یکشنبه	۴۴	۴۴	۴۴
دوشنبه	۴۵	۴۵	۴۵
سه شنبه	۴۶	۴۶	۴۶
چهارشنبه	۴۷	۴۷	۴۷
پنجشنبه	۴۸	۴۸	۴۸
جمعه	۴۹	۴۹	۴۹
شنبه	۵۰	۵۰	۵۰
یکشنبه	۵۱	۵۱	۵۱
دوشنبه	۵۲	۵۲	۵۲
سه شنبه	۵۳	۵۳	۵۳
چهارشنبه	۵۴	۵۴	۵۴
پنجشنبه	۵۵	۵۵	۵۵
جمعه	۵۶	۵۶	۵۶
شنبه	۵۷	۵۷	۵۷
یکشنبه	۵۸	۵۸	۵۸
دوشنبه	۵۹	۵۹	۵۹
سه شنبه	۶۰	۶۰	۶۰
چهارشنبه	۶۱	۶۱	۶۱
پنجشنبه	۶۲	۶۲	۶۲
جمعه	۶۳	۶۳	۶۳
شنبه	۶۴	۶۴	۶۴
یکشنبه	۶۵	۶۵	۶۵
دوشنبه	۶۶	۶۶	۶۶
سه شنبه	۶۷	۶۷	۶۷
چهارشنبه	۶۸	۶۸	۶۸
پنجشنبه	۶۹	۶۹	۶۹
جمعه	۷۰	۷۰	۷۰
شنبه	۷۱	۷۱	۷۱
یکشنبه	۷۲	۷۲	۷۲
دوشنبه	۷۳	۷۳	۷۳
سه شنبه	۷۴	۷۴	۷۴
چهارشنبه	۷۵	۷۵	۷۵
پنجشنبه	۷۶	۷۶	۷۶
جمعه	۷۷	۷۷	۷۷
شنبه	۷۸	۷۸	۷۸
یکشنبه	۷۹	۷۹	۷۹
دوشنبه	۸۰	۸۰	۸۰
سه شنبه	۸۱	۸۱	۸۱
چهارشنبه	۸۲	۸۲	۸۲
پنجشنبه	۸۳	۸۳	۸۳
جمعه	۸۴	۸۴	۸۴
شنبه	۸۵	۸۵	۸۵
یکشنبه	۸۶	۸۶	۸۶
دوشنبه	۸۷	۸۷	۸۷
سه شنبه	۸۸	۸۸	۸۸
چهارشنبه	۸۹	۸۹	۸۹
پنجشنبه	۹۰	۹۰	۹۰
جمعه	۹۱	۹۱	۹۱
شنبه	۹۲	۹۲	۹۲
یکشنبه	۹۳	۹۳	۹۳
دوشنبه	۹۴	۹۴	۹۴
سه شنبه	۹۵	۹۵	۹۵
چهارشنبه	۹۶	۹۶	۹۶
پنجشنبه	۹۷	۹۷	۹۷
جمعه	۹۸	۹۸	۹۸
شنبه	۹۹	۹۹	۹۹
یکشنبه	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

ربیع الاول ۱۳۸۵

اکتوبر ۱۹۹۲ م

کیفیت	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	دن
	۱	۹	شنبه
	۲	۱۰	یکشنبه
	۳	۱۱	دوشنبه
	۴	۱۲	سه شنبه
	۵	۱۳	چهارشنبه
	۶	۱۴	پنجشنبه
	۷	۱۵	جمعه
	۸	۱۶	شنبه
	۹	۱۷	یکشنبه
	۱۰	۱۸	دوشنبه
	۱۱	۱۹	سه شنبه
	۱۲	۲۰	چهارشنبه
	۱۳	۲۱	پنجشنبه
	۱۴	۲۲	جمعه
	۱۵	۲۳	شنبه
	۱۶	۲۴	یکشنبه
	۱۷	۲۵	دوشنبه
	۱۸	۲۶	سه شنبه
	۱۹	۲۷	چهارشنبه
	۲۰	۲۸	پنجشنبه
	۲۱	۲۹	جمعه
	۲۲	۳۰	شنبه
	۲۳	۱ ربیع الاول	یکشنبه
	۲۴	۲	دوشنبه
	۲۵	۳	سه شنبه
	۲۶	۴	چهارشنبه
	۲۷	۵	پنجشنبه
	۲۸	۶	جمعه
	۲۹	۷	شنبه
	۳۰	۸	یکشنبه
	۳۱	۹	دوشنبه



نومبر ۱۹۲۱ء

بیج الثاني اسلام

کیفیت	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	دن
	۱	۱۰	سه شنبه
	۲	۱۱	چارشنبه
	۳	۱۲	پنجشنبه
	۴	۱۳	جمعہ
	۵	۱۴	شنبه
	۶	۱۵	یکشنبه
	۷	۱۶	دوشنبه
	۸	۱۷	سه شنبه
	۹	۱۸	چارشنبه
	۱۰	۱۹	پنجشنبه
	۱۱	۲۰	جمعہ
	۱۲	۲۱	شنبه
	۱۳	۲۲	یکشنبه
	۱۴	۲۳	دوشنبه
	۱۵	۲۴	سه شنبه
	۱۶	۲۵	چارشنبه
	۱۷	۲۶	پنجشنبه
	۱۸	۲۷	جمعہ
	۱۹	۲۸	شنبه
	۲۰	۲۹	یکشنبه
	۲۱	۳۰	دوشنبه
	۲۲	۱ جمادی الاول	سه شنبه
	۲۳	۲	چارشنبه
	۲۴	۳	پنجشنبه
	۲۵	۴	جمعہ
	۲۶	۵	شنبه
	۲۷	۶	یکشنبه
	۲۸	۷	دوشنبه
	۲۹	۸	سه شنبه
	۳۰	۹	چارشنبه

جمادی الاول ۱۳۱۰ م

و طبر ۹۲ م

کیفیت	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	دن
	۱	۱۰	پنجشنبه
	۲	۱۱	جمعه
	۳	۱۲	شنبه
	۴	۱۳	یکشنبه
	۵	۱۴	دوشنبه
	۶	۱۵	سه شنبه
	۷	۱۶	چهارشنبه
	۸	۱۷	پنجشنبه
	۹	۱۸	جمعه
	۱۰	۱۹	شنبه
	۱۱	۲۰	یکشنبه
	۱۲	۲۱	دوشنبه
	۱۳	۲۲	سه شنبه
	۱۴	۲۳	چهارشنبه
	۱۵	۲۴	پنجشنبه
	۱۶	۲۵	جمعه
	۱۷	۲۶	شنبه
	۱۸	۲۷	یکشنبه
	۱۹	۲۸	دوشنبه
	۲۰	۲۹	سه شنبه
	۲۱	۳۰ جمادی الثانی	چهارشنبه
	۲۲	۱	پنجشنبه
	۲۳	۲	جمعه
	۲۴	۳	شنبه
	۲۵	۴	یکشنبه
	۲۶	۵	دوشنبه
	۲۷	۶	سه شنبه
	۲۸	۷	چهارشنبه
	۲۹	۸	پنجشنبه
	۳۰	۹	جمعه
	۳۱	۱۰	شنبه







یادداشت: پیراگرافی نوٹ

[illegible]









انجازات

[illegible]







اخراجات

[illegible]

کیمت

جوزی ۱۳۹۲	جاری الکا	بیمه
۱	۱۲	۲۱
۲	۱۳	۲۹
۳	۱۴	۳۰
۴	۱۵	۱۳۹۲
۵	۱۶	۲
۶	۱۷	۳
۷	۱۸	۴
۸	۱۹	۵
۹	۲۰	۶
۱۰	۲۱	۷
۱۱	۲۲	۸
۱۲	۲۳	۹
۱۳	۲۴	۱۰
۱۴	۲۵	۱۱
۱۵	۲۶	۱۲
۱۶	۲۷	۱۳
۱۷	۲۸	۱۴
۱۸	۲۹	۱۵
۱۹	۳۰	۱۶
۲۰	رجب	۱۷
۲۱	۲	۱۸
۲۲	۳	۱۹
۲۳	۴	۲۰
۲۴	۵	۲۱
۲۵	۶	۲۲
۲۶	۷	۲۳
۲۷	۸	۲۴
۲۸	۹	۲۵
۲۹	۱۰	۲۶
۳۰	۱۱	۲۷
۳۱	۱۲	۲۸

روز	روز	روز	روز
۱۳۰۲	۱۳۰۱	۱۳۰۳	۱۳۰۳
فروردین	اردیبهشت	فروردین	فروردین
۲۹	۱۳	۱	چهارشنبه
۳۰	۱۴	۲	پنجشنبه
غره فروردین	۱۵	۳	جمعه
۲	۱۶	۴	شنبه
۳	۱۷	۵	یکشنبه
۴	۱۸	۶	دوشنبه
۵	۱۹	۷	سه‌شنبه
۶	۲۰	۸	چهارشنبه
۷	۲۱	۹	پنجشنبه
۸	۲۲	۱۰	جمعه
۹	۲۳	۱۱	شنبه
۱۰	۲۴	۱۲	یکشنبه
۱۱	۲۵	۱۳	دوشنبه
۱۲	۲۶	۱۴	سه‌شنبه
۱۳	۲۷	۱۵	چهارشنبه
۱۴	۲۸	۱۶	پنجشنبه
۱۵	۲۹	۱۷	جمعه
۱۶	۳۰	۱۸	شنبه
۱۷	غره اردیبهشت	۱۹	یکشنبه
۱۸	۱	۲۰	دوشنبه
۱۹	۲	۲۱	سه‌شنبه
۲۰	۳	۲۲	چهارشنبه
۲۱	۴	۲۳	پنجشنبه
۲۲	۵	۲۴	جمعه
۲۳	۶	۲۵	شنبه
۲۴	۷	۲۶	یکشنبه
۲۵	۸	۲۷	دوشنبه
۲۶	۹	۲۸	سه‌شنبه
۲۷	۱۰	۲۹	چهارشنبه
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.



فصل  
۱۳۰۳  
فروردین

نصف اول  
۱۳۱۰

ع  
۱۹۳  
مارچ

۲۶	۱۱	۱	
۲۱	۱۲	۲	
۲۹	۱۳	۳	
۳۰	۱۴	۴	
۳۱	۱۵	۵	
غوردین	۱۶	۶	
۲	۱۷	۷	
۳	۱۸	۸	
۴	۱۹	۹	
۵	۲۰	۱۰	
۶	۲۱	۱۱	
۷	۲۲	۱۲	
۸	۲۳	۱۳	
۹	۲۴	۱۴	
۱۰	۲۵	۱۵	
۱۱	۲۶	۱۶	
۱۲	۲۷	۱۷	
۱۳	۲۸	۱۸	
۱۴	۲۹	۱۹	
۱۵	غوردین	۲۰	
۱۶	۱	۲۱	
۱۷	۲	۲۲	
۱۸	۳	۲۳	
۱۹	۴	۲۴	
۲۰	۵	۲۵	
۲۱	۶	۲۶	
۲۲	۷	۲۷	
۲۳	۸	۲۸	
۲۴	۹	۲۹	
۲۵	۱۰	۳۰	
۲۶	۱۱	۳۱	

بریم	۱۹۳۳	روزهای سال	فصل	روز
یکشنبه	۱	۱۳	۲۷	۲۷
دوشنبه	۲	۱۴	۲۸	۲۸
سه شنبه	۳	۱۵	۲۹	۲۹
چهارشنبه	۴	۱۶	۳۰	۳۰
پنجشنبه	۵	۱۷	۳۱	۳۱
شنبه	۶	۱۸	نوروز	۱
یکشنبه	۷	۱۹	۲	۲
دوشنبه	۸	۲۰	۳	۳
سه شنبه	۹	۲۱	۴	۴
چهارشنبه	۱۰	۲۲	۵	۵
پنجشنبه	۱۱	۲۳	۶	۶
شنبه	۱۲	۲۴	۷	۷
یکشنبه	۱۳	۲۵	۸	۸
دوشنبه	۱۴	۲۶	۹	۹
سه شنبه	۱۵	۲۷	۱۰	۱۰
چهارشنبه	۱۶	۲۸	۱۱	۱۱
پنجشنبه	۱۷	۲۹	۱۲	۱۲
شنبه	۱۸	۳۰	۱۳	۱۳
یکشنبه	۱۹	۳۱	۱۴	۱۴
دوشنبه	۲۰	۱	۱۵	۱۵
سه شنبه	۲۱	۲	۱۶	۱۶
چهارشنبه	۲۲	۳	۱۷	۱۷
پنجشنبه	۲۳	۴	۱۸	۱۸
شنبه	۲۴	۵	۱۹	۱۹
یکشنبه	۲۵	۶	۲۰	۲۰
دوشنبه	۲۶	۷	۲۱	۲۱
سه شنبه	۲۷	۸	۲۲	۲۲
چهارشنبه	۲۸	۹	۲۳	۲۳
پنجشنبه	۲۹	۱۰	۲۴	۲۴
شنبه	۳۰	۱۱	۲۵	۲۵

۱۱ /  
 شهادت کاهن های کلی و ملی با امر و دستوری از سوی  
 حکومتی خطبه عامی در این روز گزیده

کاهن های روستا

جده کوکلی

۱۳۹۳  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۱

۲۶	۱۳	۲۶	۱۳
۲۷	۱۴	۲۷	۱۴
۲۸	۱۵	۲۸	۱۵
۲۹	۱۶	۲۹	۱۶
۳۰	۱۷	۳۰	۱۷
۳۱	۱۸	۳۱	۱۸
۳۲	۱۹	۳۲	۱۹
۳۳	۲۰	۳۳	۲۰
۳۴	۲۱	۳۴	۲۱
۳۵	۲۲	۳۵	۲۲
۳۶	۲۳	۳۶	۲۳
۳۷	۲۴	۳۷	۲۴
۳۸	۲۵	۳۸	۲۵
۳۹	۲۶	۳۹	۲۶
۴۰	۲۷	۴۰	۲۷
۴۱	۲۸	۴۱	۲۸
۴۲	۲۹	۴۲	۲۹
۴۳	۳۰	۴۳	۳۰
۴۴	۳۱	۴۴	۳۱
۴۵	۳۲	۴۵	۳۲
۴۶	۳۳	۴۶	۳۳
۴۷	۳۴	۴۷	۳۴
۴۸	۳۵	۴۸	۳۵
۴۹	۳۶	۴۹	۳۶
۵۰	۳۷	۵۰	۳۷
۵۱	۳۸	۵۱	۳۸
۵۲	۳۹	۵۲	۳۹
۵۳	۴۰	۵۳	۴۰
۵۴	۴۱	۵۴	۴۱
۵۵	۴۲	۵۵	۴۲
۵۶	۴۳	۵۶	۴۳
۵۷	۴۴	۵۷	۴۴
۵۸	۴۵	۵۸	۴۵
۵۹	۴۶	۵۹	۴۶
۶۰	۴۷	۶۰	۴۷
۶۱	۴۸	۶۱	۴۸
۶۲	۴۹	۶۲	۴۹
۶۳	۵۰	۶۳	۵۰
۶۴	۵۱	۶۴	۵۱
۶۵	۵۲	۶۵	۵۲
۶۶	۵۳	۶۶	۵۳
۶۷	۵۴	۶۷	۵۴
۶۸	۵۵	۶۸	۵۵
۶۹	۵۶	۶۹	۵۶
۷۰	۵۷	۷۰	۵۷
۷۱	۵۸	۷۱	۵۸
۷۲	۵۹	۷۲	۵۹
۷۳	۶۰	۷۳	۶۰
۷۴	۶۱	۷۴	۶۱
۷۵	۶۲	۷۵	۶۲
۷۶	۶۳	۷۶	۶۳
۷۷	۶۴	۷۷	۶۴
۷۸	۶۵	۷۸	۶۵
۷۹	۶۶	۷۹	۶۶
۸۰	۶۷	۸۰	۶۷
۸۱	۶۸	۸۱	۶۸
۸۲	۶۹	۸۲	۶۹
۸۳	۷۰	۸۳	۷۰
۸۴	۷۱	۸۴	۷۱
۸۵	۷۲	۸۵	۷۲
۸۶	۷۳	۸۶	۷۳
۸۷	۷۴	۸۷	۷۴
۸۸	۷۵	۸۸	۷۵
۸۹	۷۶	۸۹	۷۶
۹۰	۷۷	۹۰	۷۷
۹۱	۷۸	۹۱	۷۸
۹۲	۷۹	۹۲	۷۹
۹۳	۸۰	۹۳	۸۰
۹۴	۸۱	۹۴	۸۱
۹۵	۸۲	۹۵	۸۲
۹۶	۸۳	۹۶	۸۳
۹۷	۸۴	۹۷	۸۴
۹۸	۸۵	۹۸	۸۵
۹۹	۸۶	۹۹	۸۶
۱۰۰	۸۷	۱۰۰	۸۷

۱۵ - ۱۳۹۳  
 ۱۶ - ۱۳۹۲  
 ۱۷ - ۱۳۹۱

۱۳۹۳  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۱

۱۳۰۲  
 غرة  
 ۱۳۱۰  
 زحمة  
 ۱۳۱۳  
 جن

يوم

۱۳۱۰  
 در حمة

۱۶	۲۵	۱۵	۵	ح
۱۷	۲۶	۱۶	۲	ح
۱۸	۲۷	۱۷	۳	ح
۱۹	۲۸	۱۸	۴	ح
۲۰	۲۹	۱۹	۵	ح
۲۱	۳۰	۲۰	۶	ح
۲۲	۳۱	۲۱	۷	ح
۲۳	۱ اردو	۲۲	۸	ح
۲۴	۲	۲۳	۹	ح
۲۵	۳	۲۴	۱۰	ح
۲۶	۴	۲۵	۱۱	ح
۲۷	۵	۲۶	۱۲	ح
۲۸	۶	۲۷	۱۳	ح
۲۹	۷	۲۸	۱۴	ح
۳۰	۸	۲۹	۱۵	ح
۱	۹	غرة زحمة	۱۶	ح
۲	۱۰	۲	۱۷	ح
۳	۱۱	۳	۱۸	ح
۴	۱۲	۴	۱۹	ح
۵	۱۳	۵	۲۰	ح
۶	۱۴	۶	۲۱	ح
۷	۱۵	۷	۲۲	ح
۸	۱۶	۸	۲۳	ح
۹	۱۷	۹	۲۴	ح
۱۰	۱۸	۱۰	۲۵	ح
۱۱	۱۹	۱۱	۲۶	ح
۱۲	۲۰	۱۲	۲۷	ح
۱۳	۲۱	۱۳	۲۸	ح
۱۴	۲۲	۱۴	۲۹	ح
۱۵	۲۳	۱۵	۳۰	ح

۱۳۰۲  
 ارداد

۱۳۱۰  
 دلفی

۱۲۹۳  
 دلفی

<u>۱۳۱۰</u>	۲۵	۱۶	۵۶
- ۱۸	۲۵	۱۶	۲
- ۱۹	۲۶	۱۸	۴
- ۲۰	۲۷	۱۹	۲
- ۲۱	۲۸	۲۰	۵
- ۲۲	۲۹	۲۱	۶
- ۲۳	۳۰	۲۲	۷
- ۲۴	۳۱	۲۳	۸
- ۲۵	۳۲	۲۴	۹
- ۲۶	۳۳	۲۵	۱۰
- ۲۷	۳۴	۲۶	۱۱
- ۲۸	۳۵	۲۷	۱۲
- ۲۹	۳۶	۲۸	۱۳
- ۳۰	۳۷	۲۹	۱۴
- ۳۱	۳۸	۳۰	۱۵
- ۳۲	۳۹	۳۱	۱۶
- ۳۳	۴۰	۳۲	۱۷
- ۳۴	۴۱	۳۳	۱۸
- ۳۵	۴۲	۳۴	۱۹
- ۳۶	۴۳	۳۵	۲۰
- ۳۷	۴۴	۳۶	۲۱
- ۳۸	۴۵	۳۷	۲۲
- ۳۹	۴۶	۳۸	۲۳
- ۴۰	۴۷	۳۹	۲۴
- ۴۱	۴۸	۴۰	۲۵
- ۴۲	۴۹	۴۱	۲۶
- ۴۳	۵۰	۴۲	۲۷
- ۴۴	۵۱	۴۳	۲۸
- ۴۵	۵۲	۴۴	۲۹
- ۴۶	۵۳	۴۵	۳۰
- ۴۷	۵۴	۴۶	۳۱
- ۴۸	۵۵	۴۷	۳۲
- ۴۹	۵۶	۴۸	۳۳
- ۵۰	۵۷	۴۹	۳۴
- ۵۱	۵۸	۵۰	۳۵
- ۵۲	۵۹	۵۱	۳۶
- ۵۳	۶۰	۵۲	۳۷
- ۵۴	۶۱	۵۳	۳۸
- ۵۵	۶۲	۵۴	۳۹
- ۵۶	۶۳	۵۵	۴۰
- ۵۷	۶۴	۵۶	۴۱
- ۵۸	۶۵	۵۷	۴۲
- ۵۹	۶۶	۵۸	۴۳
- ۶۰	۶۷	۵۹	۴۴
- ۶۱	۶۸	۶۰	۴۵
- ۶۲	۶۹	۶۱	۴۶
- ۶۳	۷۰	۶۲	۴۷
- ۶۴	۷۱	۶۳	۴۸
- ۶۵	۷۲	۶۴	۴۹
- ۶۶	۷۳	۶۵	۵۰
- ۶۷	۷۴	۶۶	۵۱
- ۶۸	۷۵	۶۷	۵۲
- ۶۹	۷۶	۶۸	۵۳
- ۷۰	۷۷	۶۹	۵۴
- ۷۱	۷۸	۷۰	۵۵
- ۷۲	۷۹	۷۱	۵۶
- ۷۳	۸۰	۷۲	۵۷
- ۷۴	۸۱	۷۳	۵۸
- ۷۵	۸۲	۷۴	۵۹
- ۷۶	۸۳	۷۵	۶۰
- ۷۷	۸۴	۷۶	۶۱
- ۷۸	۸۵	۷۷	۶۲
- ۷۹	۸۶	۷۸	۶۳
- ۸۰	۸۷	۷۹	۶۴
- ۸۱	۸۸	۸۰	۶۵
- ۸۲	۸۹	۸۱	۶۶
- ۸۳	۹۰	۸۲	۶۷
- ۸۴	۹۱	۸۳	۶۸
- ۸۵	۹۲	۸۴	۶۹
- ۸۶	۹۳	۸۵	۷۰
- ۸۷	۹۴	۸۶	۷۱
- ۸۸	۹۵	۸۷	۷۲
- ۸۹	۹۶	۸۸	۷۳
- ۹۰	۹۷	۸۹	۷۴
- ۹۱	۹۸	۹۰	۷۵
- ۹۲	۹۹	۹۱	۷۶
- ۹۳	۱۰۰	۹۲	۷۷
- ۹۴	۱۰۱	۹۳	۷۸
- ۹۵	۱۰۲	۹۴	۷۹
- ۹۶	۱۰۳	۹۵	۸۰
- ۹۷	۱۰۴	۹۶	۸۱
- ۹۸	۱۰۵	۹۷	۸۲
- ۹۹	۱۰۶	۹۸	۸۳
- ۱۰۰	۱۰۷	۹۹	۸۴
- ۱۰۱	۱۰۸	۱۰۰	۸۵
- ۱۰۲	۱۰۹	۱۰۱	۸۶
- ۱۰۳	۱۱۰	۱۰۲	۸۷
- ۱۰۴	۱۱۱	۱۰۳	۸۸
- ۱۰۵	۱۱۲	۱۰۴	۸۹
- ۱۰۶	۱۱۳	۱۰۵	۹۰
- ۱۰۷	۱۱۴	۱۰۶	۹۱
- ۱۰۸	۱۱۵	۱۰۷	۹۲
- ۱۰۹	۱۱۶	۱۰۸	۹۳
- ۱۱۰	۱۱۷	۱۰۹	۹۴
- ۱۱۱	۱۱۸	۱۱۰	۹۵
- ۱۱۲	۱۱۹	۱۱۱	۹۶
- ۱۱۳	۱۲۰	۱۱۲	۹۷
- ۱۱۴	۱۲۱	۱۱۳	۹۸
- ۱۱۵	۱۲۲	۱۱۴	۹۹
- ۱۱۶	۱۲۳	۱۱۵	۱۰۰
- ۱۱۷	۱۲۴	۱۱۶	۱۰۱
- ۱۱۸	۱۲۵	۱۱۷	۱۰۲
- ۱۱۹	۱۲۶	۱۱۸	۱۰۳
- ۱۲۰	۱۲۷	۱۱۹	۱۰۴
- ۱۲۱	۱۲۸	۱۲۰	۱۰۵
- ۱۲۲	۱۲۹	۱۲۱	۱۰۶
- ۱۲۳	۱۳۰	۱۲۲	۱۰۷
- ۱۲۴	۱۳۱	۱۲۳	۱۰۸
- ۱۲۵	۱۳۲	۱۲۴	۱۰۹
- ۱۲۶	۱۳۳	۱۲۵	۱۱۰
- ۱۲۷	۱۳۴	۱۲۶	۱۱۱
- ۱۲۸	۱۳۵	۱۲۷	۱۱۲
- ۱۲۹	۱۳۶	۱۲۸	۱۱۳
- ۱۳۰	۱۳۷	۱۲۹	۱۱۴
- ۱۳۱	۱۳۸	۱۳۰	۱۱۵
- ۱۳۲	۱۳۹	۱۳۱	۱۱۶
- ۱۳۳	۱۴۰	۱۳۲	۱۱۷
- ۱۳۴	۱۴۱	۱۳۳	۱۱۸
- ۱۳۵	۱۴۲	۱۳۴	۱۱۹
- ۱۳۶	۱۴۳	۱۳۵	۱۲۰
- ۱۳۷	۱۴۴	۱۳۶	۱۲۱
- ۱۳۸	۱۴۵	۱۳۷	۱۲۲
- ۱۳۹	۱۴۶	۱۳۸	۱۲۳
- ۱۴۰	۱۴۷	۱۳۹	۱۲۴
- ۱۴۱	۱۴۸	۱۴۰	۱۲۵
- ۱۴۲	۱۴۹	۱۴۱	۱۲۶
- ۱۴۳	۱۵۰	۱۴۲	۱۲۷
- ۱۴۴	۱۵۱	۱۴۳	۱۲۸
- ۱۴۵	۱۵۲	۱۴۴	۱۲۹
- ۱۴۶	۱۵۳	۱۴۵	۱۳۰
- ۱۴۷	۱۵۴	۱۴۶	۱۳۱
- ۱۴۸	۱۵۵	۱۴۷	۱۳۲
- ۱۴۹	۱۵۶	۱۴۸	۱۳۳
- ۱۵۰	۱۵۷	۱۴۹	۱۳۴
- ۱۵۱	۱۵۸	۱۵۰	۱۳۵
- ۱۵۲	۱۵۹	۱۵۱	۱۳۶
- ۱۵۳	۱۶۰	۱۵۲	۱۳۷
- ۱۵۴	۱۶۱	۱۵۳	۱۳۸
- ۱۵۵	۱۶۲	۱۵۴	۱۳۹
- ۱۵۶	۱۶۳	۱۵۵	۱۴۰
- ۱۵۷	۱۶۴	۱۵۶	۱۴۱
- ۱۵۸	۱۶۵	۱۵۷	۱۴۲
- ۱۵۹	۱۶۶	۱۵۸	۱۴۳
- ۱۶۰	۱۶۷	۱۵۹	۱۴۴
- ۱۶۱	۱۶۸	۱۶۰	۱۴۵
- ۱۶۲	۱۶۹	۱۶۱	۱۴۶
- ۱۶۳	۱۷۰	۱۶۲	۱۴۷
- ۱۶۴	۱۷۱	۱۶۳	۱۴۸
- ۱۶۵	۱۷۲	۱۶۴	۱۴۹
- ۱۶۶	۱۷۳	۱۶۵	۱۵۰
- ۱۶۷	۱۷۴	۱۶۶	۱۵۱
- ۱۶۸	۱۷۵	۱۶۷	۱۵۲
- ۱۶۹	۱۷۶	۱۶۸	۱۵۳
- ۱۷۰	۱۷۷	۱۶۹	۱۵۴
- ۱۷۱	۱۷۸	۱۷۰	۱۵۵
- ۱۷۲	۱۷۹	۱۷۱	۱۵۶
- ۱۷۳	۱۸۰	۱۷۲	۱۵۷
- ۱۷۴	۱۸۱	۱۷۳	۱۵۸
- ۱۷۵	۱۸۲	۱۷۴	۱۵۹
- ۱۷۶	۱۸۳	۱۷۵	۱۶۰
- ۱۷۷	۱۸۴	۱۷۶	۱۶۱
- ۱۷۸	۱۸۵	۱۷۷	۱۶۲
- ۱۷۹	۱۸۶	۱۷۸	۱۶۳
- ۱۸۰	۱۸۷	۱۷۹	۱۶۴
- ۱۸۱	۱۸۸	۱۸۰	۱۶۵
- ۱۸۲	۱۸۹	۱۸۱	۱۶۶
- ۱۸۳	۱۹۰	۱۸۲	۱۶۷
- ۱۸۴	۱۹۱	۱۸۳	۱۶۸
- ۱۸۵	۱۹۲	۱۸۴	۱۶۹
- ۱۸۶	۱۹۳	۱۸۵	۱۷۰
- ۱۸۷	۱۹۴	۱۸۶	۱۷۱
- ۱۸۸	۱۹۵	۱۸۷	۱۷۲
- ۱۸۹	۱۹۶	۱۸۸	۱۷۳
- ۱۹۰	۱۹۷	۱۸۹	۱۷۴
- ۱۹۱	۱۹۸	۱۹۰	۱۷۵
- ۱۹۲	۱۹۹	۱۹۱	۱۷۶
- ۱۹۳	۲۰۰	۱۹۲	۱۷۷
- ۱۹۴	۲۰۱	۱۹۳	۱۷۸
- ۱۹۵	۲۰۲	۱۹۴	۱۷۹
- ۱۹۶	۲۰۳	۱۹۵	۱۸۰
- ۱۹۷	۲۰۴	۱۹۶	۱۸۱
- ۱۹۸	۲۰۵	۱۹۷	۱۸۲
- ۱۹۹	۲۰۶	۱۹۸	۱۸۳
- ۲۰۰	۲۰۷	۱۹۹	۱۸۴
- ۲۰۱	۲۰۸	۲۰۰	۱۸۵
- ۲۰۲	۲۰۹	۲۰۱	۱۸۶
- ۲۰۳	۲۱۰	۲۰۲	۱۸۷
- ۲۰۴	۲۱۱	۲۰۳	۱۸۸
- ۲۰۵	۲۱۲	۲۰۴	۱۸۹
- ۲۰۶	۲۱۳	۲۰۵	۱۹۰
- ۲۰۷	۲۱۴	۲۰۶	۱۹۱
- ۲۰۸	۲۱۵	۲۰۷	۱۹۲
- ۲۰۹	۲۱۶	۲۰۸	۱۹۳
- ۲۱۰	۲۱۷	۲۰۹	۱۹۴
- ۲۱۱	۲۱۸	۲۱۰	۱۹۵
- ۲۱۲	۲۱۹	۲۱۱	۱۹۶
- ۲۱۳	۲۲۰	۲۱۲	۱۹۷
- ۲۱۴	۲۲۱	۲۱۳	۱۹۸
- ۲۱۵	۲۲۲	۲۱۴	۱۹۹
- ۲۱۶	۲۲۳	۲۱۵	۲۰۰
- ۲۱۷	۲۲۴	۲۱۶	۲۰۱
- ۲۱۸	۲۲۵	۲۱۷	۲۰۲
- ۲۱۹	۲۲۶	۲۱۸	۲۰۳
- ۲۲۰	۲۲۷	۲۱۹	۲۰۴
- ۲۲۱	۲۲۸	۲۲۰	۲۰۵
- ۲۲۲	۲۲۹	۲۲۱	۲۰۶
- ۲۲۳	۲۳۰	۲۲۲	۲۰۷
- ۲۲۴	۲۳۱	۲۲۳	۲۰۸
- ۲۲۵	۲۳۲	۲۲۴	۲۰۹
- ۲۲۶	۲۳۳	۲۲۵	۲۱۰
- ۲۲۷	۲۳۴	۲۲۶	۲۱۱
- ۲۲۸	۲۳۵	۲۲۷	۲۱۲
- ۲۲۹	۲۳۶	۲۲۸	۲۱۳
- ۲۳۰	۲۳۷	۲۲۹	۲۱۴
- ۲۳۱	۲۳۸	۲۳۰	۲۱۵
- ۲۳۲	۲۳۹	۲۳۱	۲۱۶
- ۲۳۳	۲۴۰	۲۳۲	۲۱۷
- ۲۳۴	۲۴۱	۲۳۳	۲۱۸
- ۲۳۵	۲۴۲	۲۳۴	۲۱۹
- ۲۳۶	۲۴۳	۲۳۵	۲۲۰
- ۲۳۷	۲۴۴	۲۳۶	۲۲۱
- ۲۳۸	۲۴۵	۲۳۷	۲۲۲
- ۲۳۹	۲۴۶	۲۳۸	۲۲۳
- ۲۴۰	۲۴۷	۲۳۹	۲۲۴
- ۲۴۱	۲۴۸	۲۴۰	۲۲۵
- ۲۴۲	۲۴۹	۲۴۱	۲۲۶
- ۲۴۳	۲۵۰	۲۴۲	۲۲۷
- ۲۴۴	۲۵۱	۲۴۳	۲۲۸
- ۲۴۵	۲۵۲	۲۴۴	۲۲۹
- ۲۴۶	۲۵۳	۲۴۵	۲۳۰
- ۲۴۷	۲۵۴	۲۴۶	۲۳۱
- ۲۴۸	۲۵۵	۲۴۷	۲۳۲
- ۲۴۹	۲۵۶	۲۴۸	۲۳۳
- ۲۵۰	۲۵۷	۲۴۹	۲۳۴
- ۲۵۱	۲۵۸	۲۵۰	۲۳۵
- ۲۵۲	۲۵۹	۲۵۱	۲۳۶
- ۲۵۳	۲۶۰	۲۵۲	۲۳۷
- ۲۵۴	۲۶۱	۲۵۳	۲۳۸
- ۲۵۵	۲۶۲	۲۵۴	۲۳۹
- ۲۵۶	۲۶۳	۲۵۵	۲۴۰
- ۲۵۷	۲۶۴	۲۵۶	۲۴۱
- ۲۵۸	۲۶۵	۲۵۷	۲۴۲
- ۲۵۹	۲۶۶	۲۵۸	۲۴۳
- ۲۶۰	۲۶۷	۲۵۹	۲۴۴
- ۲۶۱	۲۶۸	۲۶۰	۲۴۵
- ۲۶۲	۲۶۹	۲۶۱	۲۴۶
- ۲۶۳	۲۷۰	۲۶۲	۲۴۷
- ۲۶۴	۲۷۱	۲۶۳	۲۴۸
- ۲۶۵	۲۷۲	۲۶۴	۲۴۹
- ۲۶۶	۲۷۳	۲۶۵	۲۵۰
- ۲۶۷	۲۷۴	۲۶۶	۲۵۱
- ۲۶۸	۲۷۵	۲۶۷	۲۵۲
- ۲۶۹	۲۷۶	۲۶۸	۲۵۳
- ۲۷۰	۲۷۷		

۱۸۹۳  
 رجب  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۲

يوم

۱۸	۱۸	۲۲	۲۵	۵۵	==
۱۹	۱۸	۲۵	۱۸	۳	==
۲۰	۱۹	۲۶	۱۹	۴	==
۲۱	۲۰	۲۷	۲۰	۵	==
۲۲	۲۱	۲۸	۲۱	۶	==
۲۳	۲۲	۲۹	۲۲	۷	==
۲۴	۲۳	۳۰	۲۳	۸	==
۲۵	۲۴	۳۱	۲۴	۹	==
۲۶	۲۵	۳۲	۲۵	۱۰	==
۲۷	۲۶	۳۳	۲۶	۱۱	==
۲۸	۲۷	۳۴	۲۷	۱۲	==
۲۹	۲۸	۳۵	۲۸	۱۳	==
۳۰	۲۹	۳۶	۲۹	۱۴	==
۳۱	۳۰	۳۷	۳۰	۱۵	==
۳۲	۳۱	۳۸	۳۱	۱۶	==
۳۳	۳۲	۳۹	۳۲	۱۷	==
۳۴	۳۳	۴۰	۳۳	۱۸	==
۳۵	۳۴	۴۱	۳۴	۱۹	==
۳۶	۳۵	۴۲	۳۵	۲۰	==
۳۷	۳۶	۴۳	۳۶	۲۱	==
۳۸	۳۷	۴۴	۳۷	۲۲	==
۳۹	۳۸	۴۵	۳۸	۲۳	==
۴۰	۳۹	۴۶	۳۹	۲۴	==
۴۱	۴۰	۴۷	۴۰	۲۵	==
۴۲	۴۱	۴۸	۴۱	۲۶	==
۴۳	۴۲	۴۹	۴۲	۲۷	==
۴۴	۴۳	۵۰	۴۳	۲۸	==
۴۵	۴۴	۵۱	۴۴	۲۹	==
۴۶	۴۵	۵۲	۴۵	۳۰	==
۴۷	۴۶	۵۳	۴۶	۳۱	==
۴۸	۴۷	۵۴	۴۷	۳۲	==
۴۹	۴۸	۵۵	۴۸	۳۳	==
۵۰	۴۹	۵۶	۴۹	۳۴	==
۵۱	۵۰	۵۷	۵۰	۳۵	==
۵۲	۵۱	۵۸	۵۱	۳۶	==
۵۳	۵۲	۵۹	۵۲	۳۷	==
۵۴	۵۳	۶۰	۵۳	۳۸	==
۵۵	۵۴	۶۱	۵۴	۳۹	==
۵۶	۵۵	۶۲	۵۵	۴۰	==
۵۷	۵۶	۶۳	۵۶	۴۱	==
۵۸	۵۷	۶۴	۵۷	۴۲	==
۵۹	۵۸	۶۵	۵۸	۴۳	==
۶۰	۵۹	۶۶	۵۹	۴۴	==
۶۱	۶۰	۶۷	۶۰	۴۵	==
۶۲	۶۱	۶۸	۶۱	۴۶	==
۶۳	۶۲	۶۹	۶۲	۴۷	==
۶۴	۶۳	۷۰	۶۳	۴۸	==
۶۵	۶۴	۷۱	۶۴	۴۹	==
۶۶	۶۵	۷۲	۶۵	۵۰	==
۶۷	۶۶	۷۳	۶۶	۵۱	==
۶۸	۶۷	۷۴	۶۷	۵۲	==
۶۹	۶۸	۷۵	۶۸	۵۳	==
۷۰	۶۹	۷۶	۶۹	۵۴	==
۷۱	۷۰	۷۷	۷۰	۵۵	==
۷۲	۷۱	۷۸	۷۱	۵۶	==
۷۳	۷۲	۷۹	۷۲	۵۷	==
۷۴	۷۳	۸۰	۷۳	۵۸	==
۷۵	۷۴	۸۱	۷۴	۵۹	==
۷۶	۷۵	۸۲	۷۵	۶۰	==
۷۷	۷۶	۸۳	۷۶	۶۱	==
۷۸	۷۷	۸۴	۷۷	۶۲	==
۷۹	۷۸	۸۵	۷۸	۶۳	==
۸۰	۷۹	۸۶	۷۹	۶۴	==
۸۱	۸۰	۸۷	۸۰	۶۵	==
۸۲	۸۱	۸۸	۸۱	۶۶	==
۸۳	۸۲	۸۹	۸۲	۶۷	==
۸۴	۸۳	۹۰	۸۳	۶۸	==
۸۵	۸۴	۹۱	۸۴	۶۹	==
۸۶	۸۵	۹۲	۸۵	۷۰	==
۸۷	۸۶	۹۳	۸۶	۷۱	==
۸۸	۸۷	۹۴	۸۷	۷۲	==
۸۹	۸۸	۹۵	۸۸	۷۳	==
۹۰	۸۹	۹۶	۸۹	۷۴	==
۹۱	۹۰	۹۷	۹۰	۷۵	==
۹۲	۹۱	۹۸	۹۱	۷۶	==
۹۳	۹۲	۹۹	۹۲	۷۷	==
۹۴	۹۳	۱۰۰	۹۳	۷۸	==
۹۵	۹۴	۱۰۱	۹۴	۷۹	==
۹۶	۹۵	۱۰۲	۹۵	۸۰	==
۹۷	۹۶	۱۰۳	۹۶	۸۱	==
۹۸	۹۷	۱۰۴	۹۷	۸۲	==
۹۹	۹۸	۱۰۵	۹۸	۸۳	==
۱۰۰	۹۹	۱۰۶	۹۹	۸۴	==

١٩٩٢  
 ١٤١٢  
 ١٤١٢

١١٠٠  
 - ٢١  
 - ٢٢  
 ٢٣  
 - ٢٤  
 - ٢٥  
 - ٢٦  
 - ٢٧  
 - ٢٨  
 - ٢٩

٢٠	- ١٩	٥٤	
٢٥	- ٢٠	٢	
٢٦	- ٢١	٣	
٢٧	- ٢٢	٤	
٢٨	- ٢٣	٥	
٢٩	- ٢٤	٦	
٣٠	- ٢٥	٧	
٣١	- ٢٦	٨	
٣٢	- ٢٧	٩	
٣٣	- ٢٨	١٠	
٣٤	- ٢٩	١١	
٣٥		١٢	
٣٦		١٣	
٣٧		١٤	
٣٨		١٥	
٣٩		١٦	
٤٠		١٧	
٤١		١٨	
٤٢		١٩	
٤٣		٢٠	
٤٤		٢١	
٤٥		٢٢	
٤٦		٢٣	
٤٧		٢٤	
٤٨		٢٥	
٤٩		٢٦	
٥٠		٢٧	
٥١		٢٨	
٥٢		٢٩	
٥٣		٣٠	

يوم	التوبه ١١٩٣	الاحزاب ١٣٣	سور ٢٠٢
١	٥٤		٢٢
٢	٢		٢٥
٣	٤		٢٧
٤	٢		٢٤
٥	٥		٢٨
٦	٧		٢٩
٧	٦		٣٠
٨	٨		١
٩	٩		٢
١٠	١٠		٣
١١	١١		٤
١٢	١٢		٥
١٣	١٣		٦
١٤	١٤		٧
١٥	١٥		٨
١٦	١٦		٩
١٧	١٧		١٠
١٨	١٨		١١
١٩	١٩		١٢
٢٠	٢٠		١٣
٢١	٢١		١٤
٢٢	٢٢		١٥
٢٣	٢٣		١٦
٢٤	٢٤		١٧
٢٥	٢٥		١٨
٢٦	٢٦		١٩
٢٧	٢٧		٢٠
٢٨	٢٨		٢١
٢٩	٢٩		٢٢
٣٠	٣٠		٢٣
٣١	٣١		٢٤



سوم  
 ۱۱۱۱۱  
 ۱۱۱۱۱  
 ۱۱۱۱۱

۲۰

۲۴

۲۶

۲۸

۲۹

خود

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۵

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

در	در	در	در
۲۴	۵۶	۲	۱
۲۶	۲	۱	۱
۲۸	۴	۱	۱
۲۹	۲	۱	۱
۳۰	۵	۱	۱
۳	۶	۱	۱
۴	۷	۱	۱
۵	۸	۱	۱
۶	۹	۱	۱
۷	۱۰	۱	۱
۸	۱۱	۱	۱
۹	۱۲	۱	۱
۱۰	۱۳	۱	۱
۱۱	۱۴	۱	۱
۱۲	۱۵	۱	۱
۱۳	۱۶	۱	۱
۱۴	۱۷	۱	۱
۱۵	۱۸	۱	۱
۱۶	۱۹	۱	۱
۱۷	۲۰	۱	۱
۱۸	۲۱	۱	۱
۱۹	۲۲	۱	۱
۲۰	۲۳	۱	۱
۲۱	۲۴	۱	۱
۲۲	۲۵	۱	۱
۲۳	۲۶	۱	۱
۲۴	۲۷	۱	۱
۲۵	۲۸	۱	۱
۲۶	۲۹	۱	۱
۲۷	۳۰	۱	۱
۲۸	۳۱	۱	۱